سیکرٹ ایجنٹ

ڈاکٹر صابر علی ہاشمی

ایک منفرد سیکرٹ ایجنٹ کا انوکھا کارنامہ

ہنستی مسکراتی تحریر

پبلشرز : ادارہ کتاب گھر

کمپوزنگ : حرف کمپوزرز، 36/D، لوئر مال،
سیکریٹریٹ بس سٹاپ، لاہور

0300-4054540; http://www.urduhost.com/har

کتابی شکل میں ملنے کا پتہ : http://www.urducorner.com

kitaab_ghar@yahoo.com

پیش لفظ

ادارہ کتاب گھر http://www.kitaabghar.com جنوری ۲۰۰۲ء میں قائم کیا گیا تھا، اور ادارہ کتاب گھر نے نئی نسل کو کتابیں پڑھنے کی طرف راغب کرنے کے لئے مفت کتابوں (e-books) کی فراہمی کا سلسلہ شروع کیا۔ ابتدا میں وسائل کی کمیابی اور وقت کی کمی کے باعث یہ سلسلہ ذرا سست رہا، لیکن اب الحمداللہ بے شمار لوگ ہم سے رابطہ کر رہے ہیں اپنی تصانیف کتاب گھر میں بھجوانے کے لئے اور اس کے لئے ہم ان حضرات کے مشکور ہیں کہ وہ اس کارخیر میں ہمارے ساتھی بنے۔ کتاب گھر پر موجود کتابوں کی افادیت سے کسی کو بھی انکار نہیں، لیکن ہمارے بہت سے قارئین کا اصرار تھا کہ تنقید نگاری اور تجریدی ادب کے ساتھ ساتھ دلچسپ، عام فہم اور مشہور و معروف ادیبوں، مصنفین اور شعراء کرام کی کتابیں بھی آن لائن کی جائیں۔ اگرچہ کہ ہمیں بہت سے حضرات اپنی کتابوں کی کمپوزنگ بھیج رہے ہیں لیکن ہم نے خود سے کمپوزنگ کروانے کا سلسلہ بھی بند نہیں کیا ہے اور ہماری ہمیشہ کوشش رہی ہے کہ اُردو ادب کے ہر پہلو کو اپنے قارئین کے لیے پیش کریں۔

طبع زاد تحریروں کے علاوہ تراجم بھی کسی بھی زبان کی نشو ونما اور ترویج میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ اردو ادب کا دامن بھی مختلف زبانوں کی اہم تحریروں اور کرداروں سے بھرا ہوا ہے۔ عربی ادب سے دیو مالائی قصے جیسے الف لیلیٰ، طلسم ہوش ربا، داستان امیر حمزہ، قصہ حاتم طائی، سندھ باد کے سات سفر، انگریزی ادب سے جاسوسی کردار اور کہانیاں جیسے شرلاک ہومز، جیمز ہیڈلے کے ناولز وغیرہ اردو ادب میں نمایاں جگہ بنا چکے ہیں۔ اس سلسلہ میں فورٹ ولیم کالج (انڈیا، انیسویں صدی کا آخر) نے بہت اہم کردار ادا کیا تھا اور بہت سی زبانوں کی مشہور و معروف تصانیف کا اردو/ ہندی میں ترجمہ کروایا۔

کتاب گھر اس بار آپکی خدمت میں پیش کر رہا ہے ایک منفرد دلچسپ ناول، سیکرٹ ایجنٹ۔ یہ انگریزی ادب سے لی گئی ایک کہانی ہے جس کا ترجمہ ڈاکٹر صابر علی ہاشمی نے کیا ہے۔ سیکرٹ ایجنٹ ایک ہنستی مسکراتی تحریر ہے، جس میں سسپنس، ایکشن کے ساتھ ساتھ طنز و مزاح کا عنصر بھی شامل ہے۔ کہانی کا مرکزی کردار اپنے دوست کے دعوت دینے پر سیکرٹ ایجنٹ بننے اور CIA کے ساتھ کام کرنے کی حامی بھر لیتا ہے اور پھر سلسلہ شروع ہو جاتا ہے دلچسپ واقعات سے بھرپور، ایک انوکھی سراغ رسانی کا۔

ہمیں آپ کی رائے کی انتظار رہے گا۔ آپ بھی اگر اپنی پسندیدہ کتاب ''کتاب گھر'' پر دیکھنا چاہتے ہیں تو ہمیں ای میل کیجئے یا اسکی کمپوزنگ ہمیں بھجوائیں ہم اسے آپ کے نام کے ساتھ آن لائن کریں گے۔ ہمیں آپ کی آراء، تنقید اور مشوروں کا انتظار رہے گا۔

حسن علی خان
ادارہ کتاب گھر

☆☆☆☆

''سنو !'' جارج جھنجھلا گیا ''میں مذاق نہیں کرر ہا ہوں تم سے''۔

میں مسکراتے مسکراتے رک گیا' جارج سے واقعی مذاق کی توقع نہیں کی جا سکتی تھی۔ گزشتہ پندرہ سال میں اس نے صرف چند ایک بار مذاق کیا تھا مگر آج جیسا مذاق تو کبھی کیا ہی نہیں تھا میں اسے ایک ٹک گھورنے لگا۔ میں ہمیشہ یہ سوچا کرتا تھا کہ ایک آدمی آخر سیکرٹ ایجنٹ بنتا کیسے ہے؟ اور آج مجھے اس سوال کا شافی جواب مل گیا تھا .... یہ کہ سیکرٹ سروس میں ملازم کوئی شخص اپنے کسی دوست کو جاسوس بننے کی دعوت دے تو وہ جاسوس بن جاتا ہے اور بس..........!

''ہاں ،تو پھر کیا خیال ہے۔'' اس نے استفسار کیا۔

''میں حامی بھر چکا ہوں'' میں نے جواب دیا ''کہو کب کام شروع کروں۔؟''

''لیکن جلد بازی سے کام نہ لو '' وہ ترش لہجے میں بولا ''فیصلہ کرنے سے پہلے ٹھنڈے دل سے سوچ لو''

چنانچہ میں نے سوچنا شروع کیا محض اس کا دل رکھنے کے لیے میں نے ایک سیکرٹ ایجنٹ کی مہم جویانہ اور پر خطر زندگی اختیار کرنے کے لیے اپنی صلاحیتوں کا جائزہ لیا۔ میں ایک ایم ون رائفل سے معقول حد تک صحیح نشانے پر فائر کر سکتا تھا عام رفتار سے ایک اسپورٹس کار ڈرائیور کر سکتا تھا میں نے من ہیمٹ سے پورٹ جیفرسن تک ایک ایس بوٹ پہنچانے میں بھی تعاون کیا تھا یہی نہیں ،ایک بار اثنائے پرواز مجھے چھوٹے سے ہوائی جہاز پائپر کب کے کنٹرولز سنبھالنے کا بھی موقع ملا تھا میں تین زبانوں ،فرانسیسی ،ہسپانوی اور اطالوی میں شد بد رکھتا تھا لیکن بول مشکل سے سکتا تھا اس کے علاوہ ایک بار میں نے تین گھنٹے تک جوڈو کی ہدایات بھی لی تھیں مختصر یہ کہ سیکرٹ ایجنٹ بننے کے لیے مجھ میں وہ تمام صلاحیتیں موجود تھیں ،جو ایک عام آدمی میں ہو سکتی ہیں۔

''آل رائٹ !'' میں نے کہا ''میں نے خوب غور وخوض کر لیا''

''کچھ عجیب سا رویہ اختیار کیا ہے تم نے۔ نرالا ردعمل ہے تمہارا'' وہ بڑی سرد مہری سے بولا

غالباً میری اس بات نے اس کے وقار کو دھچکا لگایا تھا۔

''سوری'' میں نے کہا ''دراصل میں اپنے آپ کو اس پیشے سے ذہنی طور پر ہم آہنگ کرنے کی کوشش کرر ہا ہوں تم کب سے سی آئی اے کی خدمات انجام دے رہے ہو؟''

''سی آئی اے سے میرا براہ راست تعلق نہیں'' جارج نے جواب دیا ''میں ایک ایسے خود مختار ادارے میں ملازم ہوں جو گاہے گاہے سی آئی اے سے بھی تعاون کرتا ہے''

''تو پھر تمہیں میری خدمات کی ضرورت کیوں پڑی۔ میرا مطلب ہے اس کام کو ادارے تک محدود کیوں نہیں رکھا جاتا۔''

''ہوتا تو عموماً ایسا ہی ہے لیکن اس بار ہمیں ایک ایسے آدمی کی خدمات درکار ہیں ،جس کا ماضی میں ہمارے ادارے ،سی آئی اے اور اسی نوعیت کے دوسرے اداروں سے کوئی تعلق نہ رہا ہو۔''

''آخر کیوں؟''

''ایک جاسوس کو پھندے میں پھانسنے کی غرض سے ہمیں اس کے آگے بالکل نیا اور تازہ چارہ ڈالنے کی ضرورت ہے'' اس نے جواب دیا

یہ بات مجھے کھل گئی لیکن ضبط کر گیا اس کا قصور بھی کیا تھا

جارج نے بات جاری رکھتے ہوئے کہا ''اس کے علاوہ ہمیں ایسا آدمی مطلوب ہے ، جو اس کام کے لیے شکل وصورت کے علاوہ عمر کے اعتبار سے بھی موزوں ہو اور جس پر آنکھ بند کر کے اعتماد بھی کیا جاسکے تم میرے دیرینہ دوست ٹھہرے اس لیے تم پر مکمل اعتماد ہے''

''تھینک یو ''میں نے کہا

''اگر تم اب تک اپنے فیصلے پر قائم ہو تو آؤ تمہیں اپنے چیف سے ملواؤں وہ تمہیں پوری تفصیلات سے آگاہ کریں گے''

ہم بلیورڈ ہاسمن میں جارج کے آفس پہنچے وہاں مجھے جارج کے چیف کرنل بیکر سے ملایا گیا وہ ایک مختصر قامت کا صاف ستھرا آدمی تھا مجھے وہ بہت اچھا لگا اس نے بڑی وضاحت کے ساتھ مجھے کام کی نوعیت بتائی ۔موضوع سخن ایک رومانوی نژاد روسی سیکرٹ ایجنٹ ائیلن کرینوفسکی تھی اس نے گزشتہ کئی سال سے مغربی یورپ میں کئی ناموں اور بہروپوں سے تہلکہ مچا رکھا تھا کرنل بیکر کو اس سفاک سیکرٹ ایجنٹ کے خلاف کاروائی کرنے کی ذمہ داری تفویض کی گئی تھی۔

کرنل بیکر کے ادارے نے عرصہ دراز تک اس آدمی کی شناخت کے لیے اپنے تمام تر وسائل استعمال کئے انجام کار وہ ایک آدمی کی شناخت کرنے میں کامیاب ہو گئے، جس کے بارے میں وہ سو فیصد پر یقین تھے کہ یہی کرینوفسکی ہے۔

تب اسے گرفت میں لینے کے لیے زبردست پلاننگ کی گئی اور اس بات کا سراغ لگالیا گیا کہ آئندہ دو روز کے اندر کرینوفسکی بارسلونا کے لیے ایک ریل گاڑی میں سوار ہو گا اور میں اس کا شریک سفر ہوں گا ۔جی ہاں میں کرنل بیکر کی سیکرٹ سروس کی اصطلاع میں پنیر تھا چوہے کو پھنسانے کے لیے لذیز چارہ۔

''مجھے منظور ہے'' میں نے کہا'' لیکن ایک بات سن لیں ، بہت عرصے سے میں نے آتشی اسلحہ استعمال نہیں کیا''

بیکر نے دانت نکال دیئے'' کیا جارج نے تمہیں بتایا نہیں کہ گن کی کوئی ضرورت نہیں اس مہم میں لڑائی بھڑائی کی نوبت ہی نہیں آئے گی تمہیں تو محض احکامات کی تعمیل کرنا ہے''

چوبیس گھنٹے بعد پاسپونا میں مقیم ایک ون اسٹار امریکن جنرل کو ساگوسا میں واقع بائیسویں امریکی آرمڈ اسٹیشن کے ٹو اسٹار کمانڈر کی جانب سے فوری طور پر تعمیل طلب پیغام موصول ہوا جنرل نے بلا توقف اپنے کاغذات کا جائزہ لیا تو اس پر بڑا ہراس انگیز انکشاف ہوا تب اس نے ایک لمحہ ضائع کیے بغیر پیرس میں واقع اپنے دفتر کو خفیہ ٹیلیگرام دیا دفتر میں اس کے ٹیلیگرام کی وصولی کے فوری بعد ایک سویلین ،ایونیو ڈی نیوئلی میں واقع تھرڈ آرمی ہیڈ کوارٹر میں داخل ہوا ہیڈ کوارٹر کی عمارت کے سیکنڈ فلور پر ایک آفس میں کڑے تیوروں والے ایک کرنل نے نووارد کو ایک بریف کیس تھما دیا یہ بریف کیس لے کر وہ سول نوجوان ہیڈ کوارٹر سے باہر نکل آیا سرسری انداز میں دائیں بائیں دیکھ کر اس نے ہاتھ کے اشارے سے ایک ٹیکسی روکی اور اس میں سوار ہو گیا نوجوان بے حد خوش تھا اور ہر اعتبار سے سویلین تھا لیکن اس کے رومال کا رنگ خاکی تھا جو اس کے لباس سے مطابقت نہیں رکھتا تھا کیونکہ خاکی رنگ ،فوجی رنگ ہے۔

یہ نوجوان کون تھا۔جی ،یہ میں تھا ،جو کرنل بیکر کی اسکیم کا مرکزی کردار تھا میں پروگرام کے مطابق فرضی طور پر اپنے سرخ چہرے والے جنرل کے پاس کچھ اہم دستاویزات لے جا رہا تھا اور مجھ سے یہ بھی کہا گیا تھا کہ میں اپنی حرکت سے کسی طور ظاہر نہ ہونے دوں کہ میں کوئی امریکن ملٹری اتاشی ہوں مگر ....مگر اس صورت میں کرینوفسکی مجھے ملٹری اتاشی کیوں کر سمجھ پاتا یہ بات میرے فہم وادراک سے بالا تھی مجھے تو یہ سب لغو گورکھ دھندا معلوم ہوتا تھا میں کوئی پیشہ ور جاسوس تھوڑی تھا ،جو ان شاطرانہ چالوں کو سمجھ سکتا اور کرنل بیکر نے مجھے ہدایت کی تھی کہ کسی موقع پر اس سلسلے میں مغزماری بھی ہرگز نہ کروں۔

میں جلد ہی اسٹیشن پر پہنچ گیا اور چند لمحے بعد ہی میں سوڈ ایکسپریس کے ایک فرسٹ کلاس کمپارٹمنٹ میں بیٹھا تھا بظاہر میں سالانہ تعطیلات منانے کی غرض سے پاسپورٹ جا رہا تھا جی ہاں ''پنیر'' حرکت میں تھا اور چوہا بھی ٹھیک اس کے پیچھے تھا۔

مجھے کرینوفسکی سے آنکھ نہیں ملانا تھی اس نے بیکر کی جانب سے اختیار کی گئی پیشگی تدابیر کے تحت خود ہی مجھے تاڑ لیا اس کمپارٹمنٹ میں ہم دونوں کے سوا کوئی نہیں تھا کرینوفسکی چپٹے چہرے ، بڑے بڑے کانوں ، سیاہ گھنی مونچھوں اور بڑی بڑی آنکھوں والا تنومند آدمی تھا اس کے چہرے سے بلا کی کرختگی جھلکتی تھی جیسے ہنگرین فوج کا کوئی پر جلال کرنل یا سسلی کا کوئی بدمعاش ہو اس نے مجھے بتایا کہ وہ سوئٹزر لینڈ کا ایک گھڑی فروش ہے اور اس کا نام شوز ہے جواباً میں نے بتایا کہ میرا نام لیمنگٹن ہے اور میں ایک اسسٹنٹ ٹریول ایجنسی منیجر ہوں۔

ہم باتیں کرنے لگے یا یوں کہیے کہ کرینوفسکی باتیں کرنے لگا فٹ بال کے کھیل کا اسے جنون تھا وہ میلان اور سوئٹزر لینڈ کے درمیان ہونے والے میچ میں سوئٹزر لینڈ کی جیت کے امکانات پر بے تکان دریا کی سی روانی سے بولنے لگا جب وہ دس منٹ تک بلا توقف بولتا رہا تو مجھے سگریٹ پینے کی شدید خواہش ہوئی اور یہ خواہش اس کے لیکچر میں پیدا ہونے والی طوفانی رفتار کے ساتھ ساتھ شدت اختیار کرتی گئی۔ سگریٹ وہ بھی پھونک رہا تھا جس کے نتیجے میں نیلگوں دھوئیں کی کہرسی چھا گئی۔

کئی اسٹیشن گزر گئے اور وہ بولتا رہا اس شدت سے بولتا رہا کہ مجھے یقین کرتے ہی بن پڑی کہ اس کی زبان کو لگام دینے والی کوئی چیز اب تک ایجاد نہیں ہوئی اس گھنٹے میں بیس سگریٹ کا پیکٹ پھونکنے کے بعد میں دوسرا شروع کر چکا تھا غیر دلچسپ اور خلاف مزاج موضوع کے رواں دواں سیلاب نے میرے اعصاب پر بہت برا اثر کیا اور وہ ٹوٹ جانے کی حد تک تن گئے اضطراب کی شدت سے دل کی دھڑکنیں غیر متوازن ہو گئیں لیکن وہ ایک موضوع سے ہٹ کر فوراً دوسرے پر آ جاتا تھا آخر میرے دل میں یہ خواہش مچلنے لگی کہ بری طرح جھنجھوڑ کر ، ایک تھپڑ رسید کر کے اسے خاموش کر دوں لیکن اس خواہش پر عمل کرنے کے بجائے میں معذرت کر کے اٹھا اور بیت الخلاء میں جا گھسا بریف کیس میرے ساتھ ہی تھا پھر میں پانچ منٹ سے پہلے ہی نکل آیا میرے بیٹھتے ہی اس نے پھر تیزی سے بولنا شروع کر دیا لیکن خدا کا شکر ہے کہ ٹرین کی رفتار سست ہو گئی ہنڈائی کا اسٹیشن آ گیا تھا جہاں بارڈر انسپکشن ہوتی تھی۔

ٹرین کی رفتار کے ساتھ کرینوفسکی کے بولنے کی رفتار بھی سست پڑتی گئی پھر اس نے اپنی مونچھوں کو چبانا شروع کر دیا پھر نہ جانے کیا ہوا ، کہ یکا یک اس کی رگیں پھول گئیں اور وہ کراہنے کے انداز میں بولا ''میری طبیعت خراب ہو گئی ہے'' میں کنڈیکٹر کی تلاش میں گیا جب میں اسے ساتھ لیے واپس آیا تو کرینوفسکی دونوں ہاتھوں سے پیٹ دبائے بیٹھا تھا اور چہرے پر درد و کرب کے تاثرات تھے یوں لگتا تھا جیسے شدید بخار میں مبتلا ہو گیا ہو۔

ہینڈائی پر ٹرین رکی تو میں نے کنڈیکٹر کے تعاون سے کرینوفسکی کو ٹرین سے اتار دیا جب گاڑی حرکت میں آئی تو میں نے اپنا بریف کیس چیک کیا میں فوراً سمجھ گیا کہ یہ بریف کیس میرا نہیں حالانکہ یہ حیران کن طور پر ویسا ہی بریف کیس تھا کرینوفسکی نے بریف کیس غالباً اس وقت تبدیل کیا تھا جب میں کنٹریکٹر کو دیکھنے گیا تھا جو بریف کیس وہ مجھے دے گیا تھا اس میں اخبارات بھرے ہوئے تھے اور جو مجھ سے لے گیا تھا اس میں خفیہ فوجی دستاویزات تھیں اس کے علاوہ میرے بریف کیس میں ایک ہزار ڈالر کے ٹریولنگ چیک بھی تھے۔ گویا ، اب تک سب کچھ پلان کے عین مطابق وقوع پذیر ہوا تھا۔

میں ٹرین سے اگلے اسٹیشن مساٹ پر اترا اور بلیوسوس نامی کیفے میں پہنچا وہاں میں اپنے نام ٹیلیفون کال کا انتظار کرنے لگا لیکن تین گھنٹے تک کوئی کال نہ آئی تب میں ٹرین میں بیٹھا اور پیرس کی جانب واپس چل پڑا۔

دوسرے روز میں کرنل بیکر کے آفس پہنچا ، کرنل اور جارج بہت مسرور تھے بیکر نے شیمپئن کی ایک بوتل کھولی اور مجھے پیش آنے والے واقعات سے آگاہ کرنے لگا اس نے بتایا کہ جب ہینڈائی کے اسٹیشن پر کرینوفسکی گاڑی سے اترا تو وہ اور جارج چند دوسرے آدمیوں کے ساتھ اسٹیشن پر اس کے منتظر تھے انہوں نے کرینوفسکی کو نرغے میں لے لیا اور ایک پرسکون کیفے میں لے گئے وہاں اس پر انکشاف کیا کہ اس نے ایک بریف کیس چرایا ہے ....جس میں کچھ اہم فوجی دستاویزات اور ایک ہزار ڈالر کے ٹریولز چیک بند ہیں بریف کیس کا مالک مساٹ میں اس کا

منتظر ہے وہ اس کے خلاف قانونی چارہ جوئی کرے گا جس کے نتیجے میں اسے کم از کم دس سال قید بامشقت کی سزا بھگتنا پڑے گی۔

کرینوفسکی بھانپ گیا کہ اسے بڑی مہارت سے پھانسا گیا ہے چنانچہ وہ سودے بازی پر اتر آیا آدھے گھنٹے تک بات چیت ہوئی یکا یک اسے احساس ہوا کہ اسے میں نے جال میں پھنسایا تھا تو اس پر حیرت اور خوف کے تاثرات طاری ہو گئے پھر وہ بے اختیار بولا اُف! خدا کی قسم ! حد ہو گئی، کہیں وہ گھامڑ فوجی تو اس سازش میں شریک نہیں تھا۔

بیکر نے مسکرا کر جواب دیا تھا ''کیا تم ہمارے .... مسٹر نائے کا ذکر کر رہے ہو۔''

''آہ! افسوس میں چوک گیا'' وہ بولا ''ظاہر ہے وہ تمہارا ملازم ہے''

''نہیں یہ بات نہیں'' بیکر نے ایک فوری خیال کے تحت جوابدیا ''بلکہ تمہیں یہ کہنا چاہیے کہ ہم لوگ اس گھامڑ کی ملازمت میں ہیں۔''

کرینوفسکی نے ایک جھٹکے کے ساتھ سانس کھینچ کر کہا ''نہیں! مجھے تمہاری بات پر یقین نہیں'' لیکن اس کی حالت سے صاف طور پر عیاں تھا کہ وہ یقین رکھتا ہے۔

تب بیکر پر ، یہ حقیقت منکشف ہوئی کہ کرینوفسکی ایسے ذہین ،شاطر اور سفاک سیکرٹ ایجنٹ کے ذہن میں وہ مغالطہ پیدا کرنے میں کامیاب ہو گیا ہے اور اس نے اس مغالطہ آمیز صورت حال ہی کو برقرار رکھنے کا فیصلہ کر ڈالا یعنی میں ان کا باس ہوں اور وہ سب میرے کارندے ہیں اس مغالطے کی آڑ میں ، میں عظیم کارنامے انجام دے سکتا تھا اس کا یہ نظریہ بالکل صحیح تھا کہ ایک شیڈو ایجنٹ انتہائی خطرناک مہمات بھی آسانی سے سر کر سکتا ہے جبکہ اس کے عام ایجنٹ عموماً رات کی تاریکی میں حرکت کرنے پر مجبور ہوتے ہیں۔

بیکر نے بڑی نرم آواز میں کرینوفسکی سے کہا تھا ''ہمارے مسٹر نائے نے تمہیں پھانس ہی لیا۔کیسی رہی؟''

''میں تو اپنے آپ کو مردم شناس تسلیم کرتا ہوں'' کرینوفسکی کی حیرت برقرار تھی ''لیکن میں قسم کھا کر اعتراف کرتا ہوں کہ وہ شخص مجھے بالکل احمق ،اناڑی اور کندہ ناتراش معلوم ہوا تھا''

''اپنے آپ کو احمقانہ حد تک سادہ لوح بنا کر پیش کرنا مسٹر نائے کی ایک معمولی خوبی ہے'' بیکر نے جواب دیا۔

''اگر تم ٹھیک کہہ رہے ہو تو وہ شخص انتہائی خوفناک اور ناقابل تسخیر آپریٹو ہے'' کرینوفسکی بولا ''لیکن آپریشن کی پلاننگ تو تم نے خود کی ہوگی۔''

بیکر بھلا کہاں چوکنے والا تھا ،اس نے گرم لوہے پر ضرب لگائی ''اے کاش! اس آپریشن کی پلاننگ میں نے کی ہوتی میں نے شروع ہی میں اس مضحکہ خیز پلان کی مخالفت کی تھی میرے خیال میں یہ قابل عمل نہیں تھا لیکن مسٹر نائے مجھ پر چھا گئے .... اور .... جیسا کہ ہمیشہ ہوتا آیا ہے ،ان کا پلان کامیاب رہا'' پھر وہ تلخی سے مسکرائے ''پھر کس کی مجال کہ ان کی ذہانت کو چیلنج کرے''

''بیشک! کوئی چیلنج کی جرات نہیں کر سکتا'' کرینوفسکی نے ایک گہرا سانس لے کر جواب دیا۔

تو یہ تھے وہ تمام واقعات جو میری نگاہوں سے دور رونما ہوئے پھر بیکر نے شیمپین کی دوسری بوتل کھولی اور ہم تینوں نے جام پہ جام لنڈھائے۔ جارج نے مجھ سے پوچھا ''الٹرا اسپیشل ایجنٹ کی حیثیت سے تم کیا محسوس کرتے ہو۔'' میں نے کہا ''اس کا تصور ہی دلکش ہے'' بیکر نے اپنی نرالی ایجاد پر خوشی سے جھومتے ہوئے کہا ''یہ اس کی دیرینہ خواہش تھی کہ کوئی ایسا غیر مرئی اور غیبی ایجنٹ تخلیق کرے جو ہر کس و ناکس کی نگاہوں سے اوجھل رہے اور اب اس کی آرزو پوری ہو چکی ہے''

اس کے فوری بعد ہم جدا ہو گئے میری جیب میں سفید رنگ کا پھولا ہوا لفافہ تھا جس میں پانچ سو ڈالر کے نوٹ تھے ، جو میں نے صرف ایک دن میں کمائے تھے اس حقیری سروس کا ایسا شاندار معاوضہ زندہ باد کرنل بیکر !

چھ ہفتے میں نے عیش و عشرت میں گزارے روپیہ پانی کی طرح بہایا آخر قلاش ہو گیا تب ایک روز مجھے جارج کی کال موصول ہوئی صاف ظاہر تھا کہ کرنل بیکر کو پھر میری ضرورت پیش آئی ہے میں لپکتا ہوا ان کے آفس پہنچا مجھے معلوم تھا کہ دوسرے ایجنٹ کیا کماتے ہیں لیکن بیکر نے میرا

جو معاوضہ پہلی بار مقرر کیا تھا وہ میرے لیے قابل قبول تھا لہذا میں اپنے اس نئے کیریئر کو جاری رکھنے کا آرزومند تھا۔

کرنل فوری طور پر مطلب کی بات پر آ گیا "میں نے تمہیں اس آدمی کے سلسلے میں طلب کیا ہے، جسے تم نے گزشتہ ماہ پھانسا تھا"

"کیا ہوا اسے؟" میں نے پوچھا

"وہ ہمارے ادارے میں شامل ہونا چاہتا ہے"

"واہ، کیا حیران کن خوشخبری ہے" میں نے تبصرہ کیا

"نہیں، کوئی ایسی خوشی کی بات بھی نہیں" بیکر نے متانت سے کہا "وہ ایک پیشہ ور ایجنٹ ہے اور وہ کسی جانب سے بہتر پیشکش کی صورت میں وفاداریاں بدل سکتا ہے"

"میں سمجھ گیا" میں نے کہا

"غالباً تم سمجھ ہی گئے ہو گے" بیکر نے کہا "گزشتہ ماہ میں نے کرینوفسکی سے ایک معاملہ طے کیا تھا میں اس سے ایک خاص انفارمیشن لینا چاہتا تھا، انتہائی اہم اطلاع جو اس نے فراہم کر دی جس کے نتیجے میں وہ میری گرفت میں آ گیا اس کی بنیاد پر میں نے اس سے پھر ایک راز مانگا اور پھر .... میرا دست طلب دراز ہو گیا اور لاؤ، اور، اور.........." بیکر کے ہونٹوں پر شرارت آمیز مسکراہٹ رقص کرنے لگی

"بالآخر ہوا یہ کہ وہ انتہائی خطرناک صورت حال سے دوچار ہو گیا کسی بھی وقت اس کے اپنے حکام اس کی غداری سے آگاہ ہو سکتے تھے اب وہ مستقل طور پر ہمارے ساتھ وابستگی کا خواستگار ہے ہاں، وہ یہاں آنا چاہتا ہے۔"

"بہت اچھی خبر ہے سر!" میں نے بے ساختہ کہا

"اچھی تو ہے لیکن اسے یہاں لانا آسان نہیں" بیکر نے کہا

"اس کا انتظام بہت احتیاط سے کرنا پڑے گا اور اس آپریشن کے لیے بھی ایک ایجنٹ مامور کرنا پڑے گا، جو بوقت ضرورت عملی طور پر بھی اس کی مدد کر سکے اس سلسلے میں کرینوفسکی نے درخواست کی ہے کہ اس کی مدد کے لیے ایک خاص ایجنٹ روانہ کیا جائے اور ...... وہ تم ہو!"

"کیا کہا ....میں جناب۔" میں اچھل پڑا

"ہاں تم خاص طور پر تم بیکر نے مستحکم لہجے میں کہا "یہ صورت غالباً ہماری اس فریب دہی کے نتیجے میں پیدا ہوئی ہے۔ کرینوفسکی اس وقت وینس میں ہے وہ ہمارے اعلیٰ ترین ایجنٹ، مسٹر ایکس کی مدد کا طلبگار ہے تم ہی ہمارے لیے مسٹر ایکس ہو اس کی یہ مانگ ہی نہیں بلکہ توقع بھی ہے اس صورت حال کے پیش نظر یہ اشد ضروری ہے کہ اسے کسی طور یہ معلوم نہیں ہونا چاہیے کہ ایجنٹ ایکس محض ہماری اختراع ہے"

"اسے یہ بتانے کی کوئی وجہ ہی نہیں" میں نے کہا "میں ہر قسم کی خدمات انجام دینے کو تیار ہوں سر!"

"یہ کرم فرمائی ہے تمہاری" بیکر بولا "مجھے تم سے اسی جواب کی توقع تھی مگر تمہیں یہ بتا دینا ضروری سمجھتا ہوں کہ اس مہم میں تمہیں ناگزیر طور پر شدید خطرات کا سامنا کرنا پڑے گا وہ وینس میں ہمارے ریزیڈنٹ ایجنٹ مرکنٹو نیو گیسکی سے باقاعدہ رابطہ قائم کر چکا ہے تمہیں ہوائی جہاز کے ذریعے وینس پہنچ کر گیسکی سے ملنا ہے وہ تمہیں اور کرینوفسکی کو اٹلی سے نکالنے کے تمام انتظامات خود کرے گا آپریشن ایک یا دو روز میں انجام پذیر ہو جائے گا اس سلسلے میں تمہیں محض گیسکی کی ہدایات پر عمل کرنا ہے۔"

میں مایوس سا ہو گیا کرنل بیکر مجھے ایک کٹھ پتلی کی حیثیت سے استعمال کرنا چاہتا تھا اگرچہ میں اپنے اس نئے کیریئر کے آغاز میں بڑی ذمے داریوں کی توقع نہیں کر سکتا تھا لیکن ایک آدھ ذمے داری کا طلبگار ضرور تھا۔

"منظور ہے" میں نے کہا

"بہت خوب" کرنل بیکر نے کہا "میں تمہاری شخصیت کو مکمل طور پر صیغہ راز میں رکھنا چاہتا ہوں توجہ سے سنو! ایجنٹ ایکس کے بارے میں

گیسکی کو بھی کچھ مت بتانا'' پھر وہ قدرے توقف کے بعد بولا ''اس کے پہلے آقا طوفان کھڑا کر دیں گے یہ ان کے وقار ہی کا نہیں زندگی اور موت کا سوال ہے وہ اسے جان سے مارنے کی سرتوڑ کوشش کریں گے وینس میں ان کی تعداد چھ یا آٹھ ہے ماتحت اتنے خطرناک نہیں جتنا ان کا افسر ''فورسٹر'' خطرناک ہے وہ نارتھ ایسٹ اٹالین سیکٹر میں روسی انٹیلیجنس آپریشنز کا انچارج ہے ناقابل شکست آدمی ہے بہت طاقتور اور ذہین آدمی ہے ہر قسم کے اسلحہ کا استعمال جانتا ہے شاندار پلانر ہے البتہ میں سمجھتا ہوں اس میں ایک خامی بھی ہے اور وہ یہ کہ اسے اپنے آپ پر ضرورت سے زیادہ اعتماد ہے''

''تو پھر آپ کے خیال میں اسے کیونکر سنبھالا جائے'' میں نے فوراً استفسار کیا

بیکر چند لمحے سوچتا رہا بالآخر بولا ''میرے خیال میں بہترین پلان یہی ہے کہ اسے یکسر نظر انداز کر دیا جائے''

یہ بات کچھ جچی نہیں لگتا تھا فورسٹر خوفناک شہرت رکھتا ہے لیکن میں بھی تو کم شہرت نہیں رکھتا تھا ممکن ہے وہ بھی میری طرح نام کا ہیرو ہو اس لائن میں سب کچھ ممکن ہے یقین جانیں اس خطرناک مہم کے خیال سے مجھ پر ذرہ بھر خوف طاری نہیں ہوا تھا بلکہ اس کے برعکس مجھے وینس کا عجوبہ روزگار شہر اور اس کی رنگینیاں یاد آنے لگیں تھیں۔

اس کے بعد میرے اور کرنل بیکر کے درمیان معاوضے کے سوال پر دلچسپ گفتگو ہوئی آخر میں دو دن کے اس کام کا پندرہ سو ڈالر معاوضہ قبول کر لیا اتنے آسان کام کا معاوضہ پندرہ سو ڈالر! .... اگلے اڑتالیس گھنٹے بہت مصروفیت میں گزرے بہت سی دستاویزات وینس کے نقشوں ،فورسٹر اور اس کے آدمیوں کے حلیے ،چال چلن ،صلاحیتوں کی فائلوں کا بغور مطالعہ کیا اور پھر ضروری پس منظر کو ذہن نشین کیا اس کے بعد بیکر کو گیسکی کی جانب سے پیغام موصول ہوا کرنیوفسکی اپنے سابقہ آقاؤں سے روپوش ہو چکا تھا اور اس کے فرار کا راستہ متعین کر دیا گیا تھا ....اگلے روز میں وینس کی جانب پرواز کر رہا تھا۔

میرا جہاز وینس کے ایئرپورٹ مارکوپولو پر ساڑھے گیارہ بجے اترا میں ایئرپورٹ بلڈنگ سے باہر آیا مجھے فوری طور پر گیسکی کے پاس میسترے پہنچنا تھا تاکہ فرار کے منصوبے پر تفصیلی بات چیت کر سکوں۔

سامنے اسٹینڈ پر ایک ٹیکسی کھڑی تھی میں سیدھا وہاں پہنچا

''میسترے میں ایکسلیٹر تک کیا معاوضہ لو گے'' میں نے ڈرائیور سے پوچھا

''مناسب دام لوں گا ،جناب آپ ....'' ڈرائیور اپنا جملہ بھی پورا نہ کر پایا تھا کہ کوئی میرے کندھے سے ٹکرایا میں آگے کھسک گیا اور ایک لحیم شحیم آدمی ڈرائیور کی کھڑکی پر جھک گیا اس کے گلے میں بڑے سائز کا ایک کیمرہ لٹک رہا تھا۔

''مجھے میسترے تک لے چلو بہت جلدی ہے'' موٹے نے ڈرائیور سے کہا اور اس کے ساتھ ہی عقبی دروازہ کھول کر سیٹ پر بیٹھ گیا ڈرائیور ....احتجاج ہی کرتا رہ گیا کہ ٹیکسی ان صاحب نے انگیج کرنی ہے لیکن موٹا آدمی نہ مانا سیٹ پر جما بیٹھا رہا۔

اتنے میں ایک اور ٹیکسی ہمارے پاس آ کھڑی ہوئی میں اس میں بیٹھ کر منزل مقصود کی طرف چل پڑا میں نے پلٹ کر دیکھا تو موٹا آدمی بدستور اس ٹیکسی کی پچھلی سیٹ پر براجمان چیخ رہا تھا لیکن ڈرائیور بازو سینے پر باندھے بڑے مزے سے فینڈر کے سہارے کھڑا تھا دور دور تک کوئی ٹیکسی دکھائی نہ دیتی تھی۔

میرا ڈرائیور بندر کی سی شکل والا ادھیڑ عمر کا آدمی تھا وہ غیر معمولی رفتار سے گاڑی چلا رہا تھا اس نے کچھ دیر بعد بڑے لاابالی پن سے مخاطب کیا

''کیا آپ پہلی بار وینس آئے ہیں۔''

''نہیں ،ایک بار پہلے بھی آ چکا ہوں'' میں نے جواب دیا

''اوہ تو کیا آپ سیاح ہیں۔''

''میں ایک سیلز مین ہوں''

''آپ کیا فروخت کرتے ہیں؟'' اس نے پوچھا

''بزنس مشنریز!''

''یعنی ٹائپ رائیٹر وغیرہ۔تو کیا اسی سلسلے میں آپ امریکہ سے یہاں آئے ہیں؟''

''ہاں!''

''آپ کی مشین کا نام کیا ہے؟''

''ایڈمز فینیٹی !''میں نے جواب دیا

ڈرائیور حیران ہوا''میں نے آج تک یہ نام نہیں سنا! اٹلی کی اولی ویٹی بہترین مشین ہے''

''بے شک !''میں نے کہا

ڈرائیور نے ایک چوک کراس کرنے کے بعد گاڑی ایک سرنگ میں ڈال دی ایک طاقت ور مٹیلے کار پیچھے رہ گئی تھی لیکن اب وہ تیزی سے ہمارے پیچھے آ رہی تھی شاید اس کا ڈرائیور احساس کمتری کا شکار ہو گیا تھا سرنگ سے نکلتے ہی ایک بہت بڑی انڈین موٹر سائیکل ہماری برق رفتار ٹیکسی کے ساتھ ساتھ گرجنے لگی وہ آہستہ آہستہ آگے سرکتی ہوئی ....کھڑکی کے قریب آ گئی لمحے بھر کے لیے موٹر سائیکل ڈرائیور سے میری آنکھیں چار ہوئیں اس کے سر پر ہلمٹ تھا آنکھوں پر فر کا چشمہ تھا ،جس نے اس کا پورا چہرہ چھپا رکھا تھا صرف منہ نظر آتا تھا یا آنکھیں ہم نے ایک بار پھر ایک دوسرے کی آنکھوں میں جھانکا اور اس کی موٹر سائیکل بادلوں کی طرح گرجتی ہوئی آگے نکل گئی۔

بہت سے لوگ مجھ میں دلچسپی لینے لگے تھے تاہم میں نے اپنے آپ کو دلاسا دیا کہ اتنے جلدی کوئی مجھ تک نہیں پہنچ سکتا۔

آخر ہم میسٹر کے نواح میں پہنچ گئے یکا یک ڈرائیور نے گاڑی بائیں جانب ایک تنگ سی گلی میں داخل کر دی میں چوکنا ہو گیا ڈرائیور نے میری طرف دیکھ کر دانتوں کی نمائش کی اور رفتار بڑھا دی ویران سی گلی تھی اور دکانیں بند ہو چکی تھیں میرے دل میں پہلی بار خوف کی جھرجھری سی پیدا ہوئی اور مجھے سلسلہ وار کچھ واقعات یاد آنے لگے برق رفتار ٹیکسی ،ویران وسنسان گلیاں موٹا آدمی ٹیکسی ڈرائیور موٹر سائیکل سوار........

ڈرائیور نے یک لخت بریک لگائے اور گاڑی بری طرح چیخ کر سڑک کے عین درمیان کھڑی ہو گئی دو آدمیوں نے لپک کر دائیں بائیں دروازے کھولے اور میرے دونوں طرف براجمان ہو گئے ڈرائیور نے یکا یک ایکسلیٹر پر دباؤ ڈالا ،اور ٹیکسی نے پھر طوفانی رفتار سے سڑک کو نگلنا شروع کر دیا۔

بائیں جانب کے فیشن ایبل آدمی نے اعشاریہ تین آٹھ کا ریوالور میرے پہلو میں لگا کر کہا

''خبردار اچانک کوئی حرکت مت کر بیٹھنا ،چلانا بھی نہیں رائٹ۔''

''رائٹ !''میں نے سادگی سے جواب دیا

''غور سے دیکھو'' اس نے ریوالور کا سلنڈر کھولتے ہوئے کہا

''پوری طرح بھرا ہوا ہے''اس نے سلنڈر بند کر دیا''سیفٹی ہٹا دی گئی ہے گن ڈبل ایکشن پر فائر کے لیے بالکل تیار ہے رائٹ!''

''رائٹ !''میں نے کہا

''پیو !''وہ میرے دائیں جانب متمکن آدمی سے مخاطب ہوا''اسے اپنی گن دکھاؤ''

''کیوں زحمت کرتے ہو'' میں نے کہا''مجھے تم پر یقین ہے''

''میں جھوٹ بھی تو بول سکتا ہوں پیو! دکھاؤ اسے!''

’’ پیو‘‘ مسمسی سی صورت والا ہٹا کٹا آدمی تھا اس نے میرے گردے سے گن ہٹائی ،اسے کھول کر میرے سامنے کیا اور اس وقت تک انتظار کرتا رہا جب تک میں نے اثبات میں گردن نہ ہلا دی پھر اس نے گن بند کر دی۔

’’تم لوگوں کا یہ دستور قابل تعریف ہے۔‘‘ میں نے تبصرہ کیا

’’دستور کی پسندیدگی پر ہمیں خوشی ہوئی ،مسٹر نائے !‘‘ بائیں جانب والے فیشن پرست نے کہا ’’مجھے آپ کارلا کے نام سے پکار سکتے ہیں‘‘

’’کیا اس لیے کہ یہ تمہارا نام نہیں۔‘‘ میں نے پوچھا لیکن میرا دماغ اب بھٹکنے لگا تھا

’’بالکل ٹھیک !‘‘ اس نے میری جانب جھکتے ہوئے کہا

’’کیا یہ بھی تمہارے ڈرامے کا ایک کردار ہے۔‘‘ میں نے ڈرائیور کی طرف اشارہ کیا

’’ہاں یہ مزاحیہ اداکار ہے‘‘ کارلا بولا ’’ٹھیک ہے گیوانی۔‘‘

’’مجھے کچھ دلچسپ کہانیاں یاد ہیں‘‘ ڈرائیور نے جواب دیا ’’کیا تم نے کبھی دو پادریوں اور کنواں کھودنے والے کی بیٹی کی کہانی سنی ہے۔‘‘

’’میں نے سن رکھی ہے‘‘ پیو دھاڑا ’’کوئی نئی کہانی تم کب سناؤ گے ،آخر۔‘‘

اداکار ہنسنے لگا ،میں بھی ہنسی میں شریک ہو گیا لیکن اب میری کیفیت ہذیانی سی ہو چلی تھی میں ان تینوں کو کرنل بیکر کی شناخت فائلوں کے حوالے سے پہچان چکا تھا اس کا مطلب یہ تھا کہ میں پھنس چکا ہوں۔

ہنستے ہنستے کارلو کے پیٹ میں بل پڑ گئے تھے اس نے قہقہہ لگاتے ہوئے کہا ’’لو ہم پہنچ گئے‘‘

گاڑی ایک گلی میں مڑ گئی پھر ایک احاطے میں رک گئی مجھے گاڑی سے نکالا گیا کارلو نے ریوالور اپنے ہولسٹر میں ڈال کر کہا ’’اس طرف‘‘

پیو نے گن ہاتھ میں رکھی اور دوسرے ہاتھ سے میرا بازو پکڑ لیا میں نے بے اختیار بازو چھڑایا اور پلٹ کر سرپٹ بھاگا لیکن کارلو پہلے سے دروازہ روکے کھڑا تھا اس نے ریوالور نکال کر مجھ پر تانتے ہوئے کہا

’’رک جاؤ ،ورنہ گولی مار کر گھٹنے میں سوراخ کر دوں گا‘‘

تجویز معقول تھی لہذا میں رک گیا عین اسی لمحے کسی کے تالی بجانے کی آواز سنائی دی میں نے اوپر دیکھا عمارت کی دوسری منزل پر بالکونی میں ایک آدمی کھڑا تھا وہ ہماری طرف دیکھ کر پکارا ’’کارلو یہ کیا حماقت ہے۔ایک آدمی کے لیے ریوالور نکالنے کی ضرورت کیوں پیش آئی۔ کیوں نا اہلی کا ثبوت دے رہے ہو۔‘‘

’’یہ بھاگنے کی کوشش کر رہا تھا‘‘ کارلو نے جواب دیا

’’لیکن میں نے تمہیں ہدایت کی تھی کہ آسامی کو کوئی تکلیف مت پہنچانا‘‘ وہ آدمی بولا ’’گن رکھنے والے لوگ اپنے رزق پر گولی نہیں چلاتے‘‘

’’میں نادم ہوں مسٹر فورسٹر‘‘ کارلو نے جواب دیا

’’آپ اوپر آ جائیں ،مسٹر نائے‘‘ آدمی نے مسکراتے ہوئے کہا ’’ہم بڑے سکون سے کاروباری بات چیت کریں گے‘‘

فورسٹر پلٹ کر بالکونی سے پیچھے ہٹ گیا کارلو اور پیو مجھے اوپر لے گئے ٹیکسی ڈرائیور جیب سے ایک میلا کچیلا چیتھڑا نکال کر ٹیکسی کا ہڈ صاف کرنے میں مصروف ہو گیا تھا

’’خوش آمدید ،مسٹر نائے!‘‘

’’شکریہ !‘‘ میں نے جواب دیا

فورسٹر بہت بارعب آدمی تھا چھ فٹ سے نکلتا ہوا قد اور انتہائی مضبوط جسم ،وزن دو سو پچاس پونڈ سے کم نہیں تھا میری تلاشی لی گئی ،ظاہر ہے میرے پاس اسلحہ وغیرہ نہیں تھا فورسٹر نے کارلو اور پیو کو رخصت کر دیا میں نے فورسٹر کے سراپا کا جائزہ لیا اُف! کس غضب کا آدمی تھا ہمارے

ریکارڈ کے مطابق اس میں بہت خوبیاں تھیں وہ ایک پہلوان تھا چیمپئن پسٹل شوٹر تھا، جوڈو کراٹے کا ففتھ ڈان بلیک بیلٹ تھا ان حقائق کے پیش نظر میں نے اس پر زقند لگا کر جان سے مار دینے کا فیصلہ بدل دیا۔

''مسٹر نائے!'' وہ بولا ''کیا بتاؤں اس ملاقات کے لیے مجھے کیا کیا پاپڑ بیلنے پڑے''

''واقعی۔'' میں نے فوراً جواب دیا

فورسٹر نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا'' مجھے یقین ہی نہیں آتا تھا کہ ایک دن میں شہرہ آفاق ایجنٹ مسٹر ایکس کے روبرو بیٹھا ہوا ہوں گا''

اس بات پر میں بھنا گیا میری شہرت حیرتناک رفتار سے دور دور تک پھیل چکی تھی کرنل بیکر اپنے خود ساختہ ایجنٹ ایکس سے بھرپور استفادہ کر رہا تھا اس کے لیے تو یہ بات سود مند تھی لیکن میرے لیے نہیں۔

''کون ایجنٹ ایکس۔'' میں نے متانت سے پوچھا

فورسٹر نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے کہا''سوری جینٹل مین تم بے نقاب ہو چکے ہو اب تمہیں حقائق کا سامنا کرنا ہی پڑے گا''

''نہ جانے تم کیا بے سروپا باتیں کر رہے ہو۔'' میں نے الفاظ چبا چبا کر کہا

''بس اتنا بتا دو کہ کرینوفسکی کہاں ہے۔'' اس نے میری بات کو یکسر نظر انداز کر دیا

''اگر اس نام کے آدمی سے میری شناسائی ہوتی تو تمہیں ضرور بتا دیتا''

''تو تمہیں انکار ہے۔''

''جو کچھ میں نہیں جانتا تمہیں نہیں بتا سکتا''

اس کے ہونٹ بھینچ گئے اور نیلی آنکھوں میں بجلیاں سی کوندنے لگیں''نائے! ہم ایک دوسرے کی نقل و حرکت سے خوب آگاہ رہتے ہیں کیونکہ ہمارا ایک ہی پیشے سے تعلق ہے اداکاری سے کام نہیں چلے گا بتاؤ کہاں ہے کرینوفسکی۔''

''نہ جانے کہاں ہے وہ''

''مگر یہ تو مانتے ہو، تم ایجنٹ ایکس ہو''اس نے پوچھا

''بے شک تمہاری خوشی کے لیے، میں اپنے آپ کو ایجنٹ ایکس وائی، زیڈ سب کچھ تسلیم کرتا ہوں اس کے باوجود مجھے یہ معلوم نہیں کہ کرینوفسکی کہاں ہے''

''نہیں! تمہیں لازمی طور پر معلوم ہونا چاہیے'' فورسٹر نے اصرار آمیز لہجے میں کہا ''آخر یہ تمہارا آپریشن ہے گیسکی اس کا انچارج نہیں ہو سکتا کیونکہ وہ اس کام کا اہل ہی نہیں''

بہت دیر تک ہم دونوں میں کشمکش ہوتی رہی لیکن مجھے کچھ معلوم ہوتا تو شاید بتا بھی دیتا آخر اسے مجھ پر یقین کرتے ہی بن پڑی اس نے غور سے میری آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا

''ٹھیک ہے، مسٹر نائے مجھے تمہاری بات پر یقین ہے اب تم جا سکتے ہو''

میں پریشان سا ہو کر کھڑا ہو گیا''کیا کہا تم نے۔ کیا میں جا سکتا ہوں۔''

''ہاں! اس امکان کو رد نہیں کیا جا سکتا کہ ابھی تمہیں کرینوفسکی کی پناہ گاہ کا علم نہ ہو''اس نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا''لیکن تم اس تک ضرور پہنچو گے تب تم سے دوبارہ ملاقات ہو گی''

''کیا تمہارے خیال میں یہ کام اتنا ہی آسان ہے۔'' میں نے پوچھا

''ہاں! جب تک وینس میں ہو، میں کسی بھی وقت تم پر ہاتھ ڈال سکتا ہوں'' فورسٹر نے بڑے اعتماد سے کہا''وینس میرا مرکز ہے تمہارا نہیں

ذہن نشین کر لو‘‘

’’کوشش کروں گا‘‘

میں نے اٹھ کر دروازے کا رخ کیا تو وہ بولا ’’میں حیران ہوں مسٹر نائے تمہارے بارے میں جو کچھ سننے میں آیا ہے تم اس کے بالکل برعکس ہو قطعاً بے ضرر آدمی معلوم ہوتے ہو تمہارا ریکارڈ دیکھا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ مشرق بعید میں تم ناقابل فراموش کارنامے انجام دے چکے ہو۔ گوریلا جنگ کے ماہر ہو ہلکے اسلحے کے استعمال اور ہینڈ گرنیڈ پھینکنے میں یکتا ہو بے مثال تخریب کار اور آتش زنی کے عظیم فنکار ہو لڑاکا جہاز اڑانے کے لائسنس یافتہ ہو سابق ہائیڈروپلین آپریٹر ہو اور ماسٹر ڈرائیور .... میں تمہاری کسی خوبی کو نظر انداز تو نہیں کر گیا۔‘‘

’’دس مختلف قسم کے بین الاقوامی کھیلوں میں جیتے ہوئے طلائی تمغوں کا ذکر تو تم بھول ہی گئے‘‘ میں نے کھٹ سے جواب دیا اور دل ہی دل میں کرنل بیکر کی ذہنی پرواز کو کوسنے لگا مجھے تو اس نے رائی سے پہاڑ بنا دیا تھا۔

’’عظیم الشان ریکارڈ ہے‘‘ فورسٹر بولا ’’کسی طرح یقین ہی نہیں آتا.........‘‘

’’بعض اوقات تو خود مجھے اپنے ریکارڈ پر یقین نہیں آتا‘‘ میں نے جواب دیا اور دروازہ کھول دیا

’’تمہاری عظمت اور حقیقی جاہ وجلال کا اندازہ لگانا ہی پڑے گا‘‘ وہ بولا

’’شاید کسی روز اس کا تجربہ تمہیں ہو ہی جائے‘‘

’’میں اس دن کا بے چینی سے انتظار کروں گا، گڈ بائی مسٹر نائے!‘‘

میں نیچے اترا اور صحن عبور کرنے لگا ٹیکسی ڈرائیور اب تک گاڑی صاف کر رہا تھا میں اس کے قریب سے گزرا تو اس نے خوشگوار موڈ میں سر ہلایا مجھے اپنی پشت پر چیونٹیاں سی رینگتی ہوئی محسوس ہوئیں مگر میں قدم اٹھاتا رہا کسی نے پیچھے سے فائر نہیں کیا اور میں نے یکا یک اپنے آپ کو باہر گلی میں پایا۔

’’میں بخیر و عافیت تھا یہ تصور دفعتاً مجھے خوشگوار محسوس ہوا کہ پہلا جہاز پکڑوں اور پیرس کی سمت پرواز کر جاؤں۔ سیکرٹ سروس کی لائن میرے لیے موزوں نہیں تھی میں ان خیالات میں اس قدر مستغرق تھا کہ مجھے یہ تک احساس نہ ہو سکا کہ بھاری بھر کم موٹر سائیکل کس لمحے میرے قریب آ کھڑی ہوئی یہ دیو قامت انڈین موٹر سائیکل تھی اور اس پر سے وہی آدمی اترا تھا، جو میری ٹیکسی کے متوازی چلتا رہا تھا اس وقت بھی اس کی آنکھوں اور منہ کے سوا کچھ نظر نہیں آ رہا تھا بہت صحت مند آدمی تھا اور اس کا قد میانہ تھا۔

’’آپ کے پاس ماچس تو ہوگی۔‘‘ اس نے مجھ سے پوچھا

’’نہیں‘‘ میں نے جواب دیا ’’کیا لائٹر سے کام چل جائے گا۔‘‘

’’کون سا لائٹر، فلیمی نیٹر۔‘‘

’’سوری .... سلور جیٹ ہے‘‘ میں نے جواب دیا اس نے اثبات میں سر ہلایا ’’تم سے مل کر خوشی ہوئی مسٹر نائے‘‘

’’ادھر بھی کچھ ایسے ہی جذبات ہیں، مسٹر گیسکی!‘‘ میں نے کہا ہمارے درمیان ان بندائی شناختی کلمات کا تبادلہ ہوا تھا

’’یہاں ہم بات نہیں کر سکتے‘‘ وہ بولا ’’ایک گھنٹے بعد وینس میں ملاقات ہوگی‘‘

’’کہاں پر۔‘‘

’’توجہ سے سنو‘‘ اس نے کہا اور مجھے ہدایات دینا شروع کیں آخر جائے ملاقات کے تقرر کے بعد وہ رخصت ہو گیا اور میں اس کی ہدایات کی روشنی میں چل پڑا۔ میں وینس کی نہروں کا نظارہ کرتا ہوا ٹھیک وقت پر کیفے پراڈائز پہنچا میں نے ایک میز کے مقابل بیٹھ کر ایک گلاس شراب کا آرڈر دیا گلاس ختم ہونے کے کچھ دیر بعد گیسکی آ دھمکا اس نے بھی شراب کا آرڈر دیا۔

بیرے کے آنے اور پھر دور ہٹنے تک ہم خاموش رہے گیسکی نے شراب کی ایک چسکی لے کر قدرے تیز لہجے میں پوچھا ''خدا کے لیے یہ تو بتاؤ ، ایئر پورٹ پر کیا ہوا تھا۔تم ان لوگوں کے جھانسے میں کیسے آ گئے۔''

مجھے اس کی گستاخانہ طرز کلام پر تاؤ آ گیا مجھ جیسے مشہور و معروف آدمی کو اس بیبا کی سے ہدف تنقید نہیں بنایا جانا چاہیے تھا چنانچہ میں نے بڑی سرد مہری سے استفسار کیا

''مگر تمہیں یہ خیال کیسے آیا کہ میں دھوکہ کھا گیا تھا؟''

''کیا مطلب۔'' وہ چونکا

یہ تو مجھے خود معلوم نہیں تھا کہ میرا مطلب کیا تھا لیکن اس وقت خطرہ تھا کہ کہیں میں گیسکی کا اعتماد نہ کھو بیٹھوں اس کے نتیجے میں پورے آپریشن کو خطرہ لاحق ہو سکتا تھا چنانچہ میں نے سادگی سے جواب دیا

''مطلب یہ کہ میں جانتا تھا ، وہ کون ہیں ان کی حرکات سے صاف ظاہر ہوتا تھا''

''تو پھر تم ان سے مغلوب کیوں ہو گئے تھے۔''

''کیونکہ میری خواہش تھی'' میں نے مسکرانے کی مقدور بھر کوشش کی

''آخر کیوں...........''

واقعی ....آخر کیوں۔کیا جواز تھا ، اس حرکت کا'' میں نے شراب کی چسکی لی اور بولا'' میں نے ذاتی طور پر اندازہ لگانے کا فیصلہ کیا تھا کہ فورسٹر کتنے پانی میں ہے بہترین طریقہ یہی تھا کہ اس سے براہ راست ملاقات کی جائے''

''کیا واہیات طریقہ ہے'' گیسکی جھنجلا کر بولا'' تمہارے ذہن میں یہ خیال کیسے آیا کہ وہ تمہیں رہا کر دے گا۔''

''اس کا فائدہ اسی میں تھا کہ مجھے رہا کر دے''

''اگر فورسٹر نہ مانتا تو۔''

''اس صورت میں ، میں اسے قائل کرنے کی کوشش کرتا '' میں نے کہا'' کسی نہ کسی طور اسے مجبور کر دیتا''

چند لمحے وہ مبہوت ہو کر مجھے دیکھتا رہا پھر اس کے چہرے پر میرے لیے کینہ آمیز ستائش کے جذبات ابھرے اور وہ گہری سانس لے کر بولا

''تمہارے بارے میں جو کچھ سنا تھا ، صحیح ثابت ہوا ، مسٹر نائے ....! لیکن جہاں تک میرا تعلق تھا ، میں کسی کمرے میں فورسٹر کے ساتھ تنہا بیٹھنے کی ہمت نہیں کر سکتا''

''بہت خوش قامت آدمی ہے'' میں نے جواب دیا'' حالانکہ وہ ضرورت سے کچھ زیادہ ہی پھول گیا ہے''

وہ یہ بات سن کر چکرا گیا چند لمحے اس کی سمجھ میں نہ آ سکا کہ کیا جواب دے آخر تنگ آ کر اس نے تحسین آمیز انداز میں میرا کندھا تھپتھپانا ...... شروع کر دیا۔

گیسکی میرے لیے ایکسلیٹر میں ایک کمرہ ریزرو کرا چکا تھا چند گلاس شراب کے حلق میں انڈیلنے کے بعد ہم وہیں پہنچ گئے بہت پر آسائش اور خوب صورت کمرہ تھا گیسکی نے سگریٹ سلگائی اور میرے سامنے ایک آرام کرسی میں نیم دراز ہو گیا اب وہ اپنے اصل حلیے میں تھا اور بہت وجیہہ و شکیل لگ رہا تھا میں نے پوچھا۔

''کرینوفسکی کو وینس سے نکال لے جانے کے لیے کیا طریق کار اختیار کیا جائے گا۔''

چند لمحے اس نے گہرے غور و خوض کی سی اداکاری کی پھر بڑے فلسفیانہ انداز میں جواب دیا

''وینس سے اس کے فرار کا مسئلہ انتہائی پیچیدہ اور پریشان کن ہے۔حقیقی معنوں میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ وینس سے اس کا فرار عملاً ممکن ہی نہیں

کیونکہ ہمارا یہ شہر دنیا کے ہر شہر سے بہت مختلف ہے۔‘‘

میں نے بڑی سادگی سے تجویز پیش کی ’’تو اس صورت میں ہمیں صرف فورسٹر سے فرار حاصل کرنا چاہیے‘‘

’’مجھے اندیشہ ہے کہ اس سے بھی کچھ حاصل نہ ہوگا‘‘ اس نے بدستور مفکرانہ انداز میں کہا اس بار اس کا لہجہ قدرے غمناک تھا۔

’’اگر وینس کو دنیا فرض کر لیا جائے تو فورسٹر اس کا وہ قدیم حریف ہے جسے ہم موت کے نام سے یاد کرتے ہیں۔ نہیں، میرے دوست، کسی بھی صورت میں فرار ممکن نہیں ہے‘‘

’’اپنی بے پایاں ذہانت پر اعتماد کر کے تمہیں کوئی تدبیر سوچنی چاہیے‘‘ میں نے کہا

’’ہاں اس کے سوا کوئی چارہ کار نہیں‘‘ وہ گہری سانس لے کر بولا

’’لاکھ ذہانت سے کام لیا جائے مگر ناقابل عبور پہاڑ راستے میں ضرور حائل ہوں گے اس شہر کا مزاج اور ساخت ہماری سب سے بڑی دشمن ہے مغالطہ پیدا کرنے میں اس شہر کا جواب نہیں یہ آئینوں کا شہر ہے اس کے کوچے و بازار، نہریں، عمارتوں کو منعکس کرتی ہیں اور کھڑکیاں نہروں کو۔ فاصلے سرکتے ہیں اور پیچ وخم کھاتے ہیں اور آب وگل آپس میں مدغم ہوتے ہیں۔ گویا وینس اپنے عیبوں کی نمائش کرتا ہے اور خوبیوں کو ہزار پردوں میں مستور کرتا ہے وینس جیسے شہر میں واقعات اور حالات کی اس اعتماد سے پیش گوئی نہیں کی جاسکتی، جس اعتماد سے لندن یا میلان میں یہاں پر بہت کچھ توقعات کے بالکل برعکس ظہور پذیر ہوتا ہے‘‘

’’وینس کے بارے میں تمہاری معلومات افروز باتیں ہولناک حد تک دلچسپ ہیں‘‘ میں نے تحسین آمیز لہجے میں کہا ’’اس کے باوجود تم مشروط طور پر یا کسی بھی طرح پیش بینی نہیں کر سکتے کہ یہاں سے نکلنے کی کیا تدبیر ہو سکتی ہے‘‘

’’اے میرے عظیم اور ذہین وفطین ایجنٹ ایکس!‘‘ گیسکی نے سگریٹ کا ایک طویل کش لے کر کہا ’’تمہارے چہرے سے ظاہر ہوتا ہے کہ تم اپنی بے مثل ذہانت کو بروئے کار لانے کا عزم رکھتے ہو‘‘

’’نہیں، میری کیا مجال‘‘ میں نے بڑے انکسار سے جواب دیا ’’میں تو بس اتنا ہی چاہتا ہوں کہ کرینوفسکی کو یہاں سے کسی طرح صحیح سلامت نکال لے جاؤں‘‘

’’لیکن یہی تو مشکل کام ہے‘‘ گیسکی بولا ’’وینس میں جو چیز محفوظ یا صحیح سلامت نظر آتی ہے حقیقت میں وہ غیر محفوظ ہوتی ہے اور جو کچھ محفوظ ہے وہ اس حد تک ناقابل فہم وادراک ہے کہ کیا بتاؤں ان ناامید حالات کے باوجود میں کسی حد تک پرامید ہوں کل رات ہم یہاں سے فرار ہونے کی کوشش کریں گے یہ کوشش محفوظ بھی ہوگی اور سیدھی سادی بھی لیکن مشروط طور پر‘‘

’’تو پھر مجھے اس سے آگاہ کرو‘‘ میں نے بے چین ہو کر کہا ’’کیا تدبیر کرو گے۔‘‘

’’چند روز قبل میرا چچازاد بھائی فوت ہو گیا تھا اسے کل سان میشل پر سمیٹر و کمونیل میں دفن کیا جائے گا‘‘ اس کے لہجے میں فلسفیانہ عنصر اب تک موجود تھا میں نے اثبات میں سر ہلایا ’’سان میشل، وینس کے شمال میں ایک مستطیل نما جزیرہ ہے‘‘

’’اسکی تجہیز وتکفین بڑی دھوم دھام سے ہوگی‘‘ گیسکی نے اسرار آمیز لہجے میں کہا ’’اور میں نے اس سلسلے میں انتہائی قابل اعتماد آدمیوں کی خدمات حاصل کی ہیں میرا چچازاد بھائی روم میں زیر تعلیم تھا، وہیں فوت ہو گیا لیکن اسکی تدفین وینس میں ہوگی کیونکہ یہاں ہمارا خاندانی قبرستان ہے‘‘

’’بہت خوب!‘‘ میں نے کہا ’’لیکن میرے اور کرینوفسکی کے سلسلے میں کیا اقدامات کرو گے۔‘‘

’’میں تمہیں جنازے کی کشتی کے ذریعے سمیٹرو میں ٹرانسپورٹ کرنے والا ہوں اس کے بعد میں تمہیں ایک فشنگ بوٹ میں لا دوں گا، جو سینوڈی ٹیسرا جائے گی جوں ہی تم میں ملنیٹ پر پہنچو گے انتظامات آسان تر ہو جائیں گے‘‘

''میرا خیال ہے کہ تم ہمیں لاش کے ساتھ صندوق میں بند کر کے ٹرانسپورٹ کرو گے'' میں نے سوچتے ہوئے کہا

''بے شک !'' میرا یہی منصوبہ ہے'' گیسکی نے جواب دیا

''لیکن اس صندوق میں تمہارے چچازاد بھائی کی لاش کا دم تو نہیں گھٹے گا۔'' میں نے تشویش آمیز انداز میں استفسار کیا

''بالکل نہیں'' اس نے جواب دیا ''وہ خیر سے روم میں زندہ اور سلامت ہے وہ بڑے جوش و خروش سے اپنے امتحانات کی تیاری کر رہا ہے میں نے اپنے خاندان سے اس کی فرضی تجہیز و تکفین کی اجازت لے لی ہے''

''قابل تعریف کام کیا ہے تم نے'' میں نے کہا

گیسکی نے ہاتھ کے اشارے سے میرے توصیفی جملے کو رد کرتے ہوئے کہا ''بظاہر یہ ایک حقیری اسکیم ہے لیکن اس کا خاطر خواہ نتیجہ نکلے گا لیکن کاش! ہمیں اس پر عمل کرنے کا موقع مل جائے''

''کیوں نہیں ملے گا۔'' میں بولا

''کیونکہ یہ اسکیم بہت سادہ اور انتہائی واضح ہے'' اس نے وضاحت کی ''ایسے منصوبے ٹورینو جیسے شہر میں بہت کامیاب ثابت ہوتے ہیں لیکن وینس میں ان کا تارو پود بکھر جاتا ہے''

''لیکن میرا خیال ہے ،اسے آزما لیا جائے'' میں نے رائے دی

''بے شک! ہم اسے آزمائیں گے'' گیسکی نے کہا اور اٹھ کر بڑے پیشہ ورانہ انداز میں بولا ''تو معاملہ طے ہو گیا کل تمہاری کرنیوفسکی سے ملاقات ہو گی اور تم اس کے ہمراہ کوارٹیر گریمانی کا رخ کرو گے تمہیں وہاں کیسینو ڈیگلی اسپرٹی کے قریب ایک گنڈولا (کشتی) اپنا منتظر ملے گا وہ تمہیں ساکا ڈیلا مزی کورڈیا میں لنگر انداز جنازہ کشتی تک پہنچا دے گا پھر میں تمہیں بتاؤں گا کہ کیسینو کو کیسے تلاش کرو گے۔ کیا تم مسلح ہو؟''

کرنل بیکر نے اسلحے کا ذکر تک نہیں کیا تھا ، غالباً اس خوف سے کہ میں دشمن سے زیادہ اپنے آپ کو نقصان پہنچاؤں گا لیکن یہ بات میں گیسکی سے نہیں کہہ سکتا تھا اس کے بجائے میں نے نفی میں سر ہلایا دھیرے سے مسکرایا اور اپنے دونوں ہاتھ کھول کر انہیں فخر آمیز نگاہوں سے دیکھنے لگا ایجنٹ ایکس کے بے رحم ہاتھ۔

''میرا خیال ہے تم غیر مسلح ہی ہو گے'' گیسکی نے کہا ''ممکن ہے تمہیں کسٹم والے دھر لیتے بہر کیف ،میں تمہیں ایک گن فراہم کرتا ہوں''

اس نے اپنی بریسٹ پاکٹ میں ہاتھ ڈالا اور ایک انتہائی بدشکل اور بھاری بھرکم آٹومیٹک ریوالور نکالا اس نے بڑے پیار سے ریوالور کی تھوتھنی کو تھپتھپایا اور پھر میرے ہاتھ میں تھما دیا میں نے قدرے ہچکچاتے ہوئے ریوالور کو قبول کر لیا بہت خوفناک تھا کم بخت نال پر موجود نقوش اس امر کے غماز تھے کہ یہ فرانس کا بنا ہوا اعشاریہ ۲۲ کا 'لی چاسیو' نامی ریوالور ہے۔

''تمہارے بارے میں فراہم کردہ معلومات سے مجھے معلوم ہوا تھا کہ تم ایک ماہر نشانہ باز ہو اور تمہیں نہایت خطرناک اور دور مار گن کی ضرورت ہے اتنے مختصر سے نوٹس پر میں یہی ریوالور فراہم کرنے کے قابل ہوا ہوں'' گیسکی نے کہا ''اس ریوالور کی نال انچ لمبی ہے میں سمجھتا ہوں یہ تمہارے لیے موزوں رہے گا لیکن مجھے سخت افسوس ہے کہ میں تمہارے معیار کا اعلیٰ اور مہلک اسلحہ فراہم کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکا''

''کوئی مضائقہ نہیں میں اسی کھلونے سے کام چلا لوں گا'' میں نے بڑی بے نیازی سے کہا اور دل ہی دل میں کرنل بیکر کو بری طرح کوسا نہ جانے اس نے ایجنٹ ایکس کے بارے میں کیا کیا افسانہ طرازیاں کی تھیں

''جہاں تک میری ذات کا تعلق ہے میں ایسے طاقتور ہتھیار کو استعمال نہیں کر سکتا'' گیسکی نے کہا پھر اس نے کھسیانا سا قہقہہ لگا کر کہا ''میں یہ استعمال کرتا ہوں'' اس نے اپنی بیلٹ سے ایک اور ریوالور نکالا یہ پرانی طرز کا ایک معمولی اور بے ضرر سا ریوالور تھا ''یہ مدمقابل کو ہراساں کرنے کے لیے کافی ہے اور اس سے یہی توقع بھی کی جا سکتی ہے''

میں نے اثبات میں سر ہلایا اور وزنی ریوالور اپنی جیکٹ کی جیب میں ڈالنے کی کوشش کی لیکن وہ جیب میں نہ سما سکا بالآخر میں نے اسے اپنی بیلٹ میں اڑس لیا اور دل ہی دل میں دعا کرنے لگا کہ کہیں یہ اتفاقیہ طور پر چل نہ جائے میری تو ٹانگ اڑ جائے گی اس خیال سے بھی میری حالت غیر ہونے لگی اگر کسی مرحلے پر دشمن سے فائرنگ کا تبادلہ ناگزیر ہو گیا تو سخت مشکل میں پھنس جاؤں گا''

''کرینوفسکی سے میری ملاقات کہاں پر ہوگی'' میں نے پوچھا

''پلازو ڈوکیل کے عقب میں ایک عمارت میں'' گیسکی نے جواب دیا ''وہ تمہیں زمین دوز قید خانوں کے پیچھے پرانے مردہ خانے کے قریب زیریں گیلریوں میں پانچ بجے ملے گا''

میرا جی چاہا کہ کہہ دوں کہ کسی اچھی سی جگہ پر ملاقات کیوں نہیں ہو سکتی ایسی منحوس جائے ملاقات کا تقرر گیسکی کی حماقت کا آئینہ دار تھا لیکن میں نے خاموشی کو ترجیح دی۔ کیونکہ کسی کے جنازے میں شرکت کرنے والوں کی بالآخر قبرستان کا دیدار کرنا پڑتا ہے۔

دوسرے روز سہ پہر کو میں ایکسلیسر سے نکل کر پیازسان مارکو کی سمت روانہ ہو گیا میں اس طاقتور ریوالور سے بری طرح خوفزدہ ہو گیا تھا ،لہذا میں نے گسکی سے کہا تھا کہ اس کا دستہ بدصورت ہے ،اسے اپنے پاس رکھو اور اپنا ننھا سا ریوالور مجھے دے دو وہ دھوکا کھا گیا اور اپنا ریوالور مجھے دے دیا آخر میں ڈوکیل جا پہنچا وہاں میں سیاحوں کی ایک پارٹی میں شامل ہو گیا ،جن میں عورتیں بھی شامل تھیں اور ان سب کے پاس کیمرے تھے ہمارا گائیڈ مختلف محراب نما راہداریوں سے گزر کر انہیں ایک وسیع وعریض ہال میں لے گیا کچھ دیر ہم ہال میں گھومتے رہے پھر گائیڈ نے ہماری تہہ خانے میں اترنے والے سنگی زینوں کی طرف راہنمائی کی ہم کبھی نہ ختم ہونے والی گیلریوں سے گزرنے لگے دیواروں پر لاتعداد تصویریں آویزاں تھیں اور گائیڈ اکا دکا تصویروں کے بارے میں خاص خاص باتیں بتاتا جا رہا تھا۔

شام کے سائے گہرے ہو گئے تھے گائیڈ ہمیں ایک منزل اور نیچے لے گیا ہمارے نیچے سے ایک نہر ریوڈی کا نزیکا ڈی پلازو گزر رہی تھی اور ہم قید خانوں کی طرف بڑھ رہے تھے نیچے مرطوب سی فضا تھی ،جیسے دلدل کی بساند پھیلی ہوئی ہو یہ بو میرے ساتھی سیاحوں کو بہت خوشگوار معلوم ہوئی اور وہ لمبے لمبے سانس لینے لگے۔

آخر ہم قید خانوں کے قریب پہنچ گئے۔ ہم سب سلاخوں والی چھوٹی چھوٹی کھڑکیوں کے راستے کوٹھڑیوں میں جھانکنے لگے دیواروں میں کنڈوں کے ذریعے بھاری آہنی زنجیریں لٹکی ہوئی تھیں اب ہم اس راہداری کے آخری سرے پر پہنچ چکے تھے لیکن کرینوفسکی کی اب تک صورت نہیں دکھائی تھی مجھ پر سراسیمگی سی طاری ہونے لگی۔

ہم استخواں خانہ سے گزر کر ڈرجز کے اذیت خانے کی طرف بڑھنے لگے یہ عقوبت گاہ گزشتہ سال ہی دریافت ہوئی تھی اور لوگوں کی توجہ خاص کا مرکز تھی ہم ایک پیچیدار تنگ زینے سے اتر کر اس جگہ پہنچے اس کے دروازے آہنی تھے پست چھت والا بھدا اور ڈراؤنا سا کمرہ تھا جس کی چھت میں ایک بلب روشن تھا چاروں طرف دیواروں پر اذیت رسانی کے بے شمار آلات آویزاں تھے جب گائیڈ نے ایک آلے کی طرف اشارہ کر کے اس کے بارے میں بتانا شروع کیا تو میرے رونگٹے کھڑے ہو گئے اور جب وہ ایک انتہائی خطرناک آلے کے بارے میں بڑے انہماک سے بتا رہا تھا ،کمرے میں اچانک گہری تاریکی چھا گئی چھت سے آویزاں اکلوتا بلب بجھ گیا تھا عورتیں خوف سے چیخ اٹھیں اور مرد غصے سے واہی تباہی بکنے لگے گائیڈ نے سب کو پرسکون رہنے کی تلقین کرتے ہوئے کہا کہ سب اس کے ساتھ واپس راہداری کی طرف چلیں میں بھی دوسرے لوگوں کے ساتھ ساتھ زینے کی طرف چلنے لگا یکا یک ایک موٹا اور طاقتور بازو میرے گلے کے گرد لپٹ گیا اس کے ساتھ ہی کوئی نوکیلی چیز میرے ایک گردے کے مقام پر جسم میں اترنے لگی۔

''خاموش رہو'' میرے کان میں کرخت آواز سرسرائی ''مزاحمت مت کرو''

ایسے مواقع پر ہر فن مولا قسم کے سیکرٹ ایجنٹ سے کچھ اس قسم کے اقدامات کی توقع کی جاتی ہے کہ وہ پلک جھپکتے میں حملہ آور کو کھینچ کر کندھے

کے اوپر سے زمین پر دے مارے یا پھر فوری طور پر ،کوئی ایسی حرکت کرے جس سے دشمن اپنا جسمانی توازن کھو بیٹھے اور پھر اسے اپنے جسم میں چاقو اتارنے کی مہلت دینے سے پہلے ہی کرائے کی ایک آدھ ضرب میں مفلوج کر کے رکھ دے جی ہاں اچانک حملہ آور ہونے والے دشمن سے نمٹنے کی تھیوری پر کسی طرح عمل کیا جاتا ہے اس کے برعکس میرا اپنا توازن بگڑ گیا تھا میں سانس لینے کی جدوجہد کر رہا تھا اور ایک تیز دھار چاقو کا پھل آدھ انچ تک میرے پہلو میں اتر چکا تھا میں نے اس صورت حال کے پیش نظر موقع کا انتظار کرنا ہی مناسب خیال کیا

سیاح اس کمرے سے نکل چکے تھے اور اس ڈرامے کا ذمے دار گائیڈ کو ٹھہرا رہے تھے مجھے پہلا دروازہ بند ہونے کی نسبتاً مدھم آواز میری سماعت سے ٹکرائی اب میرے اور مجھ پر چھا جانے والے حریف کے سوا اذیت گاہ میں کوئی نہیں تھا۔

ماحول پر مرگ آسا سکوت طاری ہو گیا چند منٹ گزر گئے تب چرچراہٹ کے ساتھ دروازہ کھلا اور بھاری قدموں کی آواز کمرے میں گونجنے لگی۔

''اب تم اسے آزاد کر سکتے ہو''

عین اسی لمحے بلب روشن ہو گیا پپو نے میری گردن چھوڑ دی اور میرے پہلو سے چاقو ہٹا لیا میرے سامنے میرا پرانا بیلی فورسٹر کھڑا تھا

☆☆☆☆☆☆

''مسٹر نائے !'' فورسٹر مجھ سے مخاطب ہوا'' میں نے پیش گوئی کی تھی کہ بہت جلد ہمارے درمیان پھر ملاقات ہو گی لیکن اتنی جلد ہو گی ، یہ میرے سان و گمان میں بھی نہ تھا اور ایسے مقام پر ہو گی یہ اور بھی حیران کن ہے '' مجھے فوری طور پر کوئی جواب بجھائی نہ دیا چنانچہ میں خاموش رہا۔

فورسٹر بولا'' پلازو ٹھیک پانچ بجے بند ہو چکا ہے سیاحوں کی آخری ٹولی بھی رخصت ہو رہی ہے دروازہ بند ہونے کی وجہ سے یہاں پیدا ہونے والی کوئی آواز باہر راہداری میں نہیں سنائی دے سکتی گائیڈ اور رات کے چوکیدار کی جیبیں گرم کی جا چکی ہیں۔ پس مسٹر نائے ہمارے پاس ایک طویل اور پر امن رات پڑی ہے مداخلت کا نحیف سا امکان بھی نہیں''

''فورسٹر! تم شیطان کے چیلے ہو ،اور اس سے بھی بڑھ کر عیار ہو'' میں نے کہا ''میرا جی چاہتا ہے کہ تمہاری اس صلاحیت کا اعتراف کر ہی لوں''

''تمہاری نظر عنایت ہے'' فورسٹر نے کہا'' گراں نہ گزرے تو کیا اب یہ بتانے کی زحمت گوارا کرو گے کہ کرینوفسکی کو ہم کہاں پا سکتے ہیں۔''

''یہی جاننے کا میں خود آرزو مند ہوں کہ وہ کہاں ہے'' میں نے جواب دیا'' مجھ سے کہا گیا تھا کہ اس سے یہیں میری ملاقات ہو گی''

''لیکن وہ یہاں نہیں آیا تمہاری دوسری ملاقات کا ٹھکانہ کون سا ہے۔''

''دوسری ملاقات طے ہی نہیں پائی تھی''

''کرینوفسکی کہاں پر مقیم ہے۔''

''معلوم نہیں.......... ''

فورسٹر نے زور سے سر ہلاتے ہوئے کہا'' اب لیت و لعل سے کام نہیں چلے گا کرینوفسکی کو ڈھونڈ نکالنے کے لیے تمہارے پاس خاصا وقت تھا اگر وہ تمہارے خیر مقدم کے لیے یہاں نہیں پہنچا تو تم نے لازمی طور پر ملاقات کی کوئی اور جگہ مقرر کی ہو گی بتاؤ کون سی۔''

میں نے بڑی خفگی سے نفی میں سر کو جنبش دی

''یہ بات مجھے پسند نہیں ،مسٹر نائے مان جاؤ ،ورنہ میں تشدد پر مجبور ہو جاؤں گا''

میں نے کرینوفسکی کے بارے میں لاعلمی کا اظہار کرنے کے لیے منہ کھولا ہی تھا کہ فورسٹر بول اٹھا ''تم خوب جانتے ہو اور تم مجھے بتاؤ گے'' پھر وہ لمحہ بھر کے لیے متوقف ہو کر بولا ''چونکہ تم پر میرے شریفانہ رویے کا کوئی اثر نہیں ہوا تم نے کسی طور زبان کھولنا گوارا نہیں کیا اس لیے میرے دوست ڈاکٹر جانسن سے مذاکرات کرو''

فورسٹر مڑ کر زینے کی طرف بڑھا میں نے کچھ کہنا چاہا لیکن عین اسی لمحے مجھے اپنے پیچھے کسی کے حرکت کرنے کی آواز سنائی دی میں پلٹ کر دیکھنے کو تھا کہ میرے سر کے پچھلے حصے پر کسی چیز کی شدید ضرب لگی ،اور میں ہوش وحواس سے بیگانہ ہو گیا۔

میری آنکھ کھلی تو میں نے اپنے آپ کو ایک دہشتناک فلم میں اہم کردار انجام دیتے پایا میرے ہاتھ سامنے کی جانب ہتھکڑیوں میں جکڑے ہوئے تھے اور ہتھکڑیوں سے منسلک موٹی فولادی زنجیریں میری کمر کے گرد لپٹی ہوئی تھیں جس کا ایک سرا دیوار میں نصب ایک مضبوط کنڈے میں بندھا ہوا تھا میں نے اٹھ کر اندازہ لگایا کہ زنجیر خاصی لمبی ہے اور میں چند قدم آگے ، پیچھے دائیں بائیں حرکت کر سکتا ہوں میں نے بائیں جانب جھک کر ہاتھوں سے جیکٹ کی جیب کو ٹٹولا تو انکشاف ہوا کہ گیسکی کا ریوالور غائب ہو چکا ہے اگر چہ مجھے اس کے غائب ہونے کا پہلے ہی یقین ہو چکا تھا پھر بھی کسی نہ کسی طور مجھے مایوسی ہوئی۔

میں نے ہتھکڑیوں کا جائزہ لیا وہ جدید ساخت کی تھیں اور انتہائی مضبوط زنجیر اتنی موٹی تھی کہ اس سے ایک بحری جہاز کو بہ آسانی کھینچا جا سکتا تھا فولادی کنڈا دیوار کا جزو معلوم ہوتا تھا۔

''کیا آپ ان جکڑ بندیوں کے بارے میں مطمئن ہو گئے۔'' ایک آواز ابھری میرے رونگٹے کھڑے ہو گئے آواز کیا تھی سانپ کی پھنکار تھی میں نے پلٹ کر دیکھا اور مجھے لمحہ بھر کے لیے کچھ دکھائی نہ دیا بالآخر میں نے نیچے کی سمت دیکھا

''میں ڈاکٹر جانسن ہوں'' اس نے کہا

وہ ایک بونا تھا جس کا قد زیادہ سے زیادہ ڈھائی فٹ اور سر جسم کی مناسبت سے خاصا بڑا تھا آنکھیں نیلی اور ان پر موٹے موٹے شیشوں کا چشمہ تھا جسم پر گہری رنگ کا بزنس سوٹ تھا جس پر اس نے ربڑ کا ایک ایپرن باندھ رکھا تھا۔

ایک اور آدمی دیوار سے ٹیک لگا بیٹھا تھا جس کا چہرہ سائے میں مدغم ہو کر رہ گیا تھا پہلے تو میں سمجھا کہ یہ فوسٹر ہے جو تماشا دیکھنے آیا ہے لیکن بعد میں انکشاف ہوا کہ وہ پیو ہے۔

''آپ کے بارے میں جو کچھ مسٹر فوسٹر نے بتایا ،اس سے مجھے پہلا تاثر یہ ملا کہ آپ ذہین انسان ہیں اور ذہین انسان کو اذیت پہنچانے میں جو لطف ملتا ہے وہ غبی انسان کو پہنچانے سے نہیں ملتا .... میں آپ کو اس مہارت اور نفاست سے اذیت پہنچاؤں گا کہ آپ عش عش کر اٹھیں گے'' اس نے دانت نکوس دیے

میری ریڑھ کی ہڈی میں خوف کی سرد لہر دوڑنے لگی اور میں اپنے آپ کو باور کرانے کی کوشش کرنے لگا کہ مجھے اذیت ہرگز نہیں پہنچائی جائے گی لیکن مجھے یقین ہی نہیں آتا تھا بونا بدستور مسکرا رہا تھا میں نے قسم کھائی کہ موقع ملتے ہی اس کے دانتوں پر دردناک دندان سازی کروں گا۔

بونے نے اپنے موٹے اور مختصر ہاتھ میری جانب بڑھاتے ہوئے بڑی شائستگی سے کہنا شروع کیا ''آپ حیران ہو رہے ہوں گے کہ آخر یہ سب کچھ آپ کو بتانے کی کیا ضرورت ہے یقین کیجیے یہ بے سروپا باتیں نہیں دیکھیے آپ ذہین آدمی ہیں ،جب آپ کو شدید اذیت ملے گی تو آپ کی عقل فوری طور پر آپ کو سب کچھ اگل دینے پر مجبور کرے گی'' وہ مسلسل بولتا رہا لیکن میں نے سننا بند کر دیا کیونکہ میرا ذہن برق رفتاری سے فرار کی تدابیر سوچنے میں مصروف ہو گیا تھا

بہت دیر بعد اس کی آواز میرے کانوں میں اتری ''کیا آپ کرینوفسکی کے بارے میں کوئی بات کہنا چاہتے ہیں۔''

''میں نہیں جانتا کہ وہ کہاں ہے۔'' میں دھاڑا

''بہت اچھا!'' جانسن نے کہا ''تو پھر تیار ہو جایئے'' اس نے بلا تامل جیب سے ربڑ کے دستانے نکال کر ہاتھوں پر چڑھائے اور پلٹ کر دیوار سے آویزاں اذیت رسانی کے آلات کو فکر آمیز انداز میں دیکھنے لگا بالآخر اس نے پانچ فٹ لمبی ایک سنسی منتخب کی بہت بھاری اور خوفناک ہتھیار تھا سیاہ رنگ اور جا بجا زنگ کے دھبوں نے اسے اور بھی بھیانک بنا رکھا تھا یہ اتنی بڑی تھی جس سے ایک بیل کو باسانی خصی کیا جا سکتا تھا جانسن نے دستوں کو دونوں ہاتھوں میں پکڑ کر آزمائش کے طور پر سنسی کے منہ کو بار بار کھولنا اور بند کرنا شروع کیا منہ کھلتے وقت کچھ چرچراتا تھا لیکن بند کھٹاک کی آواز کے ساتھ ہوتا تھا۔

وہ سنسی آگے کی طرف پھیلائے ہولے ہولے میری طرف بڑھنے لگا اور میں خوفزدہ ہو کر ایک دم دیوار سے لگ کر بیٹھ گیا حالانکہ مجھے معلوم نہیں تھا کہ میرے ساتھ اس سنسی کے ذریعے کیا سلوک کیا جانے والا ہے سنسی کا منہ ایک دیو قامت اور خونخوار کچھوے کے منہ کی طرح کھلا ہوا تھا ، جو آہستہ آہستہ میرے منہ کی طرف بڑھ رہا تھا.................. یہاں تک کہ وہ میرے منہ سے تین انچ کے فاصلے پر رہ گیا پھر یہ فاصلہ گھٹ کر صرف دو انچ رہ گیا میں نے سنسی کے آہنی شکنجے سے بچنے کے لیے اپنا سر دیوار سے لگتا دیا لیکن بے سود تب میں نے حلق پھاڑ کر چیخنے کی کوشش کی لیکن میرا گلا شاید بالکل بند ہو چکا تھا اس سے خفیف سی سرسراہٹ بھی نہ نکل سکی میں اس حد تک دہشت زدہ ہو گیا تھا کہ بے ہوش ہونا بھی میرے اختیار میں نہ رہا تھا۔

تب دروازے پر کسی نے زور زور سے گھونسے برسانے شروع اس کے ساتھ ہی پکار پکار کر کہنا شروع کیا ''میں نے اسے پکڑ لیا ہے ....میں نے کرینو فسکی کو گھیر لیا ہے پیو لپک کر میری مدد کرو''

پیو اچھل کر کھڑا ہوا اور دروازے کے طرف لپکا اس نے دروازہ کھولا ، پہلے دو زینے اوپر چڑھا اور غریا وہ مڑا اور چہرے پر زبردست خفگی کے تاثرات لیے واپس آیا کوئی ایک لمحے بعد مجھے معلوم ہوا کہ کسی نے ایک چاقو پلاسٹک کے سیاہ دستے تک اس کے سینے میں اتار دیا ہے۔

بھاری دروازوں کے اس پار سے مجھے فائرنگ کے تبادلے کی مدھم سے آوازیں سنائی دے رہی تھیں گویا میرے نجات دہندہ کا راستہ روکنے کی کوشش کی جا رہی تھیں یا اسے مصروف رکھنے کی سعی کی جا رہی تھی۔

پیو نے ایک ہاتھ سے دستہ پکڑ کر خنجر کو سینے سے نکالنے کی کوشش کی لیکن ابھی سینے سے چاقو کا آدھا پھل ہی باہر آ سکا تھا کہ وہ لہرا کر ڈاکٹر جانسن کے بالکل قریب گرا۔ اس کے ہاتھ کے دھکے سے ڈاکٹر جانسن بری طرح لڑکھڑایا یوں سمجھئے کہ گرتے گرتے بچا سنسی بدستور اس کے ہاتھوں میں تھی لیکن اس غیر متوقع حادثے نے اسے قدرے سراسیمہ کر دیا تھا یہ موقع میرے لیے غنیمت تھا میں نے سنسی کا منہ پکڑ کر اک جھٹکا دیا اور ڈاکٹر جانسن میری طرف کھنچتا چلا آیا اس سے پہلے کہ وہ راہ فرار اختیار کرنے میں کامیاب ہوتا میں نے انگڑائی لینے کے انداز میں سنسی اوپر اٹھائی اور پھر زور سے اس کے ٹخنوں پر ضرب لگائی وہ منہ کے بل گرا میں نے دونوں ہاتھوں سے اس کا ایپرن پکڑ لیا وہ حلق پھاڑ کر چلایا اور پاگلوں کی طرح مجھ سے دور ہٹنے کی کوشش کرنے لگا اس کشمکش میں اس کا ایپرن پھٹ گیا اور وہ رینگنے پر مجبور ہو گیا میں نے سنسی کے دونوں دستے پکڑ کر اس کا منہ کھولا اور ڈاکٹر جانسن کی بغل پر حملہ کر دیا بغل کا پر گوشت حصہ سنسی کے شکنجے میں آ گیا میری اس حرکت کے نتیجے میں ڈاکٹر جانسن کے پھیپھڑوں سے پر شور سیٹی کی آواز سے ساری ہوا خارج ہو گئی اور اسے مزید چیخنے کی مہلت نہ ملی وہ سنسی کی گرفت میں زخمی سانپ کی طرح تڑپنے لگا اور اس کا آزاد ہاتھ سنسی کا منہ کھولنے کی بے نتیجہ کوشش کرنے لگا میں نے دستوں پر دباؤ میں کچھ اور اضافہ کر دیا شدید اذیت کی وجہ سے اس کا چہرہ نیلا پڑنے لگا حلقوں میں آنکھیں گھوم کر اوپر کو چڑھ گئیں اور ٹھوڑی پر جھاگ پھیل گیا۔

''لاؤ چابی میرے حوالے کرو'' میں گرجا ''ہتھکڑیوں کی چابی مجھے دے دو ، ورنہ میں تمہاری بغل کا قیمہ بنا دوں گا''

اگرچہ یہ محض گیدڑ بھبکی تھی لیکن اس میں شبہ نہیں کہ یہ ایک کارگر نفسیاتی حربہ تھا۔ اس نے سینے کے اوپر والی جیب سے چابی نکال کر میری طرف بڑھائی میں نے آگے بڑھنا شروع کیا تب مجھے احساس ہوا کہ ہمارے درمیان تو سنسی حد فاصل بنی ہوئی ہے چنانچہ میں نے اسے سنسی

کے ذریعے اپنے طرف کھینچنا شروع کر دیا جب وہ میرے قریب آ گیا تو میں نے سنسی ایک طرف پھینکی اور ڈاکٹر جانسن کا گلا دبوچ لیا۔

''مجھے آزاد کرو'' میں اژدہے کی طرح پھنکارا۔

اس نے میرے حکم کی بے چوں وچراں تعمیل کی ہتھکڑیاں کھول کر اس کے گرد لپٹی ہوئی زنجیر الگ کی میں نے اس زنجیر کو گھما کر ڈاکٹر جانسن کی کنپٹی پر ایک کاری ضرب لگائی وہ چکرا کر گرا اور اس کا جسم ہر قسم کی حرکت سے بے نیاز ہو گیا۔

میں پیو کے اوپر سے پھلانگ کر زینے پر پہنچا وہاں گھپ اندھیرا تھا ،ہاتھ کو ہاتھ سجھائی نہیں دیتا تھا کدھر جاؤ ،کدھر نہ جاؤں ،ابھی میں یہ فیصلہ نہ کر پایا تھا کہ مجھے اپنے بائیں جانب کسی کے قدموں کی مدھم سی آواز سنائی دی چنانچہ میں دائیں جانب مڑا اور سر پر پاؤں رکھ کر بھاگنا شروع کر دیا۔

میرا راہداریوں کی لامحدود بھول بھلیوں میں بے تکان بھاگتا رہا میرے کانوں میں اپنے ہی قدموں کی بازگشت گونجتی رہی میں بے شمار کھڑکیوں کے پاس سے گزرا مگر سب کے آہنی شٹر بند تھے کافی دیر تک میں کسی کنارے پر نہ پہنچ سکا تو مجھے شک ہونے لگا کہ میں اب تک کسی مدور راستے پر دوڑ تا رہا ہوں میرے پہلو میں زخم کی وجہ سے درد ہو رہا تھا اور ٹانگ مضروب تھی لیکن میں نے اپنی رفتار میں کمی نہ آنے دی خدا خدا کر کے ایک ایسے مقام پر پہنچا جہاں سامنے ایک کھلا دروازہ نظر آ رہا تھا میں اس دروازے سے باہر نکل آیا مقام شکر ہے کہ میں اس منحوس جگہ سے باہر کھلے آسمان تلے آ گیا تھا یہ ایک تنگ سی سڑک تھی ،جو متعفن پانی والی ایک نہر کے کنارے کنارے جاتی تھی میرے بائیں جانب ایک تاریک گلی کا دہانہ نظر آ رہا تھا میرے دائیں جانب دور دراز فاصلے پر اسٹریٹ لائٹ کا ہالہ سا دکھائی دے رہا تھا میں کھو گیا تھا راستے سے بھٹک گیا تھا اب مجھے کس طرف جانا چاہیے ،کچھ معلوم نہ تھا۔

اگر آپ کو کہیں جانے کی جلدی نہ ہو تو وینس ایک چھوٹا سا شہر ہے لیکن عجلت کی صورت میں یہ انتہائی وسیع اور پیچیدہ بن جاتا ہے اس کی گلیاں نہریں ہیں اور بڑے بازار دریا جو قدم قدم پر راستہ روکتے ہیں۔

کچھ دیر بعد میں ایک قوس نما مختصر سے پل کے اوپر سے گزرا اور ایک پختہ احاطے میں جا پہنچا جسے چاروں سمت سے بدنما اور پرانی وضع کے مکانوں نے گھیر رکھا تھا سب مکانوں کے پچھواڑے میری طرف تھے اور ان میں سے ٹیلیویژن کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں جب میں چلتے چلتے رکا تو مجھے محسوس ہوا کہ میرے ساتھ ہی کسی اور کے قدم بھی رک گئے ہیں۔

میں تیزی سے عمارتوں کے درمیان ایک گلی میں گھس گیا پیچھے سے مجھے اس قسم کی آواز سنائی دی جیسے کوئی زور سے کھوکھلی آواز میں کھانسا ہو اس کے ساتھ ہی تڑاخ کی آواز سنائی دی اور مجھ پر اینٹوں کے اڑتے ہوئے سنگریزوں کی بارش ہوئی گویا کسی نے مجھ پر سائیلنسر والی گن سے فائر کیا تھا اور میرے سر کے عین قریب دیوار میں شگاف کر دیا تھا۔

میں سرپٹ دوڑتا ہوا گلیاں اور پل عبور کرنے لگا چند منٹ بعد میں ایک کشادہ چوک میں پہنچ گیا جس کے ایک کنارے پر سر بفلک گرجا کھڑا تھا قدموں کی آواز اب تک میرے تعاقب میں تھی میں گرجے کے قریب سے گزر کر گلیوں کے ایک اور جال میں کھو گیا میں ایک وحشت زدہ گھوڑے کی طرح دوڑتا رہا موت کا خوف حواس پر کچھ اس شدت سے سوار تھا کہ میرے پہلو کے زخم میں اٹھنے والی ٹیسیں بھی اپنا اثر کھو بیٹھیں آخر ایک جگہ پر قدموں کی آواز معدوم ہو گئی میں نے سکون کا گہرا سانس لیا ایجنٹ ایکس ایک بار پھر موت کی آنکھوں میں دھول جھونک چکا تھا میں نے یہ معرکہ سر کرنے پر اپنے آپ کو مبارکباد دی۔

لیکن صد افسوس کہ یہ مبارکباد قبل از وقت تھی یکا یک مجھے احساس ہوا کہ ایک بلند عمارت نے گلی کا راستہ مسدود کر دیا ہے میرے جسم سے گویا جان نکل گئی پائے رفتن نہ جائے ماندن ،والی بات تھی پیچھے موت تھی اور آگے راستہ مسدود میں نے گھبرا کر گردوپیش کا جائزہ لیا بائیں جانب کوئی بارہ فٹ کے فاصلے پر لوہے کی ایک آرائشی بالکونی دکھائی دی میں پیچھے ہٹا اور تیزی سے بالکنی کی طرف دوڑا ،اور پھر اسپرنگ کی طرح اچھل کر اس

کے کنارے کو پکڑ لیا اور پھر ایک جھٹکے کے ساتھ بالکنی کی ریل پر چڑھ گیا ریل بلند اور احتجاج آمیز آواز میں چرچرائی میں نے ہمت کر کے ریل کے اوپر ایک ٹانگ چڑھائی اور ....اس نازک مرحلے پر مجھ پر یہ المناک انکشاف ہوا کہ کوئی ہستی تیز نوکیلے پھل والے ایک چاقو سے میرے چہرے پر حملہ کرنے کے لیے مستعد ہے۔

''یہ حرکت مت کرنا ''میں نے کہا

''تو بالکنی سے نیچے اتر جاؤ''ایک نسوانی آواز نے جواب دیا اس کے ساتھ ہی مجھے سیاہ بالوں اور غسل کے لبادے کی جھلک دکھائی دی میں نے چاقو کی زد سے بچنے کی کوشش کی اور بالکنی سے نیچے گرتے گرتے بچا

''میں کہتی ہوں دفع ہو جاؤ'' وہ چلائی

''بہت اچھا''میں نے بڑی تلخی سے کہا''اگر تم مجھے کتے کی موت مرتے دیکھنے کے لیے بے چین ہو تو میں تمہاری اس منحوس بالکنی سے اتر جاتا ہوں''

لڑکی کا چاقو والا متحرک ہاتھ تھم گیا''کیا کہا تم نے۔'' اس نے درشت لہجے میں پوچھا

''میں اس وقت سخت خطرے میں ہوں'' میں نے جواب دیا لڑکی امریکن تھی اس کی عمر بیس بائیس کے درمیان تھی اور بہت خوب صورت تھی چہرے مہرے سے وہ چاقو باز بھی نہیں دکھائی دیتی تھی۔

''مجھے تمہاری بات پر یقین نہیں'' وہ بولی

''بے شک نہیں ہوگا'' میں نے جواب دیا''ممکن ہے تم سمجھ رہی ہو کہ میں اصل میں شام کی ورزشیں کر رہا ہوں''

اس نے میری ہذیان آمیز بات نظر انداز کر دی اور پوچھا''تم کس قسم کی مصیبت میں گرفتار ہو۔''

''انتہائی سنگین صورت حال سے دوچار ہوں چند آدمی میرا پیچھا کر رہے ہیں''

''کیوں............''

''اس حالت میں وضاحت سے کچھ نہیں بتا سکتا''

وہ چند لمحے فکر آمیز انداز میں دیکھتی رہی دیکھنے میں وہ بری نہیں لگتی تھی اگر چاقو اس کے ہاتھ میں نہ ہوتا تو یقین مانئے وہ بہت سنسنی خیز معلوم ہوتی بالآخر وہ اس نتیجے پر پہنچی کہ نہ تو میں قاتل ہوں نہ جنسی جنون کا مریض ہوں اور شاید بجلی چور بھی نہیں ہوں۔

''کچھ سمجھ میں نہیں آتا'' بالآخر وہ بولی'' کچھ عجیب سی صورت حال......''

''خدا کے لیے جلد از جلد کسی نتیجے پر پہنچو''میں زچ آ کر بولا''میں رات بھر یہیں ٹنگا نہیں رہ سکتا''

اس کی تیوریاں چڑھ گئیں اور نچلا ہونٹ لٹک گیا میں گھبرا کر نیچے کودنے کو تھا کہ وہ پکار اٹھی

''اوہ کیا مصیبت ہے اندر آ جاؤ''

میں ریل کے اوپر سے اچھل کر دوسری طرف اترا اور اس کے آگے آگے اپارٹمنٹ کے اندر چلا گیا اس نے میرے پیچھے چاقو تان لیا تھا میں ایک کرسی پر بیٹھ گیا چند لمحے بعد وہ بھی میرے مقابل کاؤچ پر بیٹھ گئی میری کرسی ایسی جگہ تھی کہ مجھے نیچے گلی کا بیشتر حصہ دکھائی دے رہا تھا میں یقین سے کچھ نہیں کہہ سکتا تھا کہ آیا میں دشمن سے پیچھا چھڑانے میں کامیاب ہو گیا ہوں یا وہ نیچے گلی میں چھپے میرا انتظار کر رہے ہیں۔

☆☆☆☆

میں نے سگریٹ سلگایا اور ذہن پر زور دینے کی کوشش کرنے لگا اس وقت میں صرف اپنے مستقبل کے بارے میں سوچنا چاہتا تھا ایک بار پھر میں نے شدت سے محسوس کیا کہ سیکرٹ سروس کا یہ ذلیل پیشہ مجھ جیسے عافیت کوش اور شریف آدمی کے لیے کسی طور موزوں نہیں ہے میرے دل میں شدت سے یہ خواہش پیدا ہوئی کہ کسی نہ کسی طرح اس مصیبت سے چھٹکارا حاصل کروں اور اس کام سے دستبردار ہو کر سیدھا پیرس پہنچوں

''ہاں ،تو پھر............؟'' اس نے پوچھا

''کیا پھر......؟'' میں نے کہا

''کیا تم اپنی مصیبت کی وضاحت کے موڈ میں نہیں ہو۔''

''میں اس کی وضاحت نہیں کر سکتا ''میں نے جواب دیا

''میں اس کا مجاز نہیں'' میں یہ الفاظ کہہ چکا تو مجھے خیال آیا کہ ممکن ہے میری یہ بات بالکل درست ہو اس کے برعکس اگر درست نہیں تھی تو اس پر اثر انداز ضرور ہوئی تھی پھر میں نے اسے ایک فرضی کہانی سنانی شروع کر دی پندرہ بیس منٹ کی کوشش سے میں اس کا اعتماد جیتنے میں کامیاب ہو گیا۔

پھر اس نے کافی تیار کی اور ہم کافی پینے کے دوران میں بے تکلفی سے باہمی دلچسپی سے باتیں کرتے رہے نصف شب کے قریب اس کی آنکھوں میں خمار سا پیدا ہوا لیکن میں دیکھ رہا تھا کہ خمار نیند سے زیادہ میرے قرب نے پیدا کیا ہے میں اس کی آنکھوں میں جھانک کر مسکرایا ....وہ دعوت دینے کے سے انداز میں مسکرائی اس پر پاگل کر دینے والی خود سپردگی طاری ہو گئی اور میں زخمی ہونے کے باوجود عقاب کی طرح اس پر جھپٹا اور اسے بازوؤں میں جکڑ کر سیدھا خوابگاہ میں لے گیا۔

رات گزر گئی سرور و نشاط نے لحہ بھر کے لیے آنکھ جھپکنے نہ دی مرغان سحر نے صبح کا مژدہ سنایا میں خواب گاہ سے باہر نکلا اور کھڑکی کے پٹ کی اوٹ سے گلی کا جائزہ لیا کوئی منحوس یا مکروہ صورت دکھائی نہ دی میں نے لڑکی کا ٹیلیفون مستعار لیا اور گیسکی کے اپارٹمنٹ کا نمبر ڈائل کیا اور میری حیرانی کی حد نہ رہی جب اس نے جواب دیا۔

گیسکی نے بتایا کہ اسے معلوم ہو گیا تھا کہ اس کا پلان میرے رخصت ہونے کے آدھ گھنٹہ بعد ہی بے نقاب ہو گیا تھا اور مجھے اس پلان کے منسوخ ہونے کی اطلاع دینے پلازو ڈوکیل پہنچا تھا وہ ٹھیک وقت مقررہ پر کرنیوفسکی سے ملنے میں کامیاب ہو گیا تھا لیکن اس وقت تک میں زمین دوز تہ خانے میں پہنچ چکا تھا اس موقعے پر انہوں نے مجھے دشمن کے نرغے سے چھڑانے کے لیے اچانک دھاوا بولا اور دشمن سے لڑتے بھڑتے اذیت گاہ کی راہداریوں تک پہنچنے میں کامیاب ہو گئے۔ کرنیوفسکی نے راہداری کی نگرانی کا کام سنبھالا اور گیسکی نے بڑی عیاری سے بیپو کو موت کے گھاٹ اتار دیا لیکن دشمن نے بھی انہیں محاصرے میں لے لیا اور وہ دشمن سے فائرنگ کا تبادلہ کرتے ہوئے پلازو سے فرار ہونے پر مجبور ہو گئے اس معرکے میں گیسکی کی ران زخمی ہوئی اور کرنیوفسکی کے بازو پر چاقو کا گھاؤ لگا۔

''کچھ بھی ہو'' گیسکی نے پرعزم لہجے میں کہا'' آج رات ہمیں کرنیوفسکی کو یہاں سے نکالنا ہے''

''میرا خیال ہے ہمیں ایک یا دو دن انتظار کرنا چاہیے'' میں نے رائے دی

''قطعی طور پر ناممکن'' گیسکی نے کہا'' تمہیں کیا معلوم کہ آج رات موسم بہار میں پانی کا آخری چڑھاؤ شروع ہونے والا ہے''

مجھے یوں لگا جیسے اس کی بات کا کوئی خاص مفہوم ہے لیکن کیا مفہوم ہے ،میری سمجھ میں نہ آسکا تاہم میں نے پوچھا'' تو پھر۔''

''پھر یہ کہ آج رات کرنیوفسکی کو ہر صورت میں یہاں سے نکالا جائے گا'' وہ پر زور لہجے میں بولا'' کیونکہ میرے منصوبے کا انحصار ہی پانی کے چڑھاؤ پر ہے''

''اس کے یہاں سے نکلنے والی بات تو میری سمجھ میں آتی ہے'' میں سادگی سے بولا ''لیکن اس کا دارومدار پانی کے چڑھاؤ پر کیسے ہے۔''

''اس وقت میں تفصیل سے کچھ نہیں بتا سکتا'' گیسکی نے کہا

''کرینوفسکی تمہیں ضرور تفصیل سے آگاہ کردے گا تم اسے پیازیٹا ڈٹی کے قریب نمبر ۳۲ ڈسنغازرو پر ملو گے۔ جانتے ہو یہ کہاں ہے؟''

''میں اسے تلاش کرسکتا ہوں لیکن میں یہ جاننا چاہتا........''

''اس کا وقت نہیں۔ تمہیں وہاں آج رات ٹھیک ساڑھے آٹھ بجے پہنچنا ہوگا نہ پہلے نہ بعد میں''

''اگر میرا تعاقب کیا گیا تو۔''

''پلان میں اس امکان کو بھی پیش نظر رکھا گیا تھا۔ فکر مند ہونے کی ضرورت نہیں'' گیسکی نے کہا

''یہ سن کر مجھے بے حد خوشی ہوئی'' میں نے کہا لیکن یہ تو بتاؤ کہ اس پلان کے مطابق میرے فرائض کیا ہوں گے؟''

''تمہیں بے حد محتاط رہنے کی ضرورت ہے'' وہ بولا ''ہمارے اس پلان کی وجہ سے فورسٹر کے لیے زندگی اور موت کا سوال پیدا ہوگیا ہے وہ کرینوفسکی کو گرفت میں لینے کے لیے اپنے تمام تر وسائل بروئے کار لائے گا تم سنسان مقامات سے دور رہنا لوگوں کے ہجوم میں فورسٹر تم پر قاتلانہ حملے کی جسارت نہیں کرے گا اور پھر تم بھی تو ایک عیار اور شہرہ آفاق سیکرٹ ایجنٹ ہو اپنی ذہانت بھی استعمال کرو''

''شکریہ .... یہ تو بتاؤ ، جب میں اور کرینوفسکی متعینہ مقام کی طرف چلیں گے تو تم کہاں ہوگے؟''

''بازار کے قریب مین لینڈ پر تمہارے لیے چشم براہ ہوں گا۔ کرینوفسکی اس جگہ کو جانتا ہے۔ میں بھی تمہارے ساتھ ہوتا لیکن کیا کروں یہ کم بخت ٹانگ ساتھ نہیں دیتی بری طرح اینٹھ گئی ہے''

''کرینوفسکی کے بازو کا کیا حال ہے۔'' میں نے پوچھا

''بہت برا حال ہے۔ غریب درد سے پاگل ہوا جاتا ہے'' وہ بولا ''لیکن وہ بڑے دل گردے والا آدمی ہے اس کے علاوہ اسے تمہاری صلاحیتوں پر بہت بھروسہ ہے۔''

''بہت اچھا آدمی ہے وہ'' میں نے کہا

''اچھا تو اب میں اپنی روانگی کی تیاریاں کرنا چاہتا ہوں ، خدا حافظ !'' گیسکی نے سلسلہ منقطع کردیا میں نے بھی ریسیور کریڈل پر رکھ دیا تب مجھے خیال آیا کہ میں استعفا پیش کرنا تو بھول ہی گیا لیکن پھر خیال آیا کہ اس آڑے وقت میں مجھے ان بدبختوں کا ساتھ نہیں چھوڑنا چاہیے وہ میری شہرہ آفاق صلاحیتوں کے بل پر تو حرکت کررہے تھے

''مائی گاڈ !'' لڑکی کی متحیرانہ آواز سنائی دی ''تم تو واقعی سخت .... مصیبت میں مبتلا ہو''

میں نے بڑی رکھائی اور بے اعتنائی سے اثبات میں سر ہلایا۔

''کیا تم اس سے نجات کی کوئی تدبیر نہیں کرسکتے۔''

''کل تک اس سے نکل جاؤں گا '' میں نے اسے یقین دلایا

پھر ہم نے اگلے ہفتے پیرس میں ملنے کا عہد کیا اس نے کہا ''تم پرلے درجے کے احمق اور ناقص العقل ہو اس لیے پھونک پھونک کر قدم رکھنا ،کہیں بے موت نہ مارے جانا کم از کم پیرس میں ملاقات سے پہلے نہ مرنا میں نے اسے بوسہ دیا میں اس سے الگ ہوا تو وہ کھڑکی کی طرف دیکھ کر چونک پڑی گلی میں کھڑا ایک آدمی اسے اپنی طرف نگراں نظر آگیا تھا میں نے پلٹ کر دیکھا تو مجھے بھی چونکنا پڑا یہ کم بخت کارلو تھا میں ایک لمحہ ضائع کیے بغیر راہ فرار اختیار کرنے پر مستعد ہوگیا۔

کارلو کی آنکھوں میں بڑی آسانی سے دھول جھونک کر میں ایک عقبی گلی میں اترا اب سورج خاصا بلند ہوچکا تھا میں ریالٹو برج کے لیے ایک

گنڈولے میں سوار ہو گیا اور پھر ٹیلیگراف آفس کے قریب کافی پی اسکے بعد میں بے مقصد ادھر ادھر گشت کرنے لگا پانچ بجے تک کوئی ناخوشگوار واقعہ پیش نہیں آیا مجھ میں ایک گونہ خود اعتمادی پیدا ہوئی اور سیٹی بجاتے ہوئے لیونارڈ ریسٹورنٹ میں داخل ہو گیا پیٹ پوجا کر کے بل ادا کیا اور باہر کا رخ کیا ابھی میں دروازے کے قریب ہی پہنچا تھا کہ بائیں جانب کی میز پر بیٹھے ہوئے ایک آدمی نے میری طرف دیکھا اور مسکرایا میں بھی گھوم کر بے اختیار مسکرا دیا ہماری آنکھیں چار ہوئیں ......اف ،میں لرز گیا یہ کم بخت فورسٹر تھا جو ابھی ڈنر سے فارغ ہوا تھا میرے تمام ولولے سرد پڑ گئے۔

''مسٹر نائے !''............ وہ بڑی شائستگی سے بولا'' کیا آپ ایک منٹ کے لیے مجھ سے بات کرنا پسند کریں گے۔''

''کیا چاہتے ہو تم۔'' میں نے وہیں کھڑے کھڑے پوچھا

''گھبرایئے نہیں میں آپ کو کاٹ نہیں کھاؤں گا ''وہ مسکرایا

''کیا آپ مجھ سے یہ توقع رکھتے ہیں کہ میں اس بھرے پرے ریستوران میں آپ پر مشین گن سے گولیوں کی باڑھ ماروں گا۔''

''نہیں سائیلنسر والا پستول بہتر رہے گا''میں نے رائے دی

''نہیں نہیں ،یہاں نہیں'' فورسٹر نے کہا''لیونارڈ ریستوران میں نہیں'' اس نے دانت نکوس دیئے جیسے اپنے کسی دیرینہ دوست سے خوش گپیاں کر رہا ہو

میں اس کے مقابل کرسی پر بیٹھ گیا'' کیا کہنا چاہتے ہو مجھ سے!''

''تمہاری روانگی سے متعلق'' اس نے ایک لمبا سا لفافہ نکال کر میز پر رکھتے ہوئے کہا ''اس میں پانچ ہزار امریکی ڈالر ہیں پیرس کے لیے ایلیٹا لیا فلائیٹ نمبر ۳۰ کا ایک ٹکٹ بھی ہے۔تمہاری سیٹ ریزرو ہو چکی ہے اور ہوائی جہاز ٹھیک ایک گھنٹے بعد پرواز کر جائے گا''

''واقعی بہت با مروت آدمی ہو'' میں نے کہا مگر لفافے کی طرف ہاتھ نہیں بڑھایا۔

''یہ میری فطرت ہے، جاؤ عیش کرو'' وہ بولا'' کیوں خوامخواہ آگ سے کھیلتے ہو صرف اتنا بتاتے جاؤ کہ کرینوفسکی کہاں ہے۔''

''اس کام کے لیے پانچ ہزار ڈالر بہت تھوڑے ہیں'' میں نے جواب دیا

''نہیں ،اتنے حقیر سے کام کے لیے یہ بہت بڑا معاوضہ ہے !''وہ بولا''یقین جانو تمہاری ذات سے مجھے کوئی دلچسپی نہیں''

''اچھا تو پھر میں یہیں رہوں گا ''میں چہکا

''نہیں'' فورسٹر کی بھویں تن گئیں''کرینوفسکی کا سراغ دینے کے بعد تمہیں یہاں سے دفع بھی ہونا پڑے گا اس کے باوجود تم نہ جانا چاہو تو کوئی فرق نہیں پڑتا اس معاملے میں تمہارا اثر ورسوخ قابل اعتماد نہیں رہا''

''اور میری نظر میں یہ پانچ ہزار ڈالر قابل اعتنا نہیں ہیں''میں نے کھٹ سے جواب دیا میرے خیال میں یہی مناسب جواب تھا۔

''بے شک تمہاری نظر میں یہ رقم شکست کے نتیجے میں محض اشک شوئی کے لیے پیش کی جا رہی ہے''وہ بڑی سنجیدگی سے بولا۔

''میں اور تم دونوں پیشہ ور سیکرٹ ایجنٹ ہیں اور ہم دونوں حقائق کا دیانتدارانہ طور پر جائزہ لے سکتے ہیں ہم اس حقیقت سے خوب آگاہ ہیں کہ جب دو فریقوں کے درمیان جنگ شروع ہوتی ہے تو وہ کئی مرحلوں پر پھیلتی ہے۔کسی موقع پر ایک دانشمند سپاہی بغیر کسی حجاب اور شرم کے پسپائی اختیار کرتا ہے کیونکہ حالات اس سے موافقت نہیں کرتے ہمیں جذبات کو نظر انداز کر کے صرف عقل کی روشنی میں فیصلہ کرنا چاہیے دوسرے لفظوں میں یہ کہ ہمیں حقائق کو تسلیم کر لینا چاہیے''

''تم کن حقائق کی طرف اشارہ کر رہے ہو۔'' میں نے استفسار کیا

''تمہاری پوزیشن شروع ہی سے کمزور اور غیر مستقل رہی ہے'' وہ بولا''ہمیں معلوم تھا کہ تم کون ہو ،کیا ہو اور کس کے ساتھ کام کر رہے ہو اور تمہارے مقاصد کیا ہیں۔ہم معمولی سی مزاحمت کا سامنا کیے بغیر تمہیں گزشتہ چوبیس گھنٹے میں دوبار پوری طرح گرفت میں لا چکے ہیں ہمیں معلوم

ہے کہ اس کے باوجود تم کرینوفسکی کو آج رات یہاں سے نکال لے جانے کے درپے ہو اور ہمیں یہ بھی معلوم ہے کہ تمہیں اس میں زبردست ناکامی کا سامنا کرنا پڑے گا۔"

"یکسر بے سروپا خرافات !" میں نے تبصرہ کیا

"حالات اس سے بھی بدتر ہو جائیں گے"

"ہو جائیں بات جاری رکھو" میں بڑی تمکنت سے کہا

وہ بڑی متانت سے میری آنکھوں میں جھانکتے ہوئے بولا۔

"نائے! وینس میں تمہاری آمد کے کسی روز بھی ہم تمہیں آسانی سے موت کی نیند سلا سکتے تھے لیکن ہم نے محض اس وجہ سے یہ کام نہیں لیا کہ کاؤنٹر اسپائنج اور سیکورٹی کے درمیان تصادم نہ ہو جائے سیکورٹی کے نقطہ نظر سے تمہاری شناخت ہوتے ہی تمہارا صفایا کر دیا جانا چاہیے تھا لیکن دوسری جانب کاؤنٹر اسپائنج کا تقاضا تھا کہ تمہیں آزاد چھوڑ دیا جائے یہاں تک کہ تم ہمیں کرینوفسکی تک لے جاؤ آخر میں ہم نے کاؤنٹر اسپائنج کے تقاضوں کو پیش نظر رکھنا پسند کیا۔"

"اور اب..........۔"

"اب کیس کو ختم کر دینے کا مرحلہ آ پہنچا ہے" اس نے جواب دیا اب کچھ اور معاملات ہماری توجہ کے محتاج ہیں اب ہم اپنی تمام طاقت کو تمہاری ذات تک مرتکز نہیں رکھ سکتے اس لیے ہم اس بات پر اصرار کریں گے کہ بتاؤ کرینوفسکی کہاں ہے تم بتاؤ نہ بتاؤ ، بالآخر ہم اسے ڈھونڈ نکالیں گے تمہاری موجودہ ہٹ دھرمی سے ہمیں کچھ دشواریوں کا سامنا ضرور ہوگا لیکن اس کے مقابلے میں تمہیں زیادہ عذاب جھیلنا پڑے گا ہم کسی نہ کسی طرح تم سے سچ اگلوا لیں گے تمہاری ہٹ دھرمی اور سرکشی کا نتیجہ فوری موت کی صورت میں برآمد ہوگا بتاؤ کیا اور ہے۔"

اس نے نوٹوں کا لفافہ میری طرف بڑھا دیا میں اندر ہی اندر لرز کر رہ گیا کیونکہ اس کے انداز سے یہی ظاہر ہوتا تھا کہ وہ مجھ سے یہ رقم قبول کر لینے ہی کی توقع رکھتا ہے اور میرے انکار کی صورت میں ،موت میرا مقدر بن جاتی اس کے باوجود میں اٹھ کھڑا ہوا اور نفی میں سر ہلا دیا

"بہت خوب ،مسٹر نائے !" فورسٹر نے سرد لہجے میں کہا "تم نے خوشگوار اور شائستہ طرز عمل کو نظر انداز کر دیا ہے اس لیے ہم ناخوشگوار اور ناشائستہ رویہ اختیار کرنے پر مجبور ہیں ہم بہت جلد تم سے کرینوفسکی کے بارے میں دوبارہ پوچھ گچھ کریں گے لیکن اس بار سنجیدگی سے پوچھ گچھ ہوگی"

مذاکرات ختم ہو گئے میں ریستوران سے نکل آیا باہر سورج مغرب میں خاصا جھک گیا تھا۔ میں نے اپنے آپ کو باور کرانے کی لاکھ کوشش کی کہ میں انتہائی سنگین صورت حال سے دوچار ہو چکا ہوں لیکن دل کسی طرح مانتا ہی نہ تھا۔

کچھ دیر بے مقصد گھومنے کے بعد میں ٹیٹرو میلبران کے قریب ایک ویپوریٹو میں سوار ہو گیا اس میں لوگوں کا بے پناہ رش تھا میں بڑی مشکل سے کشتی کے درمیان پہنچا اور کھمبے کے سہارے کھڑا ہو گیا ایک ہٹا کٹا محنت کش بھی میرے پاس ہی بائیں پہلو میں آ کھڑا ہوا اس قدر بھیڑ تھی کہ حرکت کرنا دشوار تھا میرے دائیں پہلو سے سرخ چہرے والا ایک ٹورسٹ پیوست تھا اس نے گلے میں ، بڑے سائز کا ایک بیش قیمت کیمرہ حمائل کر رکھا تھا

کشتی کیمپوڈی مارس سے گزر کر وسیع و عریض گرینڈ کینال میں داخل ہو گئی یکایک مجھے اپنے بائیں پہلو میں درد کی شدید ٹیس محسوس ہوئی اس کے ساتھ کسی نے مجھ سے سرگوشی کی "کہاں ہے وہ؟"

یہ ٹورسٹ تھا جس کا سرخ چہرہ میرے کاندھے سے چند انچ کے فاصلے پر تھا اور اس کا بریف کیس میرے پہلو سے پیوست تھا وہ پھر سرسرایا "مجھے فورسٹر نے یہ پوچھنے کے لیے بھیجا تھا"

"نہ جانے کیا بکواس کر رہے ہو" میں غرایا اور اس کے ساتھ ہی کوئی نوکیلی چیز میرے پہلو میں اتر گئی کشتی نے ایک موڑ کاٹا اور لوگ جھوم گئے

میں نے گردن گھما کر دیکھا کہ پہلو پر میری جیکٹ لپٹ چکی ہے اور خون کی پتلی سی دھار میری ٹانگوں سے بہتی ہوئی ٹخنوں کا رخ کر رہی ہے۔

''جلدی بتاؤ، وہ کہاں ہے۔'' اس آدمی نے کہا اور میری پسلیوں میں پھر کوئی نوکیلی چیز گھونپ دی

کشتی نے ایک بار پھر تیزی سے موڑ کاٹا اس موقع پر میں نے ٹورسٹ کے بریف کیس کا جائزہ لیا بریف کیس کے دائیں جانب کونے والے جوڑ سے خون کا ایک قطرہ ٹپک رہا تھا میں احمقانہ انداز میں اس قطرے کو دیکھنے لگا بریف کیس کے اس جوڑ میں تیز نوکیلے نشتر کی جھلک دکھائی دے رہی تھی۔

''یہ نشتر ایک اسپرنگ کے ذریعے حرکت میں آتا ہے'' ٹورسٹ نے انکشاف کیا ''کم از کم چھ انچ لمبا ہے لیکن سردست میں نوک کا آدھا انچ حصہ استعمال کر رہا ہوں''

''تمہارا دماغ چل گیا ہے'' میں نے جواب دیا

''بتاؤ، وہ کہاں ہے ورنہ میں تمہارا پہلو پھاڑ ڈالوں گا'' ٹورسٹ نے دھمکی دی

''میں لوگوں سے مدد طلب کروں گا'' میں نے کہا

''کوشش کر دیکھو'' اس کے ساتھ ہی اس نے بریف کیس کے ہینڈل پر دباؤ ڈالا اور میں بریف کیس کے کونے سے نمودار ہونے والے نشتر سے بچنے کے لیے روبرو کھڑی لڑکی سے سینہ بسینہ پیوست ہو گیا وہ بوکھلا گئی لیکن میرے اس اقدام کا کچھ فائدہ نہ ہوا کیونکہ سرخ چہرے والا ٹورسٹ میرے ساتھ ہی آگے بڑھ آیا تھا اس نے پھر اپنے بریف کیس کو حملے کی پوزیشن میں کیا لیکن اس لمحے بوٹ نے رخ بدلا اور ٹورسٹ کا توازن بگڑ گیا بریف کیس کا بلیڈ میری بلیٹ میں گہری خراش ڈالتا ہوا گزر گیا۔

''بتاؤ جلدی بتاؤ'' ٹورسٹ نے کرخت لہجے میں سرگوشی کی میں نے ایک بار پھر اس سے دور ہٹنے کی کوشش کی لیکن مسافروں کی دیوار ناقابل عبور تھی میں گھبرا گیا اور سوچنے لگا کیا اس ہجوم میں، برسرعام مجھے یہ شخص موت کے گھاٹ اتار دے گا۔ میرا پہلو خون سے بھیگ چکا تھا وہ شخص بدستور، میرے ساتھ پیوست تھا ایک بار پھر بلیڈ نے میرے پہلو میں چرکہ لگایا اب تو میں غصے سے پاگل ہو گیا میں نے اس کی پینٹ میں پیٹ کی طرف سے ہاتھ ڈالا اور اس کے ایک حساس ترین عضو کو اپنی مضبوط مٹھی میں جکڑ کر پوری قوت سے مسلنا شروع کیا درد اتنا شدید تھا کہ وہ بھینسے کی طرح ڈکرایا آس پاس کھڑے لوگوں کے کان بہرے ہو گئے سب لوگ چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگے میں نے ہاتھ باہر نکالا، گھوم کر اس کی طرف دیکھا اور وحشت آمیز حیرانی سے پوچھا

''کیا ہوا تمہیں، خیریت تو ہے۔''

لیکن وہ بری طرح کراہ رہا تھا اور سانس بھی مشکل سے لے رہا تھا میں نے کہا ''یہ کسی قسم کا دورہ معلوم ہوتا ہے''

''اس کا کالر ڈھیلا کر دو'' ایک معمر عورت نے تشویش آمیز لہجے میں کہا

میں نے بلا تامل اس کے گلے کی طرف ہاتھ بڑھایا اس نے بری طرح ہچکی لی اور وحشیانہ انداز میں اپنا بریف کیس گھمایا بلیڈ نکلتے ہی محنت کش کاریگر کے پہلو میں پیوست ہو گیا اس نے بجلی کی سی سرعت سے گھوم کر پوری قوت سے ایک مکا ٹورسٹ کے جبڑے پر جڑ دیا بہت خوفناک ضرب تھی اس افراتفری کے دوران میں نے ٹورسٹ کے پاؤں پر اپنی ایڑی سے ضرب لگائی وہ نڈھال ہو گیا اتنے میں کشتی ایک گھاٹ سے لگ گئی اور میں جلدی سے اتر کر اپنی راہ ہو لیا میں نے پلٹ کر دیکھنا بھی مناسب نہیں سمجھا۔

میری بائیں ٹانگ اینٹھنے لگی تھی اور زخم سے رسنے والا خون بوٹ میں سے تسمے کے سوراخوں سے ابل رہا تھا سورج چند لمحے قبل غروب ہوا تھا ایڈمنڈ نامی ایک مسلح شخص نے مجھے سہارا دیا اور مجھے سیدھے راستے پر ڈال کر رخصت ہو گیا وہ بھی مشینوں کا سیلز ایجنٹ تھا وہ کسی کا فرستادہ تھا یا اتفاق سے آن ملا تھا میں یقین سے کچھ نہیں کہہ سکتا تھا وہ مجھ سے رخصت ہوا تو رات کے آٹھ بج چکے تھے میں ہولے ہولے گلی میں چلنے لگا اور میری

نگاہیں مکانات کے نمبروں کا جائزہ لینے لگیں بہت دیر تک نمبر ۳۲ تلاش کرتا رہا لیکن کامیاب نہ ہوا میں پریشان ہو گیا قدم قدم پر خطرے کے شدید اور جان لیوا احساس نے میرے رونگٹے کھڑے کر دیے تھے مصیبت یہ تھی کہ میں اس جگہ کا نام بھول چکا تھا جہاں مجھے پہنچنا تھا میں نے لاکھ ذہن پر زور دیا لیکن یاد نہ آ سکا میں پوچھتا، پچھتا تا کیلے ڈینا میسلے کی گلیوں میں کھو گیا۔

اس علاقے میں کچھ سیاح، مزدور، اخبار فروش، ملاح وغیرہ گھوم رہے تھے سفید رنگ کے سیلرز سوٹ میں ملبوس ایک لڑکا میری طرف بڑھا وہ مجھ سے کچھ فاصلے پر رک کر اچھلنے کودنے لگا پھر جیب سے پلاسٹک کا ایک بے ضرر کھلونا پستول نکال کر اس نے میرا نشانہ لیا اور ٹریگر دبا دیا کارک کی ہلکی پھلکی گولی میرے سر کے قریب سے گزر کر پچھلی دیوار سے ٹکرائی میں ٹھٹھک گیا کچھ لوگ ہنس پڑے لڑکا پھر اچھلنے کودنے لگا پھر اس نے میرا نشانہ لیا اور ٹریگر دبا دیا میں گھبرا کر ایک طرف ہٹ گیا لوگوں نے قہقہے لگائے لیکن خوف سے میری رگوں میں خون منجمد ہو گیا کیونکہ میں لڑکے کو پہچان چکا تھا اور اس کا کھلونا بھی بے ضرر نہیں تھا کیونکہ کارک کی گولیاں چلانا ترک کر کے وہ کسی بھی لمحے زہریلی سوئیاں فائر کر سکتا تھا یہ لڑکا اصل میں بونا ڈاکٹر جانسن تھا جس کی ڈاڑھی اب غائب ہو چکی تھی اور میک اپ نے چہرے پر لڑکپن کا بھرپور تاثر پیدا کر دیا تھا

اس نے مجھ پر فائر کیا میں نے بازو سامنے کر کے ایک طرف ہٹنا چاہا تھا کہ ایک سوئی میرے کوٹ کی آستین میں پیوست ہو گئی میں کانپ گیا میرا خدشہ بالکل صحیح ثابت ہوا تھا میں نے اس پر زقند لگانے کا فیصلہ کیا لیکن اب ہمارے گرد تماشائیوں کا ایک ہجوم جمع ہو گیا تھا اور ان میں کارلو بھی شامل تھا قاتل بریف کیس والے ٹورسٹ کا سرخ چہرہ بھی نظر آ رہا تھا میری نگاہوں کے سامنے موت رقص کر رہی تھی اور وہ بھی ایک شیطان سیرت بونے کے روپ میں میں نے گھبرا کر ہجوم کا طائرانہ جائزہ لیا تو مجھے اس لحیم شحیم شخص کا چہرہ بھی نظر آ گیا جس نے ایئرپورٹ پر میری پہلی ٹیکسی پر جبراً قبضہ کر لیا تھا گویا فورسٹر نے پھر مجھے گھیر لیا تھا غصے سے میری حالت غیر ہو گئی میں بونے پر حملہ کرنے کی پوزیشن میں نہیں تھا میں ایک قدم بھی اس کی طرف بڑھاتا تو کھلبلی مچ جاتی اور کارلو کو میرا پیٹ چاک کرنے کا موقع مل جاتا، اف! بھرے بازار میں مجھے ہلاک کرنے کا کیسا خطرناک جال پھیلایا تھا۔

میں پلٹ کر آگے چل پڑا ڈاکٹر جانسن میرے پیچھے ہو لیا اور اس کے خون آشام ساتھی اس کے تعاقب میں چل پڑے دوسرے لوگوں کو احساس تک نہ تھا کہ اس وقت میری زندگی داؤں پر لگی ہوئی ہے اور میں ننگے پاؤں ابلتی کھولتی دلدل کے بیچوں بیچ ایک تنگ سی پھسلواں اور ٹوٹی پھوٹی پگڈنڈی پر گامزن ہوں۔

میں نے بونے کے پستول کی زد سے محفوظ ہونے کے لیے قدموں کی رفتار تیز کر دی میں نے اپنے آپ کو گلیوں اور نہروں کے جال میں گم کر دینے کی کوشش کی لیکن اسٹریٹ لائٹس کا کیا کرتا جو میرے پیچھے ایک طویل سایہ پیدا کر رہی تھیں موت کا پیامبر سایہ جسے میں اپنے پیچھے پیچھے گھسیٹے لیے جا رہا تھا میں ایک پل عبور کر کے ایک گلی میں داخل ہو گیا میں پھر راستے سے بھٹک گیا تھا پھر میں ایک موڑ سے گھوما تو اپنے آپ کو ڈائل ڈائی سان لیز میں پایا مجھے چنداں حیرت نہیں ہوئی کیونکہ وینس کا مزاج ہی ایسا ہے اس شہر میں جہاں کسی چیز کو تلاش کرنا آسان نہیں، وہیں اسی چیز کا زیادہ دیر تک دور رہنا بھی لازمی نہیں نمبر ۳۲ نہر کے قریب گلی کے آخر میں تھا عمارت دیوار کے پیچھے تھی اور اس کی بالائی منزل کی ایک کھڑکی کا شیشہ ٹوٹا ہوا تھا اور باہر کا بھاری آہنی گیٹ مقفل تھا میں نے دروازے کو ہلایا، جو ایک جھٹکے سے کھلا اور فوراً ایک آواز سنائی دی "جلدی کرو"

میں اندر داخل ہو گیا وہ شخص دروازہ بند کر کے تیزی سے میرے پاس آیا اور میرے دونوں کاندھے تھام کر بڑی گرم جوشی سے بولا

"نائیے، مائی ڈیئر فرینڈ، تم بہت تاخیر سے پہنچے مجھے تو اندیشہ ہونے لگا تھا کہ تم نہیں آ ؤ گے"

"راستے میں کچھ رکاوٹوں کا سامنا کرنا پڑا تھا" میں نے نرم اور مسرور آواز میں کہا "لیکن تمہیں یقین رکھنا چاہیے تھا کہ میں بشرط زندگی یہاں پہنچ کر ہی دم لوں گا"

یہ کرینوفسکی تھا

وہ مجھے عمارت کے اندر لے گیا ہم دونوں میز کے گرد کرسیوں پر بیٹھ گئے کرینوفسکی نے ایک جام میرے لیے اور ایک اپنے لیے تیار کیا اور شراب کی ایک چسکی لے کر بولا

''تمہارے آنے سے مجھے کچھ تقویت محسوس ہونے لگی ہے!''

''تمہارے بازو کی کیا حالت ہے؟'' میں نے استفسار کیا

''قابل مرمت ہے'' اس نے جواب دیا''خوش قسمتی سے دشمن چاقو کی نوک کا صرف نصف انچ استعمال کر رہا تھا۔''

''تمہارا گلا کاٹنے کے لیے یہ نصف انچ ہی کافی تھا''

''اور یہی اس کا مقصد بھی تھا لیکن میں نے بازو کی آڑ میں اس کا وار خالی دیا وہ میرے مقابلے میں اناڑی تھا میں نے گھٹنے سے اس کی کمر میں ضرب لگا کر ریڑھ کی ہڈی توڑ ڈالی او! تم بھی تو زخمی ہو اس نے میری بائیں ٹانگ کی طرف اشارہ کیا''معلوم ہوتا ہے دشمن سے سامنا ہوا تھا''

''معمولی سی خراش ہے'' میں نے اسے یقین دلایا''بدقسمتی سی ایک ایسا آدمی آ ٹکرایا ،جس کے جوتے غیر معمولی طور پر نوکدار تھے''

''وینس میں سب کچھ ممکن ہے'' وہ بولا اور کرسی میں نیم دراز ہو گیا وہ کچھ مضطرب تھا

کچھ دیر ہم ادھر ادھر کی باتیں کرتے رہے اس دوران میں مجھے عقبی لان میں قدموں کی مدھم سی چاپ سنائی دی۔کرینوفسکی نے مجھے ایک اور جام پیش کیا پھر یکا یک آہنی گیٹ کی مدھم سی کھڑکھڑاہٹ ابھری تب میں نے سیدھا بیٹھتے ہوئے کہا''ہاں! تو اب بتاؤ ،ہمیں کیا کرنا چاہیے''

''کرنا کیا ہے،بس مجھے صحیح وسلامت لے چلو''

''تمہیں کیسے معلوم ہے کہ میں لازمی طور پر یہ کام کر گزروں گا''

''مجھے تمہاری لامحدود صلاحیتوں پر اعتماد ہے،دوست! تم کوئی نہ کوئی راستہ پیدا کر ہی لوگے ....بشرطیکہ تم نے گیسکی کی گیر منطقی اسکیم پر عمل کرنے کا ارادہ نہ کرلیا''

''غیر منطقی..........''

''ہاں اس کی اسکیم احمقانہ ہے''

''آخر وہ کیا اسکیم ہے! مجھے بھی تو کچھ معلوم ہو''

''تم سن کر محظوظ ہوگے'' وہ مسکرایا''اس کی اساس بہر حال تمہاری گوناگوں اور عدیم المثال صلاحیتوں پر ہی رکھی گئی ہے''میرے جسم میں خوف کی سرد لہر سرسرانے لگی آخر گیسکی نے ہمارے لیے کیا پلان تیار کیا تھا اور اس کا ایجنٹ ایکس کی صلاحیتوں سے کیا تعلق تھا۔میں نے اپنے بارے میں مشہور کی جانے والی عجیب وغریب افواہوں کو یاد کرنے کی کوشش کی لیکن کچھ یاد نہ آیا میں نے محسوس کیا کہ بات صاف کر لینے کا اچھا موقع ہے

''کرینوفسکی !''میں نے کہا''میری ان صلاحیتوں کے بارے میں....''

''ہاں ،ہاں! کہو '' وہ خوشگوار لہجے میں بولا

''میں سمجھتا ہوں ،اس بارے میں غیر معمولی مبالغہ آمیزی سے کام لیا گیا ہے'' میں نے کہا

''نان سینس !''وہ پیار سے بولا

''نہیں ،میں سچ کہہ رہا ہوں'' میں نے مستحکم لہجے میں کہا''میں واقعی ایک بے صلاحیت آدمی ہوں یکسر اناڑی!''

کرینوفسکی نے قہقہہ لگایا''صاف ظاہر ہے کہ کسر نفسی سے کام لے رہے ہو بڑے آدمیوں کی یہی نشانی ہے اب تم یہ کہنا شروع کردو گے کہ تم حقیقت میں کوئی سیکرٹ ایجنٹ ہی نہیں ہو''

میں نے بجھی بجھی مسکراہٹ سے کہا''اب پانی سر سے گزرتا جارہا ہے''

''ہاں ،ہاں ،بے شک !''

اس نے کہا''دیکھو اب اس قسم کے تکلفات چھوڑ دو اور کام کی بات کرو''

''آل رائٹ !''میں نے کہا''بظاہر یہ ایجنٹ ایکس کا پول کھولنے کا وقت بھی نہیں تھا''لیکن یاد رکھو ،میری بعض حرکات سے تمہیں کچھ مایوسی ضرور ہوگی مجھ سے حماقتیں سرزد ہوں گی''

''پرواہ نہیں مجھے تمہاری ہر ادا پسند ہے اور دھمکی لاؤ''

''نہیں ،شکریہ کام کی بات کرو غالباً اس مکان کا محاصرہ کر لیا گیا ہے تمہیں معلوم ہی ہوگا''

''ہاں یا گیسکی کے پلان میں اس امکان کو نظر انداز نہیں کیا گیا''

''تو کیا ہم مزدوروں کے بھیس میں باہر نکلیں گے۔''

''نہیں ،اس طرح پکڑے جائیں گے''

''تو پھر.............''

''امکانات پر غور کیوں نہیں کر لیا جائے۔کیا خیال ہے مشترکہ چھتوں کے اوپر سے فرار نہ ہوا جائے''

''نہیں ،فورسٹر نے پہلے ہی اس کا تدارک کر رکھا ہوگا''

''نہر کے راستے کیوں نہ چلیں ،کیا ہم ایک کشتی کے ذریعے فرار ہونے میں کامیاب ہو سکیں گے؟''

میں نے نفی میں سر ہلایا''فورسٹر نے فرار کا یہ راستہ بھی مسدود کر رکھا ہوگا وینس کی نہریں تو ہر چیز کو اجاگر کر دیتی ہیں''

''بہت خوب !''وہ پہلو بدل کر بولا''فرار کے نہری راستے بھی بند ہیں تو پھر کیسکی کے منصوبے کی روشنی میں غور کیا جائے ہمیں تمام راستوں کو نظر انداز کر کے ایسی راہ اختیار کرنا چاہیے ،جس کا فورسٹر تصور بھی نہ کر سکے ....یکا یک بالائی منزل پر شیشہ ٹوٹنے کا چھنا کا سا سنائی دیا کرینوفسکی نے دم سادھ لیا چند لمحے سکوت طاری رہا پھر دھم سے کسی بھاری چیز کے فرش پر گرنے کی آواز سنائی دی۔

''فوجیوں کے سے ہتھکنڈے''کرینوفسکی نے حقارت آمیز لہجے میں کہا پھر اس نے کرسی کی پشت سے ٹیک لگا کر ایک سگریٹ سلگایا۔

اب ہمیں اوپر اندھیرے میں ایک آدمی کے دبے پاؤں چلنے کی خفیف سی آواز سنائی دے رہی تھی پھر بیرونی گیٹ کھڑکھڑانے لگا جیسے اس کا بولٹ کاٹ دیا گیا ہو پھر کوئی ایک لمحے بعد گیٹ کے کھلنے کی چرچراہٹ سنائی دی۔

کرینوفسکی اٹھ کھڑا ہوا''میرا خیال ہے اب ہمیں رخصت ہونا چاہیے۔اٹھو دوست!''

اس نے میرا ہاتھ پکڑا اور دوسرے کمرے میں لے گیا پھر ہم ایک چوبی دروازے کے پاس آ کھڑے ہوئے دروازے کے بائیں جانب ایک چھوٹے سے طاق میں ٹارچ رکھی ہوئی تھی کرینوفسکی نے ٹارچ پر قبضہ کیا اور دروازہ کھول دیا ہم اندر داخل ہو گئے اور کرینوفسکی نے دروازے کا بولٹ چڑھا دیا ہم ایک زینے کے ذریعے ایک زیر زمین سنگی ایوان میں پہنچے دیواریں مرطوب تھیں اور فضا میں پانی اور کیچڑ کی بو رچی بسی تھی سامنے کی دور افتادہ دیوار میں ایک آہنی دروازہ تھا جس کے پاس بے شکل سے ڈھیر کی صورت میں کوئی چیز پڑی ہوئی تھی۔

ہم اس دروازے کے پاس پہنچے اور کرینوفسکی نے دروازہ کھولا ٹارچ کی روشنی میں پانی کی لہراتی ہوئی چمک دکھائی دی دراصل یہ اس عمارت کا نہری راستہ تھا میں آگے بڑھا تو کرینوفسکی نے مجھے پکڑ کر پیچھے کھینچ لیا۔

''اس طرح تم فوراً پہچان لیے جاؤ گے ،دوست !''اس نے کہا''میں وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ فورسٹر نے اس راستے کی نگرانی کا اہتمام بھی ضرور کیا ہوگا''

''تو پھر ہم کشتی تک کیسے پہنچیں گے۔'' میں نے استفسار کیا

''باہر کوئی کشتی موجود نہیں ہے ، سمجھے۔'' وہ بولا ''کیا ہم نے اس امکان پر غور نہیں کیا تھا کیا ہم اسے رد نہیں کر چکے ہیں۔''

اس لمحے اوپر کے کمرے میں قدموں کی دھمک سنائی دی اس کے بعد اس زیر زمین ایوان کے دروازے پر ضربات پڑنے کی آواز گونجنے لگی

''تو اب ہمیں کیا کرنا ہوگا۔'' میں نے پوچھا ''کیا ہمیں تیرنا پڑے گا۔''

''ہاں! پیراکی کا لباس پہننے کے بعد اس نے دروازے کے پاس پڑے بے شکل ڈھیر پر ٹارچ کی روشنی مرکوز کی مجھے ہلکے زرد رنگ کے سیلنڈر ، پاؤں سے باندھنے کے چپو ، ایئر ریگولیٹرز اور ربڑ کے باڈی ماسک دکھائی دیے جن میں شیشے کے بڑے بڑے بیضوی چشمے لگے ہوئے تھے''

''ہم تیریں گے لیکن اس انداز میں کہ فورسٹر کے فرشتوں کو بھی خبر نہ ہو سکے تاخیر کے لیے میں نادم ہوں لیکن کیا کیا جائے پانی کے چڑھاؤ کا انتظار ضروری تھا ورنہ راستے میں پڑنے والی بعض نہریں ہمارے لیے ناقابل عبور ثابت ہوتیں میرا خیال ہے اب ہمیں جلدی سے پیراکی کے ساز و سامان سے لیس ہو کر رخصت ہو جانا چاہیے دروازہ زیادہ دیر تک مزاحمت نہیں کر سکے گا''

کچھ سمجھ میں نہیں آتا تھا کہ ہنسوں یا روؤں ، فراست اور چابکدستی پر تحسین و آفریں کہوں یا حماقتوں پر لعن طعن کی گردان کروں شاید خوش قسمتی سے ، ان میں سے کوئی ایک رویہ اختیار کرنے کا میرے پاس وقت نہیں تھا ہم پیراکی کا لباس پہن کر نہر میں کود گئے اور عین اسی وقت پیچھے سے کسی کے پکارنے کی آوازیں سنائی دینے لگیں بے شک ، کرینوفسکی نے اس راستے کو بھی نظر انداز نہیں کیا تھا ہم سطح آب کے نیچے ہی نیچے تیرتے ہوئے ایک طرف روانہ ہو گئے نہر دس فٹ گہری تھی کرینوفسکی غیر معمولی تیز رفتاری سے تیر رہا تھا اور مجھے اس کا ساتھ دینے میں دشواری پیش آ رہی تھی۔

مجھے سرسری طور پر معلوم تھا کہ اس وقت ہم کہاں ہیں کرینوفسکی کی قیام گاہ شہر کے تقریباً وسط میں تھی اور وہ بائیں جانب کو مڑ گیا تھا اس کا رخ اس وقت ویڈا کے پلوں کی سمت تھا اگر ہم پوری رفتار سے تیرتے رہتے تو کافی دیر کے بعد ہم مین لینڈ کے اوپر سے گھوم کر ساحلی جھیل پر جا پہنچتے اس وقت تک منصوبہ پوری صحت کے ساتھ زیر عمل تھا کوئی آدھے گھنٹے کے بعد ہم نہروں کے ایک چوک میں پہنچ گئے اور دائیں جانب گھوم کر ایوسان جائیکو موڈل میں داخل ہو گئے ہمارے مڑتے ہی ہمارے سروں پر ایک دھماکہ ہوا اور مجھے ایک چھوٹی سی چیز بڑی تیزی کے ساتھ اپنے سر کے اوپر سے گزرتی ہوئی دکھائی دی جو دوسرے ہی لمحے نیچے ریت کی تہہ میں غائب ہو گئی میں نے اوپر دیکھا تو مجھے سطح آب پر ایک لمبا چوڑا ہیولا تیرتا دکھائی دیا ہم دونوں یکبارگی رک گئے اور وہ کشتی آگے بڑھ گئی غالباً یہ کشتی واٹر گیٹ ہی سے ہمارے تعاقب میں روانہ ہوئی تھی اس کی لمبائی اور شکل سے میں نے اندازہ لگایا کہ یہ ایک گنڈولا ہے۔ کشتی میں سے پانی میں ٹارچ کی روشنی ڈالی جا رہی تھی اوپر سے آدمیوں کے باتیں کرنے کی آوازیں بھی سنائی دے رہی تھیں یکا یک گنڈولا بھی رک گیا اور پھر پیچھے کی طرف سرکنا شروع ہوا کرینوفسکی نے میرا بازو پکڑ کر ہلایا اور میں نے اثبات میں سر ہلا دیا ہم کشتی کے نیچے سرک گئے اور ٹیرا پروئی برج کی طرف چل پڑے لیکن یکا یک مجھے احساس ہوا کہ ہم اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہو سکیں گے۔ کشتی کی رفتار ہم سے کئی گنا زیادہ تھی روشنیوں نے ہمیں بے نقاب کر رکھا تھا میں نے پلٹ کر دیکھا تو کشتی ہمارے تعاقب میں چلی آ رہی تھی پھر سرچ لائٹ میری پشت پر مرکوز ہوئی اور معاً گن کر دھماکہ سنائی دیا۔

گولی میرے جسم سے چند انچ کے فاصلے سے گزر گئی میں نے غصے میں دانت پیسے اور دل ہی دل میں دشمنوں کو بے نقط سنانے لگا بالآخر ہم ٹیرا پروئی برج کے نیچے ایک کشتی تلے جا چھپے دشمن کا گنڈولا ہمارے پاس سے گزر کر کچھ دور جا رکا سرچ لائٹس کے ذریعے از سر نو ہماری تلاش شروع ہوئی اس کے بعد گنڈولا ہولے ہولے ہماری جانب سرکنے لگا پھر ان لوگوں میں گرما گرم بحث شروع ہو گئی غالباً ہماری تلاش کے سلسلے میں ان میں کچھ اختلاف پیدا ہو گیا تھا ہم نے اس موقعے سے فائدہ اٹھایا اور ریو دی سان باتھ کی جانب روانہ ہو گئے کافی دور نکل جانے کے بعد میں مطمئن ہو گیا کہ ہم انہیں دھوکا دینے میں کامیاب ہو چکے ہیں لیکن ہمارا خیال خام ثابت ہوا ہمارے سانسوں سے پیدا ہونے والے بلبلوں نے ان کی توجہ

مبذول کرائی اوران کا گنڈولا تیزی سے ہمارے تعاقب میں چل پڑا ہم نے دائیں جانب چند ایک موڑ گھومنے کے بعد ریومیسنگو کا رخ کیا بلی چوہے کا یہ کھیل بہت دیر تک جاری رہا موت ہمارے تعاقب میں تھی اور ہم اس سے آنکھ مچولی کھیلتے رہے ہم پر بار بار فائرنگ کی گئی لیکن خوش قسمتی سے ہر بار بچتے رہے آخر ہم ایک ایسی نہر میں پہنچ گئے جو ایک چرچ کے نیچے سے گزرتی تھی پانی کے غیر معمولی چڑھاؤ کے سبب چرچ کے نیچے سے کسی کشتی کا گزر ممکن نہیں رہا تھا۔

کرنیوفسکی پلٹ کر مجھ سے مخاطب ہوا''ہمیں اسی شدومد سے اپنا سفر جاری رکھنا پڑے گا وہ اوپر سے گھوم کر پانچ منٹ بعد ہی ہمارے سر پر آ پہنچیں گے''

''اس وقت ہم کہاں جارہے ہیں۔'' میں نے پوچھا

''ہم گرینڈ کینال کو تیر کر عبور کریں گے ،دوست !'' کرنیوفسکی نے فخر آمیز تمسخر سے کہا''اس کے بعد ہمیں ساحلی جھیل تک پہنچنے کا سیدھا اور آسان ترین راستہ مل جائے گا لیکن پریشان ہونے کی ضرورت نہیں میں تمہیں ایک محفوظ راستے سے لے جاؤں گا''

''شکریہ'' میں نے کہا''کیا ہمارے ایئر ٹینک اس وقت تک ساتھ دے سکیں گے۔''

''امید تو یہی ہے''

''کیا یہ بہتر نہ ہوگا کہ اب ہم خشکی کا راستہ اختیار کریں''میں نے کہا

''نہیں نہیں! فورسٹر نے تو خشکی پر درجن آدمی مامور کر رکھے ہوں گے'' کرنیوفسکی نے کہا''پانی ہی میں ہماری سلامتی ممکن ہے پیارے!''

گرینڈ کینال میں داخل ہونے کے بعد ہم نے زیر آب طویل اور کٹھن مسافت طے کی اس کے بعد چھوٹی نہروں کے جال میں الجھے رہے تب کہیں ہم وسنٹیشن لاگون میں پہنچے اس ساحلی جھیل میں ہم سطح آب پر نمودار ہوئے دشمن پانی میں ہمارا سراغ کھو بیٹھا تھا شہر بہت پیچھے رہ گیا تھا

''کیا اب ہمیں جھیل کو بھی تیر کر عبور کرنا پڑے گا''میں نے تھکے تھکے لہجے میں پوچھا

''نہیں! زیادہ دور نہیں جانا پڑے گا آؤ'' وہ بولا اور ہم پھر زیر آب تیرنے لگے

کوئی بیس منٹ بعد اس نے کہا''آؤ'' اور سطح آب کا رخ کیا میں نے پانی سے سر نکالا تو سامنے دیوار کے ساتھ ایک وسیع و عریض کشتی دکھائی دی۔

یہ ہائیڈروپلین کشتی تھی جس کی لمبائی ساڑھے اٹھائیس فٹ ،چوڑائی ساڑھے گیارہ فٹ ،وزن پانچ ہزار دو سو پونڈ ،انجن رولس رائس مرلین ،اور ہارس پاور دو ہزار تھی۔

دو ہزار ہارس پاور۔ میں یہ جان کر ششدر رہ گیا اتنی طاقتور کشتی۔ اور چلائے گا کون۔ میں .... خدایا .... اب کیا ہوگا۔

''یہ کیا آفت ہے۔'' میں نے کشتی کی طرف اشارہ کیا

''آفت .... کیا کہہ رہے ہو ،آفت۔ ارے یہ کشتی ہے''

''کس کی دریافت ہے ،یہ۔''

''گیسکی کی!''

''تو پھر وہی چلائے گا اسے یہ کشتی نہیں بم ہے بم!''

''ارے بھئی یہ کشتی ہے کشتی''

''نہیں! یہ کشتی ہرگز نہیں'' میں نے اسے بتایا''یہ ایک لامحدود قسم کا ہائیڈروپلین ہے جانتے ہو اس کا مطلب کیا ہے۔''

''غالباً اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ ایک انتہائی تیز رفتار کشتی ہے''

''بے شک یہ بہت تیز رفتار ہے'' میں چیخا ''اور بے حد تیز رفتاری سے ہمیں موت کے گھاٹ اتار کر فورسٹر کی مشکل آسان بھی کر سکتی ہے''

کرینوفسکی نے دلچسپی لیتے ہوئے پوچھا ''اس کی رفتار کیا ہوگی۔''

''جب یہ نئی ہوگی ۱۷۰ سے ۱۸۰ کی رفتار سے چلتی رہی ہوگی لیکن موجودہ خستہ حالی میں یہ کم از کم ۱۳۰ کی رفتار سے چلے گی''

''کلومیٹر یا میل۔''

''ایک سو تیس میل فی گھنٹہ بندہ خدا!'' میں پکار اٹھا

کچھ دیر ہم اس ہولناک کشتی کے بارے میں باتیں کرتے رہے آخر کوئی اور ذریعہ سفر میسر نہ آنے کے خیال سے میں اس کشتی کو چلانے پر تیار ہوگیا آخر جھیل کو عبور کرنا تھا۔

اس ساخت کی تیز رفتار کشتی میں نے زندگی میں صرف ایک بار کنٹرول کی تھی یہ دوسرا موقع تھا لیکن میں کسی نہ کسی طرح اسے چلانے اور پھر حیران کن رفتار سے وسیع و عریض جھیل کو عبور کرنے میں کامیاب ہوگیا کرینوفسکی کو کشتی کی بے پناہ طاقت کا عملی تجربہ ہوا تو وہ حواس باختہ ہوگیا۔

آخر ہم نے پانی کی سطح چھوڑی اور دلدل کا رخ کیا ہائیڈروپلین نے پرواہ تک نہ کی اب ہم خشکی کا رخ کر رہے ہیں وہ اسی تیز رفتاری سے کیچڑ میں بھی گرجتی ہوئی آگے بڑھتی رہی یہاں تک کہ دلدل سے نکل کر وہ ایک پختہ سڑک پر چڑھ گئی اور پھر گرجتی ہوئی ایک چراگاہ میں گھس گئی اس کی رفتار میں پھر بھی کمی واقع نہ ہوئی اور وہ گردن توڑ رفتار سے بھاگتی ہوئی ایک کھیت میں جا گھسی۔ آخر اس کا ایک ونگ چیئر کے ایک تناور درخت سے ٹکرایا اور کشتی کے جلال میں کمی واقع ہونے لگی اور وہ چند ایک بار کھانس کر خاموش ہوگئی۔

''ہم نے مہم سر کر لی!'' میں نے کہا لیکن کرینوفسکی نے کوئی جواب نہ دیا میں نے اس کی طرف دیکھا تو وہ آنکھیں بند کیے بے حس و حرکت بیٹھا تھا اور اس کا سر غیر فطری سے انداز میں ایک طرف ڈھلکا ہوا تھا میں سر سے پاؤں تک کانپ گیا کہ کرینوفسکی کشتی کے قہر و غضب کا شکار ہوگیا ہے۔ گویا میرا آپریشن ناکام رہا نہیں بلکہ یوں کہنا چاہیے کہ میرا آپریشن تو کامیاب رہا لیکن مریض چل بسا تھا۔

میں نے بڑی احتیاط سے اس کا سر اٹھایا اور پھر اس سے کہیں زیادہ احتیاط برتتے ہوئے میں نے انگلی اور انگوٹھے کی مدد سے اس کی آنکھ کا پپوٹا اٹھایا۔

''براہ کرم انگوٹھا میری آنکھ سے باہر نکال لو'' کرینوفسکی بولا

''میں سمجھا تم کوچ کر گئے ہو''

''مر بھی چکا ہوتا تو بھی اندھا ہونا پسند نہ کرتا'' وہ بولا اور آنکھیں کھول کر حیرت سے چاروں طرف دیکھنے لگا ''نائے!'' وہ بولا ''مجھے تمہارے جینیس ہونے میں شبہ تھا لیکن تم نے آج کشتی رانی کا مظاہرہ کر کے اپنا لوہا منوا لیا ہے دوست''

''یہ کوئی خاص کارنامہ نہیں'' میں نے کہا ''یہ کام کوئی فاتر العقل بھی انجام دے سکتا ہے''

''ممکن ہے لیکن تم انجام دے ہی چکے ہو پیارے تم نے ہمیں دشمن کے خونخوار جبڑوں سے کھینچ نکالا ہے میرا خیال ہے کہ کسر نفسی کے خول سے نکل کر اب اس حقیقت کو تسلیم کر ہی لو''

''آل رائٹ!'' میں نے کہا ''لیکن یقین مانو میں ایک روبوٹ کے ذریعے نسبتاً آسانی کے ساتھ یہاں تک پہنچ سکتا تھا''

''مگر گیسکی کا حسین انتخاب بھی تو کچھ اہمیت رکھتا ہے'' کرینوفسکی مسکرایا ''ممکن ہے کوئی روبوٹ اس کے معیار پر پورا نہ اترتا ہو''

''خیر کچھ بھی ہو، ہم سین لینڈ پر پہنچنے میں کامیاب ہوگئے ہیں'' میں نے ہاتھ جھاڑتے ہوئے کہا

''ہاں لیکن ابھی ہم دشمن کی رسائی سے دور نہیں ہیں''

''بے شک'' میں نے جواب دیا ''اب تک ان کی بوٹ بھی کنارے سے لگ چکی ہوگی۔''

''اس کے علاوہ فوسٹر نے خشکی پر بھی تو آدمی ، چھوڑ رکھے ہوں گے'' کرینوفسکی نے کہا'' ہمیں اس ساحل کو جلد از جلد چھوڑ دینا چاہیے''

''لیکن ہم کب تک محفوظ مقام پر پہنچیں گے۔'' میں نے سابقہ تجربات کی روشنی میں سوچتے ہوئے پوچھا

''جلد وہ بولا''بس سان اسٹیفالوڈی کا ڈور پہنچنے کی دیر ہے''

''یہ جگہ کہاں پر ہے۔''

''وینلسٹو کے شمال میں ،آسٹریا کے کارتھسن بارڈر کے قریب کارنک ایلپس کی پہاڑیوں میں''اس نے بتایا

''جغرافیہ کی زبان مت بولو ''میں جھنجھلا گیا''صرف یہ بتاؤ وہ مقام یہاں سے کتنی دور ہے۔''

''زیادہ سے زیادہ ایک سو کلومیٹر کے فاصلے پر!''

''وہاں ہم کس طرح پہنچیں گے۔''

''گیسکی نے اس کا انتظام کر رکھا ہے''

''اس ذلیل ہائیڈرو پلین جیسا ہی کوئی انتظام کر رکھا ہوگا اس نے !''میں نے جل کر کہا''سنو ،اب میں ہرگز..........''

''ٹھیرو'' اس نے ہاتھ بلند کرتے ہوئے کہا''شاید کوئی آ رہا ہے''

سامنے کھیت کی جانب سے ایک تاریک ہیولا ہماری جانب چلا آ رہا تھا میں لپک کر ہائیڈرو پلین کے کاک پٹ میں جا گھسا اور کرینوفسکی کا ریوالور اٹھا کر اکڑوں بیٹھ گیا اور اس کی نال کو بائیں ہاتھ کی کلائی پر رکھ کر آنے والے کو نشانے پر لے لیا۔

کرینوفسکی نے میری کلائی پر آہستہ سے ہاتھ رکھتے ہوئے کہا

''اتنا حساس ہونے کی ضرورت نہیں۔کوئی دشمن اس آزادی اور بے فکری سے ہماری طرف نہیں بڑھ سکتا''

میں نے ٹرائیگر سے انگلی ہٹالی لیکن گن تیار رکھی دراصل اس منحوس بوٹ کو یہاں تک لانے کی مشقت برداشت کرنے کے بعد اب میں کسی کے ہاتھوں تکلیف اٹھانے کے موڈ میں نہیں تھا۔

''آخر وہ ہیولا میرے قریب آ گیا اور میرے کندھوں پر دونوں ہاتھ رکھتے ہوئے بڑی گرمجوشی سے بولا''اوہ ،خدا کی قسم تم نے تو کمال کر دکھایا'' یہ گیسکی تھا''میں نے سب کچھ اپنی آنکھوں سے دیکھا تمہاری روانہ ہوتے ہی میں نے تمہیں دوربین کی زد میں لے لیا تھا جس حیرت ناک رفتار سے تم نے ہائیڈرو پلین چلایا اس کی مثال.......''

''تمہارا کیا حال ہے۔'' میں نے اس کی بات کاٹی''ہمیں ڈھونڈنے میں دشواری تو نہیں ہوئی۔''

''نہیں'' وہ بولا''اب عملاً ہم محفوظ ہیں''

''عملاً۔کیا کہنا چاہتے ہو تم؟'' میں نے استفسار کیا

''مطلب یہ ہے کہ اب ہمیں جلد از جلد یہاں سے رخصت ہو جانا چاہیے'' وہ بولا''ویسے عملی طور پر ہم فوسٹر کو شکست دے چکے ہیں آؤ میرے ساتھ''

میں کرینوفسکی کے لیے پریشان تھا اس خطرناک سفر میں اس کا زخم اور بگڑ گیا تھا اور اس سے خون رسنے لگا تھا ہم اسے سہارا دے کر ایک طرف روانہ ہو گئے پھر بہت دیر تک چلتے رہے اور اثنائے راہ گیسکی ہمیں وضاحت سے صورت حال بتاتا رہا میں نے اسے سراہا کہ وہ ہمیں وینس سے نکالنے میں کامیاب رہا۔

''اس کے باوجود ہمیں دشمن کو حقیر نہیں سمجھنا چاہیے '' گیسکی نے کہا

''ہاں اگرچہ تم نے دشمن کی ہر چال کو خوب بھانپا اور اس سے بچ نکلے لیکن بدقسمتی سے ہم اب تک اس کے جال سے پوری طرح نکل نہیں سکے''

میں نے کہا" لیکن اب ہم فرار کے لیے کیا طریق کار اختیار کریں گے۔"

اس نے بھوسے کے کھلیانوں کی طرف ایک نظر ڈالی اور پھر اپنی گھڑی دیکھ کر بولا " اگر میرا اندازہ غلط نہیں تو اس وقت تک دشمن کے آدمیوں نے ہمیں گھیرے میں لے لیا ہوگا اور وہ چاروں جانب سے ہماری طرف دبے پاؤں بڑھ رہے ہوں گے اس نے دانتوں کی نمائش کی" لیکن اس بار بھی ہم جل دینے میں کامیاب ہو جائیں گے"

یہ سن کر میرے تن بدن میں آگ لگ گئی میں نے اسے دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر اس بری طرح سے جھنجھوڑا کہ اس کے جیب میں پڑے سکے تک کھنکنے لگے میں نے اس کے حیرانی سے تنتے ہوئے چہرے کی طرف گن تان لی اور جھاگ اڑاتا ہوا غرایا" اوہ باتونی حرامزادے! جلد بتاؤ اب اس جال سے ہم کس طرح نکل سکیں گے بتاؤ ،فورا اسی وقت!"

" اوہ ،خدا کے لیے میری جیکٹ کی دھجیاں مت اڑاؤ "اس نے لجاجت سے کہا اور میں نے اسے چھوڑ دیا اس نے ایک سمت اشارہ کرتے ہوئے کہا

"اسی طرف چلو"

ہم اس کے ساتھ ہو لیے چند ایک کھلیان عبور کرنے کے بعد ہم بھوسے کے تین بڑے بڑے کھلیانوں کے پاس پہنچے گیسکی نے درمیان والے کھلیان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا

"بھوسے کے اس ڈھیر کو دیکھ رہے ہونا۔"

"ہاں "میں نے چونک کر کہا اور پھر ہم دونوں نے بھوسا ایک طرف ہٹانا شروع کیا تھا نیچے سے چھوٹا سا طاقتور ہوائی جہاز برآمد ہوا خوشی سے میرا دل دھڑک اٹھا اور میں اس خوب صورت جہاز کو ستائش آمیز نگاہوں سے دیکھنے لگا۔

"کتنا خوب صورت ہے ہے نا۔" گیسکی فخر سے بولا" جب وہ پاگل کتے بھونکتے ہوئے چاروں طرف سے ہم پر جھپٹ رہے ہوں گے ہم گرجتے ہوئے فضا میں پرواز کر جائیں گے وہ آسمان کی طرف منہ اٹھائے بھونکتے رہ جائیں گے۔"

"بالکل ٹھیک کہا تم نے" میں نے اس کی تائید کی" تو کیا ہماری منزل قصور سان استیفانو ہے۔"

"بالکل ٹھیک" وہ بولا وہاں کوئی ایئر پورٹ نہیں لیکن میں نے اس قسم کے ہلکے پھلکے جہاز کو اتارنے کے لیے ایک ہموار میدان منتخب کر رکھا ہے کرنل بیکر اور اس کے ساتھی وہاں ہمارا انتظار کر رہے ہوں گے ہمارا یہ سفر زیادہ سے زیادہ ایک گھنٹے تک جاری رہے گا"

اب سپیدہ سحر نمودار ہونے لگا تھا مجھے دھندلی سی روشنی میں کھیت کے دونوں طرف چند ہیولے اپنی سمت بڑھتے دکھائی دیے میرا دل دھڑک اٹھا گیسکی نے مسکراتے ہوئے کہا

"لو دوست ،کتے آ پہنچے تو کیا اب چلیں۔"

میں کرینوفسکی کی طرف متوجہ ہوا" تمہارا کیا حال ہے دوست ۔ٹھیک ٹھاک ہو۔"

"بہت خوب" وہ غرایا" میرے زخم سے خون بہہ رہا ہے اور میری نگاہوں کے سامنے موت رقص کر رہی ہے مگر تم دونوں کھڑے مزے سے گپیں ہانک رہے ہو"

ہم نے اسے سہارا دے کر جہاز میں سوار کرایا اور چھوٹے سے کیبن میں ایک سیٹ کے ساتھ باندھ دیا پھر میں معاون ہوا باز کی سیٹ کی طرف بڑھا تو اس پر گیسکی قابض تھا

"تم غلط سیٹ پر بیٹھ گئے ہو دوست "میں نے کہا

"نہیں بالکل نہیں" اس نے جواب دیا

''دیکھو گیسکی یہ مذاق کا وقت نہیں'' میں نے چاروں طرف دیکھتے ہوئے کہا ''دشمن کا گھیرا لمحہ بہ لمحہ تنگ ہو رہا ہے اٹھو اور ہمیں یہاں سے دور لے چلو''

''یہ کیسی باتیں کر رہے ہو تم۔'' وہ مبہوت ہو کر بولا ''میں ہوائی جہاز کے بارے میں کچھ نہیں جانتا، کچھ بھی نہیں ہوائی جہاز تم اڑاؤ گے''

میرا دل بری طرح دھڑکنے لگا اور میں نے ہکلاتے ہوئے کہا

''معلوم ہوتا ہے تمہارا دماغ خراب ہے تم نے یہ کیسا احمقانہ پلان بنایا ہے۔''

''میں نے تمہارے لیے جہاز کا انتظام کیا ہے'' اس نے روہانسا ہو کر کہا ''مسٹر نائے پلیز تمہارے بارے میں یہ بات مشہور ہے کہ تم ہر قسم کا ہوائی جہاز اڑانے میں غیر معمولی مہارت رکھتے ہو .... پھر خدا کے لیے تم خود ہی بتاؤ مجھے ہوائی جہاز حاصل کرنے کی کیا ضرورت تھی!''

اف میرے خدا پھر وہی حادثہ پیش آیا تھا پہلے ہائیڈرو پلین اور پھر ہوائی جہاز مگر میں اسے کیسے اڑاؤں گا مجھ سے تو اس کا انجن بھی اسٹارٹ نہیں ہو سکے گا

گیسکی نے مجھے دھکیل کر پائلٹ کی سیٹ پر بیٹھا دیا اور میں احمقوں کی طرح غیر مانوس آلات کے طویل سلسلے کو دیکھنے لگا تب مجھے احساس ہوا کہ خطاوار میں خود ہوں میری شہرت نے میرا ستیاناس کر دیا تھا میں نے کسی موقع پر بھی واضح الفاظ میں اس کی نفی نہیں کی تھی غریب گیسکی نے میری تمام صلاحیتوں کے پیش نظر ہی فرار کے لیے ایسے انتظامات کیے تھے۔

میں افسردگی سے مسکرا دیا ''کرینوفسکی!'' میں پکارا

''کیا تم ہوائی جہاز اڑا سکتے ہو۔''

''میں ایسا نہیں سمجھتا'' کرینوفسکی نے جواب دیا ''میں نے کبھی کوشش نہیں کی''

.... میں نے گرد و پیش کا جائزہ لیا تو کھیت کے کناروں پر مجھے کم و بیش آٹھ آدمی اکڑوں بیٹھے ہوئے دکھائی دیئے وہ بے حد احتیاط سے ہولے ہولے آگے بڑھ رہے تھے۔

اب کیا کیا جائے۔ میرے سامنے متعدد انسٹرومنٹ پھیلے ہوئے تھے، جو بلندی، سمت، گزرے وقت، آئل ٹمپریچر، فیول سپلائی، آئل پریشر اور انجن آر پی ایم ظاہر کرتے تھے سوئچوں اور ڈائلوں کا حیرت انگیز جال نظر آ رہا تھا ان پر ہدایات اور تنبیہات درج تھیں میں نے تیزی سے ہدایات پڑھنا شروع کر دیں تاکہ جہاز کو اڑانے کے قابل ہو سکوں یکایک گیسکی نے میری آستین پکڑ کر چند ایک بار ہلائی

''کیا ہوا۔'' میں نے پوچھا

''دیکھو، انہوں نے جہاز پر فائرنگ شروع کر دی'' وہ سراسیمگی سے بولا ''کیا تمہیں آوازیں سنائی نہیں دیتیں۔''

اس نے احساس دلایا تو فائرنگ کی آواز مجھے بھی سنائی دینے لگی فورسٹر کے آدمی اب تک ہم سے خاصے فاصلے پر تھے لیکن وہ پستول کی رینج میں ہی تھے صورت حال اس امر کی آئینہ دار تھی کہ اب جہاز کے آلات سے کشتی لڑنے یا ان کی کارکردگی کا تعین کرنے کے لیے زیادہ وقت موجود نہیں ہے یہ وقت کچھ کرنے یا مرنے کا ہے بلکہ بنظر انصاف دیکھا جائے تو یہ کچھ کرنے کے بجائے صرف مرنے کا وقت تھا۔

''لو ہم چلے'' میں نے اعلان کیا اور اسٹارٹر بٹن دبا دیا کچھ بھی نہ ہوا

اس موقع پر مجھے یاد آیا، زمین پر دوڑتے ہوئے جہاز کو پائلٹ میں آلے کے ذریعے فضا میں بلند کرتا ہے لیکن میری سمجھ میں نہیں آتا تھا کہ اسے ہوا میں کیسے اٹھایا جائے لیکن ایک بات اور ضرور یاد آ گئی کہ جہاز کو زمین پر غیر معمولی تیز رفتاری سے دوڑانا چاہیے چنانچہ میں نے تھروٹل کو دبا کر فائر وال کے ساتھ لگا دیا اور جہاز زمین پر پچاس میل فی گھنٹہ کی رفتار سے بھاگنے لگا لیکن ایئر سپیڈ انڈی کیٹر صرف بیس میل کی رفتار ظاہر کر رہا تھا پھر اچانک جہاز خطرناک انداز میں دائیں جانب کو جھکنا شروع ہو گیا میں نے رائٹ پیڈل پر دباؤ ڈالا تو توازن اور بھی بگڑ گیا میں نے فوراً لیفٹ

پیڈل پر دباؤ ڈالا جہاز لمحہ بھر کے لیے سیدھا ہوا اور پھر بائیں جانب مڑنا شروع ہو گیا میں نے پھر اسے متوازن کرنے کی کوشش کی ۔

اب ہم پچاس ساٹھ میل کی رفتار سے دوڑ رہے تھے سامنے پتھر کی ایک پست دیوار اور اس کے پار درختوں کا ایک جھنڈ نظر آ رہا تھا جہاز پر مجھے پورا قابو حاصل نہیں تھا اس لیے جہاز سانپ کی طرح دائیں بائیں لہراتا ہوا آگے بڑھ رہا تھا سنگی دیوار تیزی سے ہمارے قریب آ رہی تھی اور پیچھے کرینوفسکی گم صم بیٹھا تھا۔

گیسکی تھر تھر کانپنے لگا تھا اور اس نے فرط دہشت سے چہرہ اپنے دونوں بازوؤں میں چھپا لیا تھا میرے دل میں بھی شدت سے یہی کچھ کرنے کی خواہش پیدا ہوئی لیکن میں نے اسے کچل دیا میں نے یکا یک ہاتھ بڑھا کر پورے کا پورا تھروٹل کھول دیا اور ڈنڈے کو پوری قوت سے اپنی طرف کھینچ لیا کیونکہ میں نے ہوا بازوں کو لاتعداد لمحوں میں ایسا ہی کرتے دیکھا تھا۔

ہوائی جہاز نے ایک دم زمین چھوڑی اور فضا میں بلند ہوتا چلا گیا بالکل اس انداز میں جیسے کہ ایک جہاز کو بلند ہونا چاہیے تھا سچ پوچھیے تو مجھے یقین نہیں تھا کہ یہ کبھی فضا کا رخ بھی کرے گا لیکن اب میں اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا تھا کہ زمین تیزی سے نیچے کی طرف دور ہٹتی جا رہی تھی اور ہم صاف شفاف نیلگوں آسمان کی طرف اٹھتے چلے جا رہے ہیں انجن میں سے اب تیز آواز برآمد ہو رہی تھی اور ٹیکو میٹر ۱۹۰۰ آر پی ایم پر گر چکا تھا میں نے ڈنڈے کو تھوڑا سا آگے کی طرف بڑھایا اور جہاز کم زاویے سے اوپر اٹھنا شروع ہوا

گیسکی مجھ سے کچھ کہہ رہا تھا لیکن میں سن نہیں رہا تھا کیونکہ میں اپنے حسن کارکردگی کے سحر میں ڈوب چکا تھا میں نے اس ہوائی جہاز کو عملاً فضا میں اڑانا شروع کر دیا تھا ہاں خدا کی قسم! میں واقعی پرواز کر رہا تھا یہ میرے ذاتی افتخار اور نشہ کامرانی میں ڈوبے ہوئے لمحات تھے اور میں انہیں زیادہ سے زیادہ طویل کرنے کا آرزومند تھا اور سردست میں اس مسئلے پر غور نہیں کرنا چاہتا تھا کہ زمین پر اترنے کے لیے مجھے کیا اقدامات کرنے کی ضرورت پڑے گی ایک وقت میں صرف ایک کام قسمت کے سپاہی کا یہی نصب العین ہونا چاہیے خاص طور پر اس وقت جب اس کا ذہن کسی حد تک دیوانگی کی طرف مائل ہو۔

میں کسی نہ کسی طور جہاز کو سنبھالے رہا اور غیر ارادی طور پر رفتار میں کمی بیشی بھی کرتا رہا بار بار جہاز ایسی خطرناک صورت حال سے دوچار ہوتا رہا کہ میرے دونوں ساتھی تھر تھر کانپنے لگتے ایک بار جہاز نے بری طرح تھرتھرانا ،شروع کیا تو گیسکی چیخ اٹھا ''کیا ہوا۔''

''کچھ نہیں'' میں نے جواب دیا ''یہاں ہوا کا دباؤ اور مزاحمت کچھ زیادہ ہے'' میں نے جواب دیا میں اپنے سوا اور کسی کو دہشت زدہ نہیں کرنا چاہتا تھا۔

''لیکن یار ،یہ تو بتاؤ ،تم واقعی ہوائی جہاز چلانا جانتے بھی ہو یا نہیں۔'' اس نے بڑے متجسس انداز میں پوچھا ''میرا مطلب ہے شروع میں تو تم نے بڑے اناڑی پن کا مظاہرہ کیا تھا اور عملی طور پر جہاز کو فضا میں اڑائے لیے جا رہے ہو ماجرہ کیا ہے۔کیا تم اس وقت اذیت ناک مذاق کر رہے تھے۔''

''سب کچھ تم اپنی آنکھوں سے ملاحظہ کر رہے ہو'' میں نے مبہم سا جواب دیا اور جہاز کو متوازن کرنے کی کوشش کرنے لگا جو موقع پاتے ہی پھر بغاوت پر تل گیا تھا

''معلوم ہوتا ہے کسی مشکل میں پھنس گئے ہو'' گیسکی نے کہا

''دیکھو جنگی جیٹ طیاروں کا تجربہ رکھنے والے پائلٹ کو اس جیسے پتنگ اڑانا پڑیں تو کچھ اسی قسم کے واقعات پیش آتے ہیں'' میں نے بھنا کر جواب دیا

''تو کیا تم جنگی جیٹ جہاز بھی اڑاتے رہے ہو۔'' اس نے میری خفگی کو نظر انداز کرتے ہوئے حیرانی سے پوچھا

''ہاں زیادہ تر سیسر اور بنشی طیارے اڑاتا رہا ہوں'' میں نے جواب دیا

وہ خاموش ہو گیا اور میں نے جہاز کو سنبھالنے کی کوششیں شروع کر دیں اس وقت ہم تین ہزار فٹ کی بلندی پر ۱۰۵ میل فی گھنٹہ کی رفتار سے پرواز کر رہے تھے میں نے رفتار گھٹا کر ۷۰ میل فی گھنٹہ کر دی اس وقت گیسکی اور کرینوفسکی ایک فضائی نقشے کے ذریعے میری راہنمائی کے فرائض انجام دے رہے تھے اور بالکل مطمئن تھے یعنی موت کے منہ میں بھی پرسکون تھے خدا کی قسم حد ہو گئی۔

ایک موقع پر نہ جانے مجھ سے کیا حرکت سرزد ہوئی کہ جہاز تیزی سے نیچے اترنے لگا یہ حالت دیکھ کر گیسکی کنٹرول کی طرف لپکا لیکن میں نے بڑی بدمزاجی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اسے پیچھے دھکیل دیا وہ کون ہوتا تھا میرے طلسمی مشغلے میں داخل ہونے والا لیکن وہ کہاں ٹلنے والا تھا جہاز کو بتدریج نیچے اترتے دیکھ کر اس نے مجھ پر زقند لگائی لیکن میں نے اس کی کلائی میں دانت گاڑ دیے وہ بلبلا کر پیچھے ہٹ گیا وہ پھر آگے بڑھا میں نے اس کی ناک پر سے ٹکر ماری تب وہ پرسکون ہو گیا۔

آخر معلوم نہیں میں کس طرح جہاز کو دوبارہ چار ہزار فٹ کی بلندی پر لے گیا اور ہم ۹۵ میل فی گھنٹے کی رفتار سے شمال کی جانب پرواز کرنے لگے جب مجھے جہاز کی طرف سے اطمینان ہو گیا تو میں نے گردن موڑ کر گیسکی کی طرف دیکھا اور بولا ''پھر ایسی حرکت مت کرنا ورنہ جان سے ہاتھ دھو بیٹھو گے''

''میں سخت شرمندہ ہوں'' وہ ندامت آمیز لہجے میں بولا ''دراصل میں سمجھ نہیں سکا تھا کہ تم کیا کر رہے ہو''

کرینوفسکی بولا ''وہ جہاز کی کارکردگی کا اندازہ لگا رہا تھا اس بات کو تو ایک بیوقوف بھی سمجھ سکتا تھا''

''بے شک، بے شک اب میں سمجھ گیا ہوں'' گیسکی نے قدرے خوشامدانہ لہجے میں کہا

اور حیرانی کی بات یہ کہ مجھے بھی ان کی باتوں پر یقین آنے لگا خاص طور پر کرینوفسکی کی بات پر

''مسٹر نائے'' گیسکی بولا ''میں سخت نادم ہوں .... لیکن .... لیکن کیا تم پھر اس قسم کی ٹیسٹنگ کا ارادہ رکھتے ہو''

''اس کا انحصار آئندہ حالات پر ہے'' میں نے روکھے انداز میں جواب دیا

سفر اسی طرح جاری رہا آخر ایک مقام پر گیسکی خوشی سے چیخ اٹھا

''ہماری منزل آ پہنچی وہ دیکھو'' اس نے ہاتھ سے ایک طرف اشارہ کیا

مجھے بشپ کا لاج دکھائی دیا جو ایک چھوٹے سے گاؤں سے ایک میل کے فاصلے پر واقع تھا اور اس کے سامنے ایک ہموار میدان تھا جو موجودہ بلندی سے ہمیں ڈاک کے ایک ٹکٹ کے برابر دکھائی دے رہا تھا۔

میں کسی نہ کسی طرح اس میدان میں جہاز اتارنے میں کامیاب ہو گیا لیکن زبردست جھٹکے برداشت کرنے پڑے اور جہاز کو بھی ناقابل تلافی نقصان پہنچا لیکن خوش قسمتی سے ہم میں سے کسی کو کوئی گزند نہ پہنچا لیکن سب کو سانپ سونگھ گیا تھا۔ کسی کا بولنے کو جی نہیں چاہتا تھا ہم نے خستہ حال جہاز کا جائزہ لیا اور خاموشی سے لاج کی طرف چل پڑے یکایک مجھ پر ایک اضطراب طاری ہونا شروع ہوا اور میرے ذہن میں یہ عجیب سا وسوسہ ہلچل مچانے لگا ''مسٹر نائے ایجنٹ ایکس اب تک خطرناک مہمات سر کر کے صحیح وسلامت یہاں تک پہنچ گئے ہو لیکن .... لیکن کیا یقین سے کہہ سکتے ہو کہ اس لاج میں موت تمہارا انتظار نہیں کر رہی ہے۔ کچھ گڑبڑ معلوم ہوتی ہے میرے جی میں آئی کہ پلٹ کر بھاگوں .... اور اس لاج کی طرف نہ دیکھوں لیکن پھر میں نے اس وسوسے کو ذہن سے نکالا اور ہم پورچ میں پہنچ گئے اب میں بالکل نارمل ہو چکا تھا۔

گیسکی نے تانبے کے بنے ہوئے بھاری ڈور ناب کی طرف ہاتھ بڑھایا اور اسے گھمانے کی کوشش کی لیکن کامیاب نہ ہو سکا تب اس نے ہولے سے دستک دی اور ایک خوب صورت نوجوان نے دروازہ کھولا اس نے خوش خبری سنائی کہ ہمارا بے چینی سے انتظار کیا جا رہا ہے ہم اندر داخل ہوئے اور چھوٹے سے ہال سے گزر کر ایک وسیع وعریض کمرے میں جا پہنچے جس کی کشادہ کھڑکی سے ایلپس کی برفانی چوٹیوں کا دلکش منظر دکھائی دے رہا تھا۔

ایک آدمی کمرے کے آخری سرے پر آتش دان کے سامنے کھڑا تھا اس نے پشت پر ہاتھ باندھ رکھے تھے اور اس کا رخ دوسری جانب تھا آتش دان کے ننھے ننھے شعلے اس کے سائے کو چھت پر منعکس کر رہے تھے وہ آہستہ آہستہ ہماری جانب مڑا۔

اس کے چہرے پر مسکراہٹ رقص کر رہی تھی

''جنٹل مین !'' وہ باوقار لہجے میں بولا ''تم نے یہ مہم کامیابی سے سر کر لی ہے ، مجھے بے حد خوشی ہوئی مجھے تو اب تمہارے بارے میں کچھ تشویش ہونے لگی تھی''

یہ آدمی فورسٹر تھا وہ سیدھا کھڑا تھا اور اس کے چہرے پر مسکراہٹ منجمد ہو کر رہ گئی تھی ہمارے پیچھے دروازہ بند ہو چکا تھا۔

دو آدمی ہمارے پیچھے گنیں تان کر کھڑے ہو گئے اور تیسرے نے ہماری جامہ تلاشی لی میری بری حالت تھی ، بازی پھر الٹ گئی تھی اور پھر اس غیر متوقع اور تحیر انگیز انداز میں الٹی تھی کہ فورسٹر کو بے ساختہ داد دینے کو دل چاہتا تھا۔ اس کے بعد فورسٹر نے ہمیں کرسیوں پر بیٹھنے کا اشارہ کیا ہم احمقوں کی طرح چپ سادھے کرسیوں میں ڈھیر ہو گئے اس نے ہمیں شراب پیش کی ، ہم نے بے چوں وچرا قبول کی اس نے ہم کو سگریٹ پیش کیے ، ہم نے خود کارانداز میں قبول کر لیے اس کے سوا چارہ بھی کیا تھا۔

فورسٹر کے آدمی پیچھے ہٹ کر کمرے کے دور افتادہ گوشوں میں جا کھڑے ہوئے اور فورسٹر گلابی رنگ کی سپاٹ لائٹ میں ہماری طرف بڑھا ہم بے حس وحرکت بیٹھے ، منہ پھاڑے ٹکر ٹکر اسے دیکھتے رہے اب ہم اس کے فرمودات سننے والے تھے اور اس کے بعد ہم اس کی گولیوں کا نشانہ بننے والے تھے ہمیں ناگہانی موت کی دہشت نے لپیٹ میں لے لیا تھا۔

فورسٹر ہم سے مخاطب ہوا ''سب سے پہلے میں ایک سوال کا جواب دینا پسند کروں گا جس کی توقع تم سے کی جا سکتی ہے کہ میں وینٹیو کی دلدلوں میں ٹامک ٹوئیاں مارنے کی بجائے یہاں کیا کر رہا ہوں؟''

ہم نے کوئی جواب نہ دیا فورسٹر بولا ''میں اپنے اس سوال کا جواب از خود ہی دیتا ہوں۔ گیسکی تمہارے انتظامات اتنے خفیہ نہیں تھے جتنے تم سمجھتے رہے ہو، تم نے کشتیوں ، ہوائی جہازوں اور سان اسٹیفانو میں ایک لاج کے استعمال کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کا سلسلہ شروع کیا تو میری توجہ تم پر مرکوز ہو گئی۔ میں نے وینس میں اپنے تمام آدمیوں کو تمہیں گرفتار یا ہلاک کرنے پر مامور کر دیا اور انہیں ہدایت کی کہ اگر وہ ناکام رہیں تو تم پر غیر معمولی دباؤ ڈالنا شروع کر دیں اس معمولی سے کام کی نگرانی میرے لیے ضروری نہیں تھی چنانچہ میں تمہاری کارروائیوں کا جائزہ لینے کے لیے یہاں پہنچا قدرتی سی بات ہے کہ مجھے پہلے تمہارے حکام کی توجہ بٹانی تھی اور یہ کام میرے لیے چنداں دشوار نہیں تھا چنانچہ میں نے گیسکی کی جانب سے تار کے ذریعے ایک ایمرجنسی پیغام بھیجا اور انہیں بتایا کہ جائے ملاقات بدل دی گئی ہے لہذا اس وقت وہ لوگ یہاں سے ۱۸ میل کے فاصلے پر دلاسنیٹی میں تم لوگوں کا انتظار کر رہے ہیں۔''

وہ ہماری جانب سے کسی ردعمل کی توقع میں رکا لیکن ہم نے حرکت نہ کی تو اس نے سلسلہ کلام جاری کرتے ہوئے کہا ''میں نے سوچا چند منٹ تمہارے ساتھ خوش گپیاں تفریح طبع کا باعث ہوں گی لیکن تمہاری زبانوں کو تالا لگ چکا ہے اور یہ ماحول مجھ پہ گراں گزرنے لگا ہے اس لیے میں سمجھتا ہوں اب مزید وقت ضائع کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے''

اس نے بڑے اطمینان سے جیکٹ کی جیب میں ہاتھ ڈالا اور بھاری بھر کم براؤننگ آٹومیٹک گن نکال لی اور ٹھیک اسی لمحے میں اس فیصلے پر پہنچا کہ میں ابھی مرنے کے موڈ میں نہیں ہوں جی ہاں میں واقعی مرنے کا آرزومند نہیں تھا اگر ممکن ہوتا تو مزید تیس چالیس سال زندہ رہنا چاہتا تھا یا کم از کم تیس چالیس منٹ کی زندگی سے تو میں کسی طور دستبردار نہیں ہونا چاہتا تھا اور میں گزرتی زندگی حاصل کرنے کی کوشش کر سکتا تھا۔

پس ! میں فوری طور پر خوف وہراس کو جھٹک کر ایجنٹ ایکس بن گیا اور بڑے بے باکانہ انداز میں فورسٹر سے مخاطب ہوا

''اب تم کیا کرنے والے ہو؟''

وہ مسکراتا ہوا بولا' میں تمہیں گولی مارنے والا ہوں''

''کیا سر کے پچھلے حصے میں؟''

''شاید، کیا تم خوف زدہ ہو مسٹر نائے؟''

''ہاں ہاں ، کیوں نہیں لیکن اس کے مقابلے میں مایوس زیادہ ہوں''

''سیدھی سادی اور سمجھ میں آنے والی بات ہے وہ بھلا جس صورت حال سے تم............''

''تم میری بات نہیں سمجھ سکے ''میں نے اسے ٹوکا'' مجھے تم سے مایوسی ہوئی ہے''

''مجھ سے۔کیا کہہ رہے ہو تم؟'' فورسٹر نے استفادہ کیا

''ہاں تم سے یعنی تمہاری بزدلی سے'' ایجنٹ ایکس نے جواب دیا

میں نے دیکھا کہ میری اس بات پر فورسٹر کے آدمی بڑے تجسس آمیز انداز میں آگے کی طرف جھک گئے ہیں۔

فورسٹر نے اپنی گن اوپر اٹھائی اور میرا نشانہ لیتے ہوئے بولا۔

''اس پھبتی کے جواب میں تمہارے ماتھے پر گولی ماری جائے گی''

''اس سے کچھ فرق نہ پڑے گا'' میں نے جواب دیا'' مگر یہ حقیقت ہے کہ میں مرنے کے بعد بھی تم سے بہتر رہوں گا''

فورسٹر لمحے بھر کے لیے چپ رہا پھر بولا'' مسٹر نائے تم مشتعل کر کے مجھ سے کوئی ایسی حرکت کرانا چاہتے ہو جس سے تمہیں لڑنے اور مزاحمت کرنے کا موقع مل سکے لیکن میں کچی گولیاں نہیں کھیلا ہوں ہماری ذاتی مخاصمت کا وقت ختم ہو چکا ہے مجھے کچھ اور ضروری کام انجام دینے ہیں اس لیے تم تینوں کو فوری طور پر ہلاک کر کے رخصت ہو جاؤں گا''

میں بڑی مشکل سے مسکرایا اور اتنی ہی مشکل سے بولا' میرا خیال تھا کہ تم کھل کر میدان میں نہیں آ و گے فورسٹر ،خوش قسمتی سے اس وقت تمہارے پاس ایک گن ہے ورنہ میں تمہاری کمر توڑ کر تمہیں دو حصوں میں بانٹ دیتا''

میری اس شیخی سے وہ متاثر ہوا اس وجہ سے نہیں کہ میری اس حقیقت پر مبنی تھیں بلکہ اس لیے کہ یہ صحیح نہیں تھیں اسے معلوم تھا کہ وہ مجھے خالی ہاتھوں سے ہلاک کر سکتا ہے لیکن وہ اس بات سے سخت مضطرب ہونے لگا تھا کہ موجودہ صورت حال میں وہ اپنی طاقت کا مظاہرہ نہیں کر سکتا تھا۔

''اس حال میں اور کہہ بھی کیا سکتے ہو مسٹر نائے !'' وہ بولا لیکن اس انداز میں جیسے خاص طور پر اپنے آدمیوں کو سنوانا چاہتا ہو ہاں اس وقت وہ اپنے آدمیوں کی نظروں میں اپنے وقار کو برقرار رکھنے کی کوشش کر رہا تھا ورنہ وہ پہلے مجھے گولی مارتا اور بعد میں ان پر ، میری اس ہرزہ سرائی کی وضاحت کرتا۔

''اگر تم کسی قابل ہوتے تو جواں مردوں کی طرح میرا سامنا کرتے''

میں نے کہا'' پہلے میں تمہیں اپنا ہم پلہ ہی تصور کرتا تھا لیکن ....افسوس کہ تم نرے گاؤدی نکلے ہمارا پیشہ ایک ہے لیکن ہم دونوں میں نمایاں فرق ہے میں ایک جنگجو مرد میدان کی حیثیت سے عالم گیر شہرت کا مالک ہوں لیکن تمہیں محض ایک عیار افسر کی حیثیت سے پہچانا جاتا ہے۔''

وفور غضب سے فورسٹر کی زبان گنگ ہو گئی میں نے گرم لوہے پر ضرب لگائی'' تم بہت خوبیوں کے بھی مالک ہو تم شاطر ہو ،سفاک ہو ،بے رحم ہو اور خاصے ذہین بھی ہو لیکن بدقسمتی سے تم بزدل ہو تم اپنے کسی ہم سر سے دست بدست لڑنے سے گریز کرتے ہو تم مرد میدان نہیں ہو''

''بس اب خاموش ہو جاؤ'' وہ غرایا'' تم بہت کچھ کہہ چکے ہو''

''مجھے افسوس ہے کہ سچی بات کہہ کر میں نے تمہاری دل آزری کی لیکن یہ بھی اچھا ہوا کہ تمہیں یہ بات اپنے ماتحتوں کے بجائے میری زبانی سننا پڑی''

''اف ، خدا کی قسم بکواس بند کرو'' وہ گرجا اور گن سے میری پیشانی کا نشانہ لیا

''میرے خیال میں تمہارے لیے بہتر یہی ہے کہ فوری طور پر مجھے راستے سے ہٹا دو'' میں نے گمبھیر لہجے میں کہا'' ورنہ تمہارا سب کچھ چٹھا کھول کر رکھ دوں گا تم عیبوں کی پوٹ ہو''

''او منہ پھٹ بدمعاش !'' وہ ہذیانی انداز میں چلایا'' کیا تمہیں اپنی شہرت پر اتنا ہی یقین کامل ہے۔''

میں نے پیچھے کی جانب دیکھا ، بڑی شان سے بازو سینے پر باندھے اور طنز آمیز مسکراہٹ کے ساتھ کہا

''فورسٹر تم کس بھول میں ہو میں کسی بھی ہتھیار سے ، کسی بھی وقت کسی بھی صورت حال میں تم سے نبرد آزما ہو سکتا ہوں ، اور تمہیں ہاتھ کی ایک معمولی سی حرکت سے ہلاک کر سکتا ہوں تمہارے ہاتھ میں تیز دھار تلوار ہو اور میرے پاس کاغذ کاٹنے کا کند چاقو ، تو بھی میں تمہیں بے بسی کی موت مار سکتا ہوں تم صرف دوسروں کو میدان میں لڑنے کے لیے بھیج سکتے ہو کسی مرد سے سامنا کرنا تمہارے بس کی بات نہیں کسی مشتعل مزاج آدمی سے تمہارا سابقہ پڑ جائے تو وہ تمہارے گن سے سیفٹی کیچ ہٹانے تک تمہارا بھیجا پاش ، پاش کر دے گا۔''

فورسٹر کا ایک آدمی مسکراہٹ ضبط نہ کر سکا فورسٹر نے بھی اسے دیکھ لیا۔ گویا میں اپنے مقصد میں کامیاب تھا۔

گیسکی اور کرینوفسکی حیرت سے منہ پھاڑے مجھے مسلسل گھور رہے تھے میں نے گردن موڑ کر ان کی طرف دیکھا اور پھر فورسٹر کی طرف متوجہ ہوا'' یہ دونوں مویشی ہیں۔'' میں نے گیسکی اور کرینوفسکی کی طرف اشارہ کیا'' ان کی تو کوئی اہمیت ہی نہیں گیسکی ابھی نو آموز ہے اور پوری تصویر میں کرینوفسکی کا کوئی قابل ذکر مقام ہی نہیں۔ مقابلہ ہمیشہ میرے اور تمہارے درمیان رہا تمہارا کیا خیال ہے فورسٹر۔''

وہ خاموش کھڑا مجھے گھورتا رہا پھر یکایک اس کے چہرے کا تناؤ کم ہوا اور وہ آہستہ سے بولا'' میرا خیال ہے تم بلف کر رہے ہو''

''کیا ، واقعی !''

''ہاں اس میں کوئی شک نہیں'' وہ بولا'' تمہاری آواز کا کھوکھلا پن تمہاری بکواس کے بودے پن کا آئینہ دار ہے''

''اس کے سوا تم کہہ بھی کیا سکتے ہو بزدل !'' میں نے مسکرا کر بڑے طعن آمیز انداز میں کہا اور فورسٹر نے بڑے اطمینان سے گن واپس جیب میں رکھ لی اس کے آدمیوں میں سے ایک بے اختیار پکار اٹھا۔

''معاف کرنا باس اس شخص کی بکواس سے متاثر ہو کر آپ کے لیے کوئی قدم دانشمندانہ نہیں ہوگا''

''بکومت'' فورسٹر گرجا'' میرے اور مسٹر نائے کے درمیان جو کچھ ہوگا اس سے تمہارا کوئی تعلق نہیں''

''کوئی فرق نہیں پڑے گا اگر میں نائے کے ساتھ لڑائی میں ہار گیا تو تمہیں معلوم ہے کہ تمہیں کیا کرنا ہوگا معلوم ہے نا۔''

''اس میں سوچنے کی کیا ضرورت ہے'' میں نے کہا'' تم کسی بھی ہتھیار کا انتخاب کر سکتے ہو'' یہ الفاظ میرے منہ سے نکلے ہی تھے کہ مجھے اچانک اپنی غلطی کا احساس ہوا وہ مجھے قتل کرنا چاہتا تھا لیکن یہ کام وہ اپنی مرضی اور شرائط کے مطابق کرنا چاہتا تھا ، وہ اپنے ساتھیوں اور خاص طور پر اپنے افسران کی نظروں میں حفظ وقار کی خاطر لڑنے پر آمادہ ہوا تھا اور میں ، جو محض زیادہ سے زیادہ وقت حاصل کرنے کی خاطر یہ لاف زنی کر رہا تھا ، ایک نئے خطرے سے دوچار ہو گیا تھا۔

☆☆☆☆☆

فورسٹر نے کھل کر مسکراتے ہوئے کہا'' میں آپ سے پھر درخواست کرتا ہوں مسٹر نائے کہ خوب سوچ سمجھ کر فیصلہ کریں'' وہ مجھے اپنی بات پر پکا کرنا چاہتا تھا مگر میں کہاں ٹلنے والا تھا جو کہہ دیا سو کہہ دیا۔

''میں تمہیں کئی بار کہہ چکا ہوں کہ سوچ لیا'' میں نے جواب دیا

''اپنی پسند کا ہتھیار تجویز کرو۔ کیا تم یہ چاہتے ہو کہ تمہیں یہ الفاظ لکھ کر دوں؟''

''اس کی کوئی ضرورت نہیں'' وہ بولا ''میں صرف اس بات کا یقین حاصل کرنا چاہتا ہوں کہ آیا میں تمہاری بات کو ٹھیک سمجھا ہوں یا نہیں میرا خیال ہے ہمیں مقابلہ کرنے کے لیے اسی کمرے سے کوئی ہتھیار دستیاب ہو سکتا ہے''

اس نے ایک دور افتادہ دیوار کی طرف اشارہ کیا میں کرسی سے اٹھ کر دیوار کے پاس پہنچا اس پر قدیم طرز کے بہت سے ہتھیار آویزاں تھے تلواریں ،گرز ،کلہاڑے ،دورخ کلہاڑے ،خنجر ،بھالے ،نیزے اور اس قسم کے بیسیوں ہتھیار۔

فورسٹر نے مختلف ہتھیاروں کا جائزہ لیا اور بالآخر ایک کلہاڑا منتخب کیا اس نے ایک کلہاڑا اتار کر میرے حوالے کیا اور دوسرا خود لے لیا میں قاتل تھا میں دل ہی دل میں اپنے آپ کو کوسنے لگا کیونکہ میں نے قتل ہونے کا انتہائی بھیانک طریقہ تجویز کیا تھا فورسٹر نے دیوار سے دو ڈھالیں اتارلیں ایک اس نے مجھے دے دی۔

''اب میدان میں آجاؤ'' اس نے بڑی خود اعتمادی سے کہا وہ بے حد خوش تھا میرے اور اس کے ساتھی دم سادھے قدیم طرز کی یہ لڑائی دیکھنے کے لیے مضطرب تھے۔

ہم دونوں کمرے کے درمیان کھڑے ہو گئے چند لمحے ایک دوسرے کو گھورتے رہے پھر ہم نے ڈھالیں آگے بڑھائیں اور کلہاڑے سر سے بلند کر کے ایک دائرے میں گھومنے لگے اس کی حرکات میں بہت چستی تھی اور اس کے گھومنے کے انداز سے صاف ظاہر ہوتا تھا کہ وہ اس ہتھیار کے استعمال میں طاق ہے لیکن مجھے احساس ہوا کہ میری ٹانگوں سے جان نکل رہی ہے اور ایجنٹ ایکس کی روح میرے جسم سے فرار ہو گئی ہے۔

فورسٹر نے یکا یک تڑپ کر کلہاڑے سے براہ راست میرے سر پر وار کیا میں اسپرنگ کی طرح اچھل کر ایک طرف ہٹ گیا لیکن مجھے جوابی وار کرنے کا موقع نہ ملا اس نے کلہاڑے کو پھر حملے کی پوزیشن میں کر لیا تھا اور اس کی ڈھال نے اس کا سینہ چھپا رکھا تھا کم بخت بیحد پھرتیلا تھا اس نے پھر ایک حملہ کیا میں نے ڈھال آگے کر دی دو دھماکے ہوئے اور اتفاق سے اس کے وار خالی گئے حیرت کی بات ہے کہ اس نے بیک وقت دو وار کئے تھے۔

مجھے یقین ہو گیا کہ میں اس لڑائی میں بہت جلد شکست کھاؤں گا لیکن میرے اندر ایجنٹ ایکس کی روح واپس آ چکی تھی جو کسی طرح اعتراف شکست پر آمادہ نہیں تھا۔

فورسٹر پھر مسکراتا ہوا مجھ پر حملہ آور ہوا نہ جانے حرامزادے نے کلہاڑے سے لڑنے کی تربیت کہاں پر حاصل کی تھی۔ میں نے بھی عین اسی لمحے جوابی حملہ کیا لیکن اس نے ڈھال سے میرا وار رد کر دیا اور فوری طور پر میرے سر پر وار کیا میں ڈھال سامنے نہ کر سکا اور اچھل کر ایک طرف ہٹا لیکن اس کا کلہاڑا میرے سر کے بجائے ران میں گہری خراش ڈالتا ہوا فرش سے ٹکرایا۔

میری ران میں شدید درد اٹھا گیسکی اور کرینوفسکی ایک ہی کاؤچ پر بیٹھے بڑے انہماک حیرت سے جنگ دیکھ رہے تھے فورسٹر کے تینوں آدمی دائیں جانب دیوار کے ساتھ کھڑے دلچسپی سے مقابلہ دیکھ رہے تھے اور انہوں اپنے گنیں نیچے جھکا رکھی تھیں ایکا ایک میرے دل میں یہ جنگ جیتنے کی شدید خواہش پیدا ہوئی اس کا انجام کیا ہوتا پرواہ نہیں میں ہر قیمت پر فتح یاب ہونا چاہتا تھا۔

میں نے اچانک حملہ کیا اور فورسٹر کا توازن بگڑ گیا میں نے کلہاڑا گھمایا فورسٹر نے سر پر ڈھال رکھ کر میرا وار بچایا اور ایک دم پیچھے ہٹ گیا اس نے اس طرح کے یکے بعد دیگرے میرے تین وار خالی کر دیئے میں جس انداز میں بھی حملہ کرتا فورسٹر کا کلہاڑا اور ڈھال سامنے آ جاتے ،تب اچانک اس نے ایک باکسر کی طرح کلہارا سیدھا میری بغل میں مارنے کی کوشش کی یہ وار بہت خطرناک تھا میں تیزی سے ایک طرف ہٹا لیکن میری بغل میں معمولی سا زخم آ گیا۔

ہم پھر ایک دوسرے کے سامنے دائرے کی شکل میں گھومنے لگے اب تک میں نے کوئی کمال نہیں دکھایا تھا اور فورسٹر مجھے ہولے ہولے زخمی کئے جا رہا تھا وہ کلہاڑے کا استعمال جانتا تھا اور میں یکسر اناڑی تھا میں صرف دفاعی اور مغلوبہ جنگ لڑ رہا تھا میرا ہر جارحانہ حملہ ناکام اور بے اثر ثابت ہوتا تھا۔

یکا یک فورسٹر کا کلہاڑا فضا میں لپکا اور میری ڈھال سے ٹکرایا لیکن وار اتنی قوت سے کیا گیا تھا کہ ڈھال ہونے کے باوجود میری کھال پھٹ گئی میرا بازو زخمی تھا لیکن میں نے جوابی حملہ کر دیا کلہاڑا فورسٹر کی ڈھال سے ٹکرایا اور میرے ہاتھ سے چھوٹتے چھوٹتے بچا بہت دیر تک ہم اس طرح لڑتے رہے آخر مجھے ایک خیال آیا کہ فورسٹر میرے ساتھ کھیل رہا ہے اگر وہ مجھے قتل کرنا چاہتا تو بہت پہلے ایک ہی وار میں مجھے ختم کر سکتا تھا لیکن نہیں وہ مجھے آہستہ آہستہ ختم کرنا چاہتا تھا وہ میری موت سے لطف اندوز ہونا چاہتا تھا۔

دفعتہً اس نے جست لگائی اور اس کا کلہاڑا میرے سر کے اوپر چمکا میں نے ڈھال پر وار بچایا لیکن تیزی سے پسپا ہونے لگا میرے ذہن میں ایک خاص تدبیر جاگی تھی .... میں پسپا ہوتا رہا یہاں تک کہ میرا پاؤں الجھا اور میں دھڑام سے پشت کے بل گرا میں نے اپنے آپ کو ڈھال کے پیچھے چھپانے کی کوشش کی اور میری ٹانگیں فورسٹر کا وار بچانے کے لیے اوپر اٹھ گئیں فورسٹر نے قہقہہ لگا کر میرے ٹخنے پر ڈھال سے ہلکی سی ضرب لگائی اور بولا ''اٹھو ، اٹھو مسٹر نائے اٹھو! تم تو قتل ہونے کے لیے لیٹ ہی گئے ہو میں اتنی آسانی سے تمہیں ختم نہیں کروں گا''

میں آہستہ آہستہ اٹھا اور پیچھے ہٹا ، پھر میں نے کلہاڑا سر کے گرد گھمایا اور پوری قوت سے فرش پر پٹخ دیا فرش سے زبردست دھماکے کے ساتھ چنگاریاں نمودار ہوئیں فورسٹر میری اس حرکت کو نہ سمجھ سکا اور کلہاڑا فرش سے ٹکراتے ہی ایک خاص زاویے سے فورسٹر کے پیٹ کی طرف اچھلا اور کلہاڑے کا پورا پھل اس کے پیٹ میں چھپ گیا اس کے ہاتھ سے ڈھال گر پڑی اور وہ بدستور مسکراتا ہوا فرش پر ڈھیر ہو گیا کمرے کی فضا شور وغل سے مکدر ہو گئی۔

گیسکی اچھل کر اسلحے والی دیوار کی طرف بھاگا اور کرنیوفسکی آتش دان کے پاس پڑی ہوئی سروس ٹیبل کی طرف لپکا گیسکی نے فورسٹر کے آدمیوں پر ان کو بے خبری میں نیزے ، کلہاڑیاں ، برچھیاں پھینکنا شروع کیں اور کرنیوفسکی نے بھی ان پر ایش ٹرے اور اس طرح کی دوسری چیزوں کی بارش کر دی۔

کرنیوفسکی نے چیخ کر مجھ سے کہا ''فورسٹر کی گن پر قبضہ کر لیا''

میں نے لپک کر فورسٹر کی جیب سے گن نکالی اب فورسٹر کے ساتھی ہم پر وحشیانہ انداز میں فائرنگ کرنے لگے تھے میں نے جوابی فائرنگ شروع کر دی پھر میں جلدی سے فورسٹر کی لاش کے پیچھے دبک گیا اور گولیاں اس کے جسم میں پیوست ہونے لگیں۔

''جلدی سے واپس آؤ'' کرنیوفسکی پھر چلایا میں نے اس کی طرف دیکھا اس نے کافی کی ٹیبل اٹھا کر کمرے کے درمیان پھینک دی۔

چند منٹ بعد ہم تینوں کاؤچ کے پیچھے مورچہ بند تھے لیکن ہمارے پاس صرف ایک گن تھی جس میں تیرہ گولیاں تھیں فورسٹر کے آدمی بھاری فرنیچر کے پیچھے چھپ کر حملے کی تیاریاں کر رہے تھے ، وہ ہم سے بیس فٹ کے فاصلے پر تھے کشادہ کھڑکی ان کے عین پیچھے تھی ہم کاؤچ کے آڑ میں تھے اور آتش دان ہمارے پیچھے ، بالکل قریب تھا۔ فرار کے لیے صرف ایک راستہ تھا جو ہمارے دائیں جانب تھا لیکن وہاں تک پہنچنا موت کو دعوت دینے کے مصداق تھا دونوں پارٹیاں دروازے کا رخ کرنے کی پوزیشن میں نہیں تھیں۔

''اب کیا تدبیر کی جائے۔'' گیسکی نے استفادہ کیا

''انتظار کیا جائے'' میں نے جواب دیا

''کیا گاؤں کا کوئی آدمی فائرنگ کی آواز سن سکے گا'' کرنیوفسکی نے پوچھا

''ممکن ہے'' گیسکی نے کاندھے اچکا کر کہا ''لیکن اسکیٹنگ کو موسم ختم ہونے کی وجہ سے یہاں صرف ایک ہی پولیس مین رہ جاتا ہے''

''چلو ،ایک آدمی بھی کافی ہے'' میں نے کہا''ممکن ہے وہی مددگار ثابت ہو''

''اگر وہ بھی مارا گیا تو۔ ''گیسکی نے تلخی سے کہا

''ممکن ہے دلاسینٹی میں مقیم ہمارے آدمی ادھر آنکلیں !''میں نے کہا

''وہ ضرور آئیں گے مجھے یقین ہے''کرینوفسکی نے تائید کی''لیکن ہم کب تک ان کا انتظار کریں گے''۔

فریق مخالف کی سرگرمیاں یکا یک ختم ہوگئیں اور ایک بھاری میز کے سرکنے کی آواز سنائی دی میں نے جلدی سے کاوچ کے دائیں جانب دیکھا

''ارے وہ فرنیچر کی آڑ میں آگے سرک رہے ہیں'' میں نے کہا

''ان پر تیل پھینکا جائے اور پھر آگ کا ایک شعلہ !''کرینوفسکی نے ہنس کر کہا

''تیار ہو جاؤ'' میں نے کہا''گیسکی ،کوچ کے دوسرے سرے پر چلے جاؤ''

اب وہ بھاری میز کی آڑ میں ہم سے دس فٹ کے فاصلے پر پہنچ گئے تھے میں نے قریبی میز پر ایک فائر کیا میز میں سوراخ ہو گیا اور میز ساکت ہوگئی ،دشمن نے ہم پر بے تحاشہ فائرنگ شروع کر دی میں نے گن گیسکی کے حوالے کرتے ہوئے کہا''صرف ایک فائر''

اس نے فائر کیا اور اس کی جانب بڑھنے والی میز رک گئی اس نے گن مجھے واپس کر دی اچانک مجھے ایک خیال آیا اور میں نے بولا ''یہ لو گن گیسکی وہیں پہنچو شوٹ ،شوٹ''لیکن میں نے اسے گن نہ دی اور ایک دم کھڑا ہو گیا مجھے میزوں کے پیچھے تینوں آدمی لیٹے ہوئے نظر آئے میں نے یکے بعد دیگرے ان پر تین فائر کیے ان میں سے ایک آدمی حلق پھاڑ کر چیخا اور میں ایک دم بیٹھ گیا۔

دشمن کے مورچے ساکت ہو گئے اور ان کی سرگوشیاں ابھرنے لگیں کرینوفسکی بولا''اس بار وہ تیزی سے ہم پر جھپٹیں گے''

''شاید نہیں''گیسکی نے کہا''یہ حرکت ان کے لیے انتہائی خطرناک ثابت ہوگی''

''اگر انہوں نے ایسا نہ کیا تو وقت ضائع ہوگا''کرینوفسکی نے خیال ظاہر کیا''اس کے نتیجے میں وہ گرفتار ہو جائیں گے لہذا وہ زبردست حملہ کرنے پر مجبور ہیں''

''شاید تم ٹھیک ہی کہہ رہے ہو'' میں نے کرینوفسکی کو جواب دیا''میرا خیال ہے ہمیں پہل کرنی چاہیے'' میں نے گن اس کے ہاتھ میں تھما دی''ادھر آ ؤ گیسکی !''

ہم دونوں رینگتے ہوئے آتش دان کے پاس پہنچے میں نے اپنی جیکٹ اتار کر ہاتھ کے گرد لپیٹی گیسکی نے بھی میری تقلید کی ،پھر ہم نے آتش دان سے جلتی ہوئی لکڑیاں کھینچ کھینچ کر اپنے سامنے ڈھیر کر لیں

''آل رائٹ !''میں نے کہا''اب ان جلتی ہوئی لکڑیوں کو پردوں پر پھینکنے کی کوشش کرو''

ہم نے لکڑیاں پھینکنا شروع کیں ،اور کھڑکی کے پردے سلگنے لگے دشمن نے میزیں تیزی سے واپس کھینچ کر پسپائی شروع کی اور سلگتے ہوئے پردوں کو مسل مسل کر بجھا دیا۔

میں اسی وقت کے انتظار میں تھا ،میں نے پھر تیزی سے جلتی ہوئی لکڑیاں پھینکنا شروع کر دیں پردے تک آگ لگ گئی اور نیچے قالین سے دھواں اٹھنے لگا رفتہ رفتہ فرنیچر نے بھی آگ پکڑ لی اور شعلے بلند ہونے لگے ،دیکھتے ہی دیکھتے آگ دشمن کے قابو سے باہر ہو گئی فورسٹر کے آدمی انتہائی سنگین صورت حال سے دوچار ہو گئے تھے ،اب وہ آگ کے اندر فائرنگ نہیں کر سکتے تھے دو آدمی اندھا دھند دروازے کی طرف بھاگے۔کرینوفسکی نے ایک کو اڑنگا لگا کر گرایا اور دوسرے کو جان سے مار دیا آخری آدمی نے کھڑکی کے راستے فرار ہونے کی کوشش کی لیکن اس کے کپڑوں نے آگ پکڑ لی اور کرینوفسکی نے اپنی گن کا میگزین اس کے جسم پر خالی کر دیا۔

میدان خالی تھا ہم دروازے کی طرف بھاگے لیکن کرینوفسکی کی ہمت جواب دے گئی وہ چکرا کر گرا گیسکی نے اسے کندھے پر ڈالا اور ہم باہر نکل آئے پھر ہم تینوں لان میں پہنچے میرے حواس جواب دے گئے اور میں کھڑے کھڑے بے ہوش ہو گیا۔

جب مجھے ہوش آیا تو عمارت دھڑا دھڑ جل رہی تھی اور ہمیں دیہاتیوں نے گھیرے میں لے رکھا تھا میں سر گھاس پر کرینوفسکی کے پہلو میں دراز تھا پھر میری نظر ایک پولیس مین اور چند امریکیوں پر پڑی ان امریکیوں میں سے دو کو میں نے پہچان لیا ایک کرنل بیکر تھا اور دوسرا میرا پرانا دوست جارج۔

''نائے!'' کرنل بیکر مجھ سے مخاطب ہوا ''طبیعت تو ٹھیک ہے۔ میں نے یہاں جلد از جلد پہنچنے کی کوشش کی شروع میں جب ہم کو گیسکی کا پیغام موصول ہوا، میں سمجھا.............''

میں نے کرخت اور تحکمانہ لہجے میں اس کی بات کاٹی ''تمہارے سمجھنے نہ سمجھنے سے مجھے کوئی دلچسپی نہیں کرنل مجھے تمہاری کاہلی سخت ناپسند ہے بہت سست اور نااہل شخص ہو''

کرنل بیکر شرم سے سرخ ہو گیا اور خوشی سے میرا سینہ پھول گیا میں کچھ اور کہنا چاہتا تھا لیکن مہلت نہ ملی اور میں پھر بے ہوش ہو گیا۔

مجھے ہوش آیا تو میں ایک آرام دہ بستر پر دراز تھا اور بستر ایسے کمرے میں تھا جس کی کھڑکیوں سے کوہ ایلپس کی برفانی چوٹیاں نظر آ رہی تھیں ایک ہشاش بشاش ،متوسط عمر نرس نے مجھے بتایا کہ میں اس وقت آسٹریا کے ایک قصبہ کساشاش میں ہوں۔

نرس کمرے سے نکل گئی اور کرنل بیکر آن دھمکا اس نے مجھے سلسلہ وار حالت سے آگاہ کیا اور میرا ذہنی خلا اپ ٹو ڈیٹ ہو گیا۔

آتشزدگی کی افراتفری کے دوران کرنل بیکر اور اس کے ساتھی ہم تینوں کو ایک کار میں ڈال کر بے پناہ رفتار کے ساتھ سرحد عبور کرا آئے تھے یہ سب کچھ انتہائی عجلت میں ہوا تھا اس لیے اطالوی حکام اور اخباری نمائندوں نے ان کو گھیر لیا اگرچہ انہیں صحیح جواب نہیں دیا گیا تھا تاہم ان کی تسلی کر دی گئی تھی۔

ہمارے ہنگامہ خیز اور پر خطر سفر کے دوران کرینوفسکی کے کندھے کا زخم بگڑ گیا تھا اسے ابھی کچھ روز اور اسپتال میں گزارنے تھے لیکن تشویش کی کوئی بات نہ تھی اور غریب گیسکی کے اعصاب بری طرح متاثر ہوئے تھے ،نیم پاگل سا ہو گیا تھا لیکن حالت اس کی بھی مایوس کن نہیں تھی چند ہفتوں یا چند مہینوں میں اس کے کلی طور پر صحت یاب ہونے کی قوی امید تھی۔

ان دونوں نے کرنل بیکر کو اپنی اور میری کارکردگی کی مکمل رپورٹ پیش کر دی تھی جب میرا ذکر آیا تو کرنل بیکر معنی خیز انداز میں کھانسا اور پھر مسکراتے ہوئے بولا

''تکلف برطرف ،جو کچھ تمہارے بارے میں سننے میں آیا ہے اس کے دو گواہ موجود نہ ہوتے تو میں ہرگز یقین نہ کرتا ،اس سے تمہاری اہانت مقصود نہیں مگر نائے! تمہاری کارکردگی بہت ہی ناقابل یقین ہے ،میرا مطلب ہے تمہارا زیر آب سفر ،ہائیڈرو پلین ،ڈرائیونگ ،ہوائی جہاز اڑانے اور قدیم اسلحہ سے فورسٹر ایسے ماہر حرب کے ساتھ ڈوئل لڑنے کے واقعات ایسے ہیں جن کی توقع کسی سیکرٹ ایجنٹ سے ہرگز نہیں کی جا سکتی''

''لیکن ایجنٹ ایکس سے تو کی جا سکتی ہے'' میں نے جواب دیا

''ہاں! بالکل ٹھیک، کرنل بیکر نے کہا اس نے عجیب انداز میں منہ بنایا ،ہونٹ بھینچے اور ایک انگلی سے رخسار کو سہلاتے ہوئے بولا ''میں اسی سلسلے میں تم سے بات چیت کرنا چاہتا تھا میرا مطلب ہے ،آخر ایجنٹ ایکس ہماری ایجاد ہی تو ہے لیکن اب ہم پر یہ حیرت انگیز انکشاف ہوا ہے کہ ہمیں ،تمہارے بارے میں بہت کم معلومات حاصل تھیں مجھے نہیں معلوم کہ تم حصول تعلیم اور جارج سے پیرس میں ملاقات کے درمیانی عرصے میں کیا کرتے رہے ہو ،تمہارے مشاغل کیا رہے ہیں'' وہ خاموش ہو گیا اور مجھے بڑی پرامید نظروں سے دیکھنے لگا لیکن میں نے کوئی جواب نہ دیا تو وہ بولا

''معلوم ہوتا ہے تم اپنے بارے میں کچھ بتانا نہیں چاہتے۔''

''میں اپنے ماضی کو کھنگالنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتا'' میں نے متانت سے جواب دیا ''لیکن مجھے یہ بھی کسی طرح گوارا نہیں کہ تم مجھے اپنی ایجاد سمجھتے ہو میں اپنے بارے میں تم سے کہیں زیادہ جانتا ہوں''

''بے شک'' وہ بڑے خوشامدانہ لہجے میں بولا ''میرا خیال تھا کہ تم کچھ اسی قسم کا جواب دو گے''

وہ خاموش بیٹھا میرے بیڈ کی پٹی کو انگلیوں سے بجانے لگا اس وقت مجھے اس پر ذرا رحم نہ آیا عرصہ دراز سے جھوٹوں کا یہ باپ اپنے جال کے مرکز میں بیٹھا مکڑی کی طرح شکار کھیل رہا تھا اور آج یہ اپنے ہی ایک جال میں دھنس کر رہ گیا تھا آخر وہ بڑے تفکر آمیز انداز میں بولا

''اس بات نے مجھے بہت پریشان کر رکھا ہے کہ شروع میں جب تم ہمارے پاس آئے تو سراسر احمق یا دوسرے لفظوں میں اناڑی لگتے تھے لیکن حالات نے ثابت کر دیا ہے کہ تم ایک انتہائی ذہین ،فعال اور ناقابل تسخیر سیکرٹ ایجنٹ ہو''

''شکریہ !''میں نے کہا

''اب میں تمہارے مستقبل کے بارے میں بات کرنا چاہتا ہوں'' اس نے بڑی اپنائیت سے کہا

''میری مستقبل کے بارے میں؟'' میں چونکا ''کیا ہوا میرے مستقبل کو۔''

''سنجیدگی سے سنو'' وہ غرایا ''میں چاہتا ہوں کہ اب تم ہمارے ساتھ رہو۔ میں تمہیں اب ایک فل آپریشن ڈیوٹی پر متعین کرنے کا ارادہ رکھتا ہوں''

میں جواب دینے سے پہلے سوچنے لگا مجھے اپنی امریکی محبوبہ 'میولیس' یاد آئی جو پیرس میں میری منتظر تھی پھر میں نے اپنی حقیقت کے بارے میں غور کیا سیکرٹ ایجنٹ ایکس کی حیثیت سے اب تک جو کچھ میں نے کیا تھا ، میں نے کیا نہیں تھا بلکہ مجھ سے سرزد ہوا تھا اس میں میرے شعور اور ارادے کو کوئی دخل نہ تھا لہذا میں یہ پیشہ اپنانے کا اہل نہیں تھا اور باعزت طور پر اس سے دست کش ہونے کا یہ مناسب ترین وقت تھا میں نے بڑی پیش کش منظور نہیں۔

''فیصلہ کرنے میں عجلت نہ کرو'' وہ بے چینی سے پہلو بدل کر بولا ''ذرا ٹھنڈے دل سے سوچ لو تمہیں بھاری معاوضہ دیا جائے گا''

میں نے بڑی افسردگی سے مسکراتے ہوئے نفی میں سر ہلا دیا

''نہیں ،ہمیں واقعی تمہاری شدید ضرورت ہے '' کرنل نے ایک ایک لفظ پر زور دیتے ہوئے کہا

''میں ممنون ہوں تمہارا '' میں نے جواب دیا ''لیکن تمہارے پاس اور بھی تو بہت سے ایجنٹ ہیں۔''

''نہیں، اس اہم مہم کے لیے ان میں سے کوئی بھی موزوں نہیں'' کرنل بیکر نے رازدارانہ لہجے میں کہا ''سماٹرا میں متعین ہمارا سیکرٹ ایجنٹ گزشتہ ہفتہ اچانک روپوش ہو گیا تھا اس کا اب تک کوئی سراغ نہیں مل سکا میں تمہیں اس کی جگہ لیسر سنڈا آئی لینڈ میں متعین کرنا چاہتا ہوں''

''مجھے منظور ہے۔''میں نے جواب دیا کرنل خوش ہو گیا۔

دراصل میں بلاد مشرق دیکھنے کا بچپن ہی سے مشتاق تھا اب یہ موقع ملا تھا تو اسے ہاتھ سے کیوں جانے دیتا۔

☆☆☆☆

ختم شد